انہی معنوں سے میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض
فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں۔
میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور
مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں اور میں مامور
ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں میں
سے دور کر دوں اور پاک اخلاق اور بردباری اور حلم اور انصاف اور
راستبازی کی راہوں کی طرف اُنکو بلاؤں۔ میں تمام مسلمانوں اور
عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا
میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسی
والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھکر۔ میں صرف اُن
باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی
ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی
اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے
ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع
ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اُس
کان سے ملا ہے اور اس کی اسقدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام
بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں توسب کے سب اُس
شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جسکے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھکر سونا اور
چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اسکو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا۔ اور سچا
ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات
اس سے پانا۔ پس اسقدر دولت پاکر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس
سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے
ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھکر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی
تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی

مال سے انکے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو ... ہیں کہ انکے دامن استعداد پر ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک چیز اپنے نوع سے محبت کرتی ہے یہاں تک کہ چیونٹیاں بھی اگر کوئی خود غرضی حائل نہ ہو۔ پس جو شخص کہ خدا تعالےٰ کی طرف بلاتا ہے اسکا فرض ہے کہ سب سے زیادہ محبت کرے۔ سو میں نوع انسان سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ہاں انکی بد عملیوں اور ہر ایک قسم کے ظلم اور فسق اور بغاوت کا دشمن ہوں کسی کی ذات کا دشمن نہیں۔ اس لئے وہ خزانہ جو مجھے ملا ہے جو بہشت کے تمام خزانوں اور نعمتوں کی کنجی ہے وہ جوش محبت سے نوع انسان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ امر کہ وہ مال جو مجھے ملا ہے وہ حقیقت میں از قسم ہیرا اور سونا اور چاندی ہے کوئی کھوٹی چیزیں نہیں ہیں بڑی آسانی سے دریافت ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ اُن تمام دراہم اور دینار اور جواہرات پر سلطانی سکہ کا نشان ہے یعنے وہ آسمانی گواہیاں میرے پاس ہیں جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہیں مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔ یہ جو میرا نام مسیح اور مہدی رکھا گیا ان دونوں ناموں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مجھے مشرف فرمایا۔ اور پھر خدا نے اپنے بلا واسطہ مکالمہ سے یہی میرا نام رکھا اور پھر زمانہ کی حالت موجودہ نے تقاضا کیا کہ یہی میرا نام ہو۔ غرض میرے ان ناموں پر یہ تین گواہ ہیں۔ میرا خدا جو آسمان اور زمین کا مالک ہے میں اسکو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ میں اس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے۔ اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا

مقابلہ کرسکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر دُعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میری برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر قرآن کے نکات اور معارف بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں۔ اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتداری قوت کیساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں انمیں کوئی میری برابری کرسکے تو میں خدا کیطرف سے نہیں ہوں۔

اب کہاں ہیں وہ پادری صاحبان جو کہتے تھے کہ نعوذ باللہ حضرت سیدنا و سیدالوریٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیشگوئی یا اور کوئی امر خوارق عادت ظہور میں نہیں آیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جسکی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جواب تک امت کے سچے پیروں کے ذریعہ سے دریا کی طرح موجیں مار رہا ہے بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کرسکتے ہیں۔ اگر انسان صرف ایسے مذہب کا پیرو ہو جس میں آسمانی روح کی کوئی ملاوٹ نہیں تو وہ اپنے ایمان کو ضایع کرتا ہے۔ مذہب وہی مذہب ہے جو زندہ مذہب ہو اور زندگی کی روح اپنے اندر رکھتا ہو اور زندہ خدا سے ملاتا ہو اور میں صرف یہی دعویٰ نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ کی پاک وحی سے غیب کی باتیں میرے پر کھلتی ہیں اور خارق عادت امر ظاہر ہوتے ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جو شخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھکر میری پیروی کریگا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائیگا۔ مگر یاد رکھو کہ تمام مخالفوں کے لئے یہ دروازہ بند ہے اور اگر دروازہ بند نہیں ہے تو کوئی آسمانی نشانوں میں مجھ سے مقابلہ کرے اور یاد رکھیں کہ ہرگز نہیں کرسکیں گے۔ پس یہ اسلامی حقیقت اور میری حقانیت کی ایک زندہ دلیل ہے۔ ختم ہوا پہلا نمبر اربعین کا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر مرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان۔ ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

بار دوم۔ مطبعہ انوار احمدیہ پریس قادیان۔

اربعین نمبر ۲

رب اغفر ذنوبنا و اهد قلوبنا انك الذ الاشیاء ان یُسقیٰ
جرعة من عرفانك ولا یُسقیٰ الا بفضلك و امتنانك
رب انی اشکو الی حضرتك من مصیبةٍ نزلت علی هذه
الامة من انواع الفتن والتفرقة رب أدرك فانّ القوم مُدْنَہ کون۔

چونکہ انسان خدا تعالےٰ کی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اسلئے
خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ لوگ اس کی عبادت اور معرفت میں ترقی کریں اور
جب کبھی کوئی ایسا زمانہ آجاتا ہے کہ اکثر طوائف مخلوقات دنیا کی طرف
متوجہ ہوجاتے ہیں اور دنیا سے دل لگاتے اور اُس پکڑتے ہیں اور خدا
تعالےٰ کی محبت اور اخلاص اور ذوق اور شوق دلوں میں سے اٹھ جاتا
ہے اور خدا شناسی کی راہیں مخفی ہو جاتی ہیں اور خدا کے گذشتہ نشان
جو اس کے پاک نبیوں کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے تھے یا تو محض قصوں اور
کہانیوں کی طرح مانے جاتے ہیں اور دلوں کی تبدیلی اور انقطاع الی اللہ
اور صفائی ان سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اُنکی کچھ بھی ہیبت اور عظمت
دلوں میں باقی نہیں رہتی اور یا وہ محض جھوٹے سمجھے جاتے ہیں اور اُنپر
ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے جیسا کہ آجکل کے نیچری صاحبان یا برھمو صاحبان
میں سے اکثر لوگ ایسا ہی خیال کرتے ہیں غرض ایسے وقت میں اور ایسے
زمانہ میں جبکہ خدا شناسی کی روشنی کم ہوتے ہوتے آخر ہزارہا نفسانی ظلمتوں
کے پردہ میں چھپ جاتی ہے بلکہ اکثر لوگ دہریہ کے رنگ میں ہو جاتے

ہیں اور زمین گنہ اور غفلت اور بے باکی سے بھر جاتی ہے - خدا تعالےٰ
کی غیرت اور جلال اور عزت تقاضا فراتی ہے کہ دوبارہ اپنے تئیں لوگوں
پر ظاہر فرماوے سو جیسا کہ اس کی قدیم سے سنت ہے ہمارے اس
زمانہ میں جو ایسے ہی حالات اور علامات اپنے اندر جمع رکھتاہے۔خداتعالےٰ
نے مجھے چودھویں صدی کے سرپر اس تجدید ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے
اور اس کی تائید اور فضل سے میرے ہاتھ پر آسمانی نشان ظاہر ہوتی
ہیں اور اُس کے ارادہ اور مصلحت کے موافق دعائیں قبول ہوتی ہیں اور
غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور حقائق اور معارف قرآنی بیان فرمائے
جاتے اور شریعت کے معضلات و مشکلات حل کئے جاتے ہیں اور مجھے
اُس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کا
نیست و نابود کرنے والا ہے کہ میں اسکی طرف سے ہوں اور اس کے
بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔اور اسکے حکم سے کھڑا ہوا ہوں اور وہ میرے
ہر قدم میں میرے ساتھ ہے اور وہ مجھے ضایع نہیں کریگا اور نہ میری
جماعت کو تباہی میں ڈالے گا جب تک وہ اپنا تمام کام پورا نہ کرلے
جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے - اس نے مجھے چودھویں صدی کے سرپر
تکمیل نور کے لئے مامور فرمایا اور اس نے میری تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف کیا اور
زمین پر بہت سے کھلے کھلے نشان دکھلائے جو حق کے طالب کے لئے
کافی تھے اور اس طرح اس نے اپنی حجت پوری کردی - کوئی شخص واقعی
طور پہ میرے پر کوئی الزام نہیں لگا سکتا اور نہ میرے نشانوں پر کوئی
جرح کر سکتا ہے کیونکہ وہ مجھ پر کوئی ایسی نکتہ چینی نہیں کر سکتا اور نہ
میرے بعض آسمانی نشانوں پر کوئی ایسی حرف گیری کر سکتا ہے جو وہی
حرف گیری انبیاء گذشتہ پر اور اُنکے بعض نشانوں پر دشمنوں نے نہیں کی جنکی
حقیقت کو ان نادان متعصبوں نے نہیں سمجھا - بھلا اگر میرے مخالفوں میں ایک
ذرہ بھی سچائی ہے تو وہ آرام سے ایک مختصر مجلس چند شریف اور
معزز انسانوں کی مقرر کرکے چند وہ باتیں میرے آگے پیش کریں جو اُنکو

نزدیک وہ عیب میں داخل ہیں یا چند ایسی پیشگوئیاں پیش کریں جو
ان کے نزدیک وہ پوری نہیں ہوئیں مگر وہ امور ایسے ہوں جو انبیاء کی
سوانح یا انکی پیشگوئیوں میں انکی نظیر مل نہ سکے۔ مگر یاد رہے کہ اگر
وہ ایسی مہذب اور دانشمند مجلس میں تصفیہ کرنا چاہیں تو ضرور ثابت ہو جائے گا کہ وہ صرف
بہتان اور افترا کرنے والے ہیں۔ غائبانہ ذکر تو صرف غیبت کہلاتا ہے اس
سے زیادہ نہیں اور اُس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا کیونکہ اس میں شخص غیبت
کنندہ کو بوجہ اکیلا ہونے کے ہر ایک کذب اور افترا کی بہت گنجائش
ہوتی ہے۔ پس بلا شبہ ایسی غیبت جس مجلس میں سنی جاتی ہے وہ خدا
تعالیٰ کے نزدیک صلحاء کی مجلس نہیں ہے۔ اگر انسان اپنے دل میں
سچائی کی طلب رکھتا ہے تو جو بات اُس کو سمجھ نہ آوے اس کو پوچھ لینا
چاہیے۔ اگر میرے پر یہ الزام لگایا جائے کہ کوئی پیشگوئی میری پوری نہیں
ہوئی یا پورا ہونے کی امید جاتی رہی تو اگر میں نے بحوالہ انبیاء علیہم السلام
کی پیشگوئیوں کے یہ ثابت نہ کر دیا کہ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں پوری
ہو گئی ہیں یا بعض انتظار کے لائق ہیں اور وہ اُسی رنگ کی ہیں جیساکہ
نبیوں کی پیشگوئیاں تھیں تو بلا شبہ میں ہر ایک مجلس میں جھوٹا ٹھہروں گا
لیکن اگر میری باتیں نبیوں کی باتوں سے مشابہ ہیں تو جو مجھے جھوٹا کہتا ہے
اُس کو خدا تعالیٰ کا خوف نہیں ہے۔ بعض بے خبر ایک یہ اعتراض
بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اِس شخص کی جماعت اسپر فقرہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف
خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اُس کو پاوے
میرا سلام اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود
کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر جبکہ
میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا صحابہ نے کہا بلکہ خدا نے کہا تو
میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا خود عام طور پر

تمام مومنوں کی نسبت قرآن شریف میں صلوٰۃ اور سلام دونوں لفظ آئے ہیں اور مولوی محمد حسین بٹالوی رئیس المخالفین نے جب براہین احمدیہ کا ریویو لکھا اس کو پوچھنا چاہیے کہ کتاب مذکور کے صفحہ ۲۴۲ میں یہ الہام اس نے درج پایا یا نہیں۔ اصحاب الصُفّہ۔ وما ادراك ما اصحاب الصُفّہ۔ تری اعینہم تفیض من الدمع۔ یصلّون علیك ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان و داعیا الی اللہ و سراجا منیرا ترجمہ یہ ہے کہ یاد کر صُفّہ میں رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کس مرتبہ کے آدمی اور کس کامل درجہ کی ارادت رکھنے والے ہیں صفہ کے رہنے والے تو دیکھے گا انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور تیرے پر درود بھیجیں گے+ اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک آواز دینے والے کو سنا یعنے ہم اُس پر ایمان لائے اور اس کی بات سنی اُس کی یہ آواز ہے کہ اپنے ایمانوں کو خدا پر قوی کرو وہ خدا کی طرف بلانے والا اور چمکتا ہوا چراغ ہے۔ اب دیکھو کہ اس الہام میں نیک بندوں کی یہہ علامت رکھی ہے کہ میرے پر درود بھیجیں گے اور مولوی محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہ اعتراض کی جگہ تھی تو کیوں اُس نے ریویو کی لکھنے کے وقت اعتراض نہ کیا بلکہ اس الہام میں تو اس اعتراض سے سخت تر ایک اور اعتراض ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ داعی الی اللہ اور سراج

+ انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کیوقت اور کسی مشاہدہ کرشمہ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے سو اس یصلون علیک کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہردم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے پس اُن نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات انکے آنسو جاری ہو جائیں گے اور شدت ذوق اور رقت سے بے اختیار درود انکے موتھ سے نکلے گا چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آرہا ہے اور یہ پیشگوئی بار بار ظہور میں آرہی ہے بشرط صحبت ہر ایک سعادتمند اس کیفیت کو حاصل کرسکتا ہے۔ منہ

نیز یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں۔ پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔ کیا یہ اعتراض درود بھیجنے سے کچھ کم تھا۔ پھر اس سے بھی بڑھکر براہین احمدیہ کے دوسرے الہامات پر اعتراض ہو سکتے تھے جن کا مولوی محمد حسین بٹالوی نے ریویو لکھا+ اور جا بجا قبول کیا کہ یہ الہامات خدا تعالے کی طرف سے ہیں بلکہ اس کے استاد میاں نذیر حسین دہلوی نے چند گواہوں کے روبرو براہین احمدیہ کی نسبت جس میں یہ الہامات تھے حد سے زیادہ تعریف کی اور فرمایا کہ جب سے اسلام میں سلسلہ تالیف و تصنیف شروع ہوا ہے براہین کی مانند افاضہ اور فضل اور خوبی میں کوئی ایسی تالیف نہیں ہوئی۔ اور انکی غرض اس قدر تعریف سے براہین احمدیہ کے الہامات اور اسکی پیشگوئیاں تھیں جن سے اسلام کی مخالفوں پر حجت پوری ہوتی تھے۔ ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء نے بجز معدودے چند ان الہامات کو خدا تعالے کی طرف سے سمجھ لیا تھا جو حقیقت میں خدا تعالے کی طرف سے ہیں حالانکہ ان میں اس عاجز کا اس قدر اکرام کیا گیا ہے جس سے بڑھکر ممکن نہیں اور بطور نمونہ ان میں سے یہ ہیں۔ یا احمد بارك الله فيك الرحمن علم القرآن لتنذر قوما ما انذر آباءهم و لتستبين سبيل المجرمين۔ قل انى امرت و انا اول المومنين۔ هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله۔ وكنتم على شفا حفرة فانقذكم منها۔ وكان امر الله مفعولا۔ لا مبدل لكلمات الله انا كفيناك المستهزئين۔ هذا من رحمت ربك يتم نعمته عليك لتكون آية للمومنين۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله۔ قل عندى شهادة من الله فهل انتم مومنون۔ قل عندى شهادة من الله فهل انتم مسلمون۔ وقل اعملوا على مكانتكم انى عامل فسوف تعلمون۔ عسى ربكم ان يرحمكم وان عدتم عدنا و جعلنا جهنم للكافرين

+ براہین احمدیہ کی تالیف کو بیس برس گذر گئے ہیں اس کتاب میں وہ پیشگوئیاں ہیں جو سال بسال کے بعد اب پوری ہو رہی ہیں جیساکہ یہ پیشگوئی کہ ہم تمام دنیا میں تجھے شہرت دیں گے اور تیرا نام تمام دیار میں بلند کیا جائے گا اور کوئی نہیں ہوگا جو تیرے نام سے بے خبر رہے یہ اسوقت کی پیشگوئی ہے جبکہ اس قصبہ میں بھی سب لوگ مجھے نہیں جانتے

حصیرا - یخوفونك من دونه - انك باعیننا سمیتك المتوکل یحمدك الله من عرشه - نحمدك و نصلی - یریدون ان یطفئوا نور الله بافواههم و الله متم نوره ولو کره الکافرون - سنلقی فی قلوبهم الرعب - اذا جاء نصر الله و الفتح و انتهی امر الزمان الینا الیس هذا بالحق - و قالوا ان هذا الا اختلاق - قل الله ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون - قل ان افتریته فعلی اجرامی و من اظلم ممن افتری علی الله کذبا - و اما نرینك بعض الذی نعدهم او نتوفینك انی معك فکن معی اینما کنت - کن مع الله حیثما کنت - اینما تولوا فثم وجه الله کنتم خیر امة اخرجت للناس و افتخارا للمومنین - ولا تیئس من روح الله الا ان روح الله قریب - الا نصر الله قریب - یاتیك من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - ینصرك الله من عنده ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء - انی منجیك من الغم - وکان ربك قدیرا - انا فتحنا لك فتحا مبینا فتح الولی فتح و قربناه نجیا - اشجع الناس - ولو کان الایمان معلقا بالثریا لناله - انار الله برهانه - یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیك - انك باعیننا - یرفع الله ذکرك و یتم نعمته علیك فی الدنیا و الاخرة - یا احمدی انت مرادی و معی - غرست کرامتك بیدی - و نظرنا الیك و قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراهیم - یا احمد یتم اسمك ولا یتم اسمی - بورکت یا احمد و کان ما بارك الله فیك حقا فیك - شانك عجیب - و اجرك قریب - انی جاعلك للناس اماما - اکان للناس عجبا - قل هو الله عجیب - یجتبی من یشاء من عباده - و لا یسئل عما یفعل و هم یسئلون - انت وجیه فی حضرتی اخترتك لنفسی الارض و السماء معك کما هو معی - و سرك سری - انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی فحان ان تعان و تعرف بین

الناس - هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئاً مذکورا۔ وکاد ان یعرف بین الناس - و قالوا انی لک ھذا - و قالوا ان ھذا الا اختلاق - اذا نصر اللہ المومن جعل لہ الحاسدین فی الارض - قل ھو اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون - سبحان اللہ تبارک و تعالی زاد مجدک - ینقطع آباءک و یبدء منک - و ما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب - اردت ان استخلف فخلقت آدم یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ۔ یا احمد اسکن انت و زوجک الجنۃ - یا مریم اسکن انت و زوجک الجنۃ - تموت و انا راض منک فادخلوا الجنۃ انشاء اللہ آمنین - سلام علیکم طبتم فادخلوھا آمنین - خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا - سلام علیک جعلت مبارکا - و انی فضلتک علی العالمین - وقالوا ان ھو الا افک افتری و ما سمعنا بھذا فی آبائنا الاولین - و کان ربک قدیرا یجتبی الیہ من یشاء - و لقد کرمنا بنی آدم و فضلنا بعضھم علی بعض - قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا انکنتم مومنین - ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ رد علیھم رجل من فارس شکر اللہ سعیہ - کتاب الولی ذوالفقار علی - و لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ - یکاد زیتہ یضی و لو لم تمسسہ نار - دنی فتدلی فکان قوسین او ادنی - انا انزلناہ قریبا من القادیان - و بالحق انزلناہ و بالحق نزل - صدق اللہ و رسولہ و کان امر اللہ مفعولا - قول الحق الذی فیہ تمترون - و قالو لولا نزل علی رجل من قریتین عظیم۔ و قالوا ان ھذا لمکر مکرتموہ فی المدینۃ - ینظرون الیک و ھم لا یبصرون - الرحمن - علم القرآن - ولا یمسہ الا المطھرون - یا عبد القادر انی معک - و انک الیوم لدینا مکین امین - و ان علیک رحمتی فی الدنیا و الدین - و انک من المنصورین - وجیھا

فی الدنیا و الاٰخرۃ و من المقربین ۔ انا بُدّلک اللازم انا مُحْییک
نفخت فیک من لدنی روح الصدق ۔ و القیت علیک محبۃ منی
و لتصنع علی عینی ۔ یحمدک اللہ و یمشی الیک ۔ خلق آدم فاکرمہ
جری اللہ فی حلل الانبیاء ۔ و من رُدّ مِن مطبعہ فلا مَردّ لہ۔
و اذ یمکر بک الذی کفّر اوقد لی یا ہامان لعلی اطلع علی الہ موسیٰ
و انی لاظنہ من الکاذبین ۔ تبت یدا ابی لہب و تب ما کان
لہ ان یدخل فیہا الا خائفا ۔ و ما اصابک فمن اللہ ۔ الفتنۃ
ھھنا فاصبر کما صبر اولوالعزم ۔ و اللہ موھن کید الکافرین ۔ الا انہا
فتنۃ من اللہ ۔ لیحب حبا جما ۔ حبا من اللہ العزیز الاکرم ۔ عطاءً
غیر مجذوذ ۔ کنت کنزاً مخفیا فاحببتُ ان اعرف ۔ ان السمٰوات
و الارض کانتا رتقا ففتقناھما ۔ و ان یتخذونک الا ھزوا اھذا
الذی بعث اللہ ۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الٰھکم الٰہٌ
واحد ۔ و الخیر کلہ فی القرآن ۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے
محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد ۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار ۔ یا عیسیٰ
انی متوفیک و رافعک الیّ و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین
کفروا الی یوم القیامہ ۔ ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاٰخرین ۔ میں
اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک
نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے
زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ اللہ حافظہ عنایۃ اللہ حافظہ
نحن نزلناہ و انا لہ لحافظون ۔ اللہ خیر حافظا و ھو ارحم الراحمین ۔
یخوفونک من دونہ ۔ ائمۃ الکفر ۔ لا تخف انک انت الاعلیٰ
ینصرک اللہ فی مواطن ۔ ان یومی لفصل عظیم ۔ کتب اللہ لاغلبن
انا و رسلی ۔ لا مبدل لکلماتہ ۔ انت معی و انا معک ۔ خلقت لک
لیلا و نہارا ۔ اعمل ما شئت فانی قد غفرت لک ۔ انت منی بمنزلۃ
لا یعلمہا الخلق ۔ ام حسبتم ان اصحاب الکہف و الرقیم کانوا من آیاتنا عجبا۔+

+ یہ اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خیالی مسیح جو بگمان مخالفین آسمان پر ہے اور خیالی مہدی جو بگمان بعض مخالفین کسی
غار میں ہے کیا یہ دونوں ہمارے اُن نشانوں سے جو علم صحیح اور سچے فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں عجیب تر ہیں بے شک

قل ھو اللہ عجیب - کلّ یوم ھو فی شان - ھو الذی ینزّل الغیث من بعد ما قنطوا - قل ھاتوا برھانکم انکنتم صادقین - و بشر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - الیہ یصعد الکلم الطیب سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم تفردنا بذالک فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلیً - **ترجمہ** - اے احمد خدا نے تجھ میں برکت ڈالی - اُس نے تجھے قرآن سکھایا تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ داوے نہیں ڈرائے گئے اور تاکہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنے معلوم ہو جائے کہ کون کون مجرم ہے کہدے کہ میرے پر خدا کا حکم نازل ہوا ہے اور میں تمام مومنوں سے پہلا ہوں وہ خدا جس نے اپنے فرستادہ کو بھیجا اس نے دو امر کے ساتھ اُسے بھیجا ہے ایک تو یہ کہ اس کو نعمت ہدایت سے مشرف فرمایا ہے یعنے اپنی راہ کی شناخت کے لئے روحانی آنکھیں اسکو عطا کی ہیں اور علم لدنی سے ممتاز فرمایا ہے اور کشف اور الہام سے اس کے دل کو روشن کیا ہے اور اس طرح پر الٰہی معرفت اور محبت اور عبادت کا جو اسپر حق تھا اس حق کی بجا آوری کے لئے آپ اس کی تائید کی ہے اور اس لئے اس کا نام مہدی رکھا دوسرا امر جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے وہ دین الحق کے ساتھ روحانی بیماروں کو اچھا کرنا ہے یعنے شریعت کے صدہا مشکلات اور معضلات حل کرکے دلوں سے شبہات کو دور کرنا ہے - پس اس لحاظ سے اس کا نام عیسیٰ رکھا ہے یعنے بیماروں کو چنگا کرنے والا - غرض اس آیت شریف میں جو دو فقرے موجود ہیں ایک بالھدیٰ اور دوسرے دین الحق ان میں سے پہلا فقرہ ظاہر کر رہا ہے کہ وہ فرستادہ مہدی ہے اور خدا کے ہاتھ سے صاف ہوا ہے اور صرف خدا اس کا معلم ہے اور دوسرا فقرہ یعنے دین الحق ظاہر کر رہا ہے کہ وہ فرستادہ عیسیٰ ہے اور بیماروں کے صاف کرنے کے لئے اور انکو انکی بیماریوں پر متنبہ کرنے کے لئے علم دیا گیا ہے اور دین الحق عطا کیا گیا ہے تا وہ ہر ایک مذہب کے بیمار کو قائل کر سکے اور پھر اچھا کر سکے اور اسلامی شفاخانہ کی طرف رغبت دے سکے کیونکہ جبکہ اس کو یہ

خدمت سپرد ہے کہ وہ اسلام کی خوبی اور فوقیت ہر ایک پہلو سے تمام مذاہب پر ثابت کر دے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ علم محاسن و عیوب مذاہب اس کو دیا جائے اور اقامت حجج اور افحام خصم میں ایک ملکہ خارق عادت اس کو عطا ہو اور ہر ایک پابند مذہب کو اس کے قبائح پر متنبہ کر سکے اور ہر ایک پہلو سے اسلام کی خوبی ثابت کر سکے اور ہر ایک طور سے روحانی بیماریوں کا علاج کر سکے۔ غرض آنے والے مصلح+ کے لئے جو خاتم المصلحین ہے دو جوہر عطا کئے گئے ہیں ایک علم الہدیٰ جو مہدی کے اسم کی طرف اشارہ ہے جو مظہر صفت مہدیت ہے یعنے باوجود امیت کے علم دیا جانا اور دوسرے تعلیم دین الحق جو انفاس شفا بخش مسیح کی طرف اشارہ ہے یعنے روحانی بیماریوں کے دور کرنے کے لئے اور اتمام حجت کے لئے ہر ایک پہلو سے طاقت عطا ہونا۔ اور صفت۔ علم الہدیٰ اس فضل پر دلالت کرتی ہے جو بغیر انسانی واسطہ کے خدا تعالےٰ کی طرف سے ملا ہو اور صفت علم دین الحق افادہ اور تسکین قلوب اور روحانی علاج پر دلالت کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد ترجمہ یہ ہے۔ کہ ان دو صفتوں کے ساتھ اسکو اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ وہ دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دکھاوے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر ایک انسان مہدی کے خلعت فاخرہ سے ممتاز نہ ہو یعنے خدا سے علم لدنی کے ذریعہ حقیقی بصیرت

+ کئی مناسبتوں کے لحاظ سے اس عاجز کا نام مسیح رکھا گیا ہے ایک یہی کہ بیماروں کو اچھا کرنا دوسرے سرعت سیر اور سیاحت اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خلاف عادت اس عاجز کی مشرق یا مغرب میں جلد شہرت ہو جائے گی جیسے بجلی کی روشنی ایک طرف سے نمودار ہو کر دوسری طرف ہی فی الفور اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے ایسا ہی انشاء اللہ ان دنوں ہو گا اور ایک معنے مسیح کے صدیق کے بھی ہیں اور یہ لفظ دجال کے مقابل پر ہے اور اس کے یہ معنے ہیں کہ دجال کوشش کریگا کہ جھوٹ غالب ہو اور مسیح کوشش کریگا کہ صدق غالب ہو اور مسیح خلیفۃ اللہ کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ دجال خلیفۃ الشیطان ہے۔ بقیہ

نہ پاوے اور خدا اس کا معلم نہ ہو تو محض معمولی طور پر دین کی واقفیت اور ادیان باطلہ پر اطلاع پانے سے حقیقی نیکی تک نہیں پہونچا سکتا کیونکہ جبتک انسان کو خدا اور روز جزا پر علم لانے کے ذریعہ سے پورا پورا ایمان اوریقین نہ ہو تب تک وہ کیونکر کسی کو حقیقی نیکی کی طرف کھینچ سکتا ہے کیونکہ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا اور یہ صفت مہدویت اگرچہ تمام نبیوں میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ سب خدا تعالےٰ کے شاگرد ہیں لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں خاص طور پر اور اکمل اور اتم تھی۔ وجہ یہ کہ دوسرے نبیوں نے انسانوں سے بھی تعلیم پائی ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے گویا شاہزادگی کی حیثیت میں زیر نگرانی فرعون تعلیم پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انھوں نے ساری بائبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا ایسا ہی اگر ایک انسان مہدی اور خدا سے تعلیم پانے والا ہو لیکن روحانی بیماریوں کے دور کرنے کے لئے اسکو روح القدس عطا نہ کیا گیا ہو تب بھی وہ لوگوں پر حجت پوری نہیں کر سکتا اور روح القدس کی تائید کا متقدم بالزمان نمونہ حضرت مسیح ہیں۔ سو اس زمانہ میں عقلی پہلو سے بھی روح القدس کی تائید کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک انسان طبعاً عقلی اور نقلی دلائل سے ایسا متاثر ہو جاتا ہے کہ اگر اگر مخالف کوئی معجزہ بھی دکھایا جائے تو کچھ اثر نہیں کرتا اس لئے کامل مصلح کے لئے ہمیشہ سے یہ ضروری شرطیں ہیں کہ وہ ان دونوں صفتوں سے متصف ہو یعنے وہ خدا کا خاص شاگرد ہو اور پھر ہر ایک میدان میں روح القدس سے تائید پاتا ہو + اور مہدی آخر الزمان کے لئے جس کا دوسرا نام مسیح موعود

+ یاد رہے کہ اگرچہ ہر ایک نبی میں مہدی ہونے کی صفت پائی جاتی ہے کیونکہ سب نبی تلامیذ الرحمان ہیں۔ اور نیز اگرچہ ہر ایک نبی میں مؤید بروح القدس ہونے کی صفت بھی پائی جاتی ہے کیونکہ تمام نبی روح القدس سے تائید یافتہ ہیں لیکن پھر بھی یہ دو نام دو نبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنے مہدی کا نام ہمارے

بھی ہے بوجہ ذوالبروزین ہونے کے ان دونوں صفتوں کا کامل طور پر پایا
جانا از بس ضروری ہے کیونکہ جیسا کہ اس آیت سے سمجھا جاتا ہے۔ حالت
فاسدہ زمانہ کی یہی چاہتی ہے کہ ایسے گندے زمانہ میں جو امام آخر الزمان
آوے وہ خدا سے مہدی ہو اور دینی امور میں کسی اور کا شاگرد نہ ہو اور نہ کسی کا مرید ہو
اور عام علوم و معارف خدا سے پانے والا ہو نہ علم دین میں کسی کا شاگرد
ہو اور نہ امور فقر میں کسی کا مرید اور ایسا ہی روح پاک مقدس سے تائید
یافتہ ہو اور ان امراض میں سے جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ہر ایک
قسم کے روحانی مرض کے دور کرنے پر قادر ہو اور ظاہر ہے کہ بعض
اشخاص عقلی ابتلاؤں کی وجہ سے مریض ہوتے ہیں اور بعض نقلی ابتلاؤں
کی وجہ سے اور عیسی ہونے کے لئے شرط ہے کہ روح القدس سے تائید
پاکر ہر ایک بیمار کو اچھا کرے اور ظاہر ہے کہ اگر ایک شخص محض ایک
عقلی غلطی سے شبہات میں مبتلا ہے اس کو تسلی دینے کے لئے صرف
یہ کافی نہیں ہے کہ معجزہ کے طور پر مثلاً ایک بیمار اس کے سامنے اچھا
کر دیا جائے کیونکہ وہ ایسے معجزہ سے عقلی غلطی کے دھوکہ سے نجات نہیں
پا سکتا جب تک کہ اسی راہ سے وہ غلطی نکالی نہ جائے جس راہ سے
وہ غلطی پڑی ہے اسی واسطے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ زمانہ جس میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھے اور مسیح یعنے موید بروح القدس کا نام
حضرت عیسی علیہ السلام سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے گو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اس نام کے رو سے بھی فائق ہیں کیونکہ اُنکو شدید القوی کا دائمی انعام دیا گیا ہے لیکن روح القدس
کے مرتبہ میں جو شدید القوی سے کم مرتبہ ہے حضرت مسیح کو یہ خصوصیت دی گئی ہے جیسا کہ یہ دونوں خصوصیتیں قرآن شریف سے
ظاہر ہیں یعنے آنحضرت کا نام امّی مہدی رکھا اور وعلّمہ شدید القویٰ فرمایا۔ اور حضرت
مسیح کو روح القدس سے تائید یافتہ قرار دیا جیسا کہ کسی شاعر نے یہی کہا ہے ؎ فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
ہمہ آں کار کنند آنچہ مسیحا مے کرد۔ اور نبیوں کی پیشگوئیوں میں یہ تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھی ہو جائینگی۔ یہ اس طرف
اشارہ ہے کہ وہ آدھا اسرائیلی ہوگا اور آدھا اسماعیلی۔ منہ

[illegible]

ہم ہیں مسیح کو بھی چاہتا ہے اور مہدی کو بھی - مہدی کو اس لئے کہ اس
گندہ زمانے میں لاحقین کا ربط سابقین سے ٹوٹ گیا ہے اس لئے ضرور ہے
کہ ظاہر ہونے والا آدم کی طرح ظاہر ہو جس کا استاد اور مرشد صرف
خدا ہو اور اسی کو دوسرے لفظوں میں مہدی کہتے ہیں یعنے خاص خدا
سے ہدایت پانے والا اور تمام روحانی وجود اسی سے حاصل کرنیوالا
اور اُن علوم اور معارف کو پھیلانے والا جن سے لوگ بے خبر ہو گئے
ہیں کیونکہ یہ ضروری لازمہ صفت مہدویت ہے کہ گمشدہ علوم اور معارف
کو دوبارہ دنیا میں لاوے کیونکہ وہ آدم روحانی ہے - ایسا ہی چاہیے کہ
وہ بذریعہ نشانوں کے دوبارہ خدا تعالے پر یقین دلانے والا ہو - اور
ایمان جو آسمان پر اٹھ گیا اس کو بذریعہ نشانوں کے دوبارہ لانے والا ہو
کیونکہ یہ بھی ضروری خاصہ صفت مہدویت ہے مہدی کے لئے ضروری ہے
کہ ہر ایک پہلو سے آدم وقت ہو - حقیقی اور کامل مہدی نہ موسی تھا کیونکہ
اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے اور نہ عیسی تھا کیونکہ اس نے
توریت اور صحف انبیا پڑھے تھے - حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف
ایک ہی ہے یعنے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم جو محض امّی تھا - ایسا ہی یہ زمانہ جس میں
ہم ہیں مسیح کو بھی چاہتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں ہزارہا روحانی بیماریاں
پیدا ہو گئی ہیں - پس ضرورت پڑی کہ اتمام حجت ہو کر ہر ایک قسم کی روحانی
بیماری دور ہو - اور مہدی اور مسیح میں کھلا کھلا فرق یہ ہے کہ مہدی کے
لئے ضروری ہے کہ آدم وقت ہو اور اس کے وقت میں دنیا بکلی بگڑ
گئی ہو اور نوع انسان میں سے اس کا دین کے علوم میں کوئی استاد اور
مرشد نہ ہو بلکہ اس لیاقت کا آدمی کوئی موجود ہی نہ ہو اور محض خدا نے
اسرار اور علوم آدم کی طرح اس کو سکھائے ہوں لیکن مسیح کے صرف یہ
معنے ہیں کہ روح القدس سے تائید یافتہ ہو اور وقتاً فوقتاً فرشتے اسکی
مدد کرتے ہوں + بقیہ ترجمہ یہ ہے :- اور تم ایک گڑھے کے کنارہ پر تھے

+ اس جگہ بظاہر یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مہدی کو بھی بذریعہ روح القدس ہی ہدایت ملتی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مہدی کے مفہوم میں یہ معنے ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو اور خدا کی ایک خاص تجلی تعلیم لدنّی کے نیچے دائمی طور پر نشو و نما پاتا ہو جو روح القدس کے ہر ایک تمثل سے بڑھ کر ہے اور ایسی تعلیم پانا صفت محمدی ہے اور

[illegible]

خدا نے تمہیں ان سے نجات دی اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔ خدا کی باتوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ ہنسی کرنے والوں کے لیے کافی ہوگا۔ یہ تمام کاروبار خدا کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا تاکہ لوگوں کے لئے نشان ہو۔ انکو کہدے کہ اگر خدا تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے اور انکو کہدے کہ میرے پاس میری سچائی پر خدا کی گواہی ہے پس کیا تم خدا کی گواہی قبول کرتے ہو یا نہیں۔ اور انکو کہدے کہ تم اپنی جگہ پر کام کرو اور میں اپنی جگہ پر کرتا ہوں پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کے ساتھ ہے خدا نے تجلی فرمائی ہے کہ تا تم پر رحم کرے اور اگر تم نے مونھ پھیر لیا تو وہ بھی مونھ پھیر لے گا اور سچائی کے مخالف ہمیشہ کے زندان میں رہیں گے۔ تجھکو یہ لوگ ڈراتے ہیں۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا۔ خدا عرش پر سے تیری تعریف کر رہا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ لوگ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے مونھ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر خدا اُس نور کو نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نکر لے اگرچہ منکر کراہت کریں۔ ہم عنقریب انکے دلونمیں رعب ڈالیں گے۔ جب خدا کی مدد اور فتح آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کر لے گا تو کہا جائے گا کہ کیا یہ سچ نہ تھا جیسا کہ تم نے سمجھا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ صرف بناوٹ ہے انکو کہدے کہ خدا ہے جس نے یہ کاروبار بنایا پھر انکو چھوڑ دے تا اپنے بازیچہ میں لگے رہیں۔ انکو کہدے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو اس کا گناہ میرے پر ہوگا۔ اور افترا کرنے والے سے بڑھکر کون ظالم ہے۔ اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ انکو اپنا کرشمہ قدرت دکھا دیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھکو وفات دیدیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ سو تو ہر ایک جگہ میرے ساتھ رہ۔ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے نکالے گئے۔ اور تم مومنوں

کا فخر ہو۔ اور خدا کی رحمت سے نومید مت ہو اس کی رحمت تجھ سے قریب ہے اس کی مدد تجھ سے قریب ہے۔ اس کی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہونچے گی۔ دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ وہ لوگ تیری مدد کریں گے جن کے دلوں میں میں الہام ڈالونگا میں غم سے تجھے نجات دوں گا۔ میں خدا قادر ہوں۔ ہم تجھے ایک کھلی فتح دیں گے۔ جو ولی کو فتح دیجاتی ہے وہ بڑی فتح ہوتی ہے اور ہم نے اس کو خاص اپنا راز دار بنایا۔ سب انسانوں سے زیادہ بہادر ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے وہ لے آتا۔ خدا اُس کے برہان کو روشن کرے گا۔ اے احمد رحمت تیرے لبوں پر جاری کی گئی۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا۔ اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں نے تیرا درخت اپنے ہاتھ سے لگایا۔ اور ہم نے تیری طرف نظر کی اور کہا کہ اے آگ جو فتنہ کی آگ قوم کی طرف سے ہے اس ابراہیم پر ٹھنڈی بھی اور سلامتی ہو جا۔ یعنے آخرکار یہ تمام آتش فتنہ فرو ہو جائے گی۔ (یہ پیشگوئی دونوں طرف سے ہے یعنے اسوقت یہ خبر دی جبکہ قوم میں کوئی فتنہ نہ تہا اور مولوی لوگ مصدق تہے اور پھر اس آخری وقت کی خبر دی کہ جبکہ اس فتنہ کے بعد قوم سمجھ جائے گی اور پھر فرمایا کہ اے احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا اور میرا نام پورا نہیں ہو گا۔ اے احمد تو مبارک کیا گیا اور جو تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔ تیری شان عجیب ہے اور تیرا بدلہ قریب ہے۔ میں تجھے لوگوں کے لئے امام معہود بناؤں گا یعنے تجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کرونگا۔ کیا لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں۔ انکو کہدے کہ خدا ذو العجائب ہے اسی طرح ہمیشہ کیا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنے

برگزیدوں میں داخل کر دیتا ہے ۔ اور وہ اپنے کاموں سے پوچھا نہیں جاتا اور لوگ اپنے اعمال سے پوچھے جاتے ہیں ۔ تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے میں نے تجھے اپنے لئے چنا ۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ ۔ تیرا بھید میرا بھید ہے تو مجھسے ایسا ہے جیسے میری توحید اور تفرید ۔ پس وقت آگیا ہے کہ تجھکو لوگوں میں شہرت دی جائے گی ۔ ابتو تیرے پر وہ وقت ہے کہ کوئی بھی تجھکو نہیں پہچانتا اور نزدیک ہے کہ تو تمام لوگوں میں شہرت پا جائے گا ۔ اور کہیں گے کہ یہ رتبہ تجھے کہاں سے ملا یہ تو جھوٹ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ جب خدا تعالےٰ اپنے کسی بندہ کی مدد کرتا ہے اور اسکو اپنے برگزیدوں میں داخل کر لیتا ہے تو زمین پر کوئی حاسد اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے ۔ یہی سنت اللہ ہے ۔ پس انکو کہدے کہ میں تو کچھ چیز نہیں مگر خدا نے ایسا ہی کیا ۔ پھر انکو چھوڑ دے کہ تا بیہودہ فکروں میں پڑے رہیں ۔ وہ خدا بہت پاک اور بہت مبارک اور بہت اونچا ہے جس نے تیری بزرگی کو زیادہ کیا ۔ وہ وقت آتا ہے کہ تیرے باپ دادے کا ذکر کوئی بھی نہیں کرے گا+ اور ابتدا سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا ۔ (اور یہی انبیاء اور مامورین عظام میں خدا تعالےٰ کی عادت ہے) اور خدا ایسا نہیں ہے جو تجھے چھوڑ دے جب تک پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے ۔ میں نے ارادہ کیا کہ ایک خلیفہ پیدا کروں سو

+ یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس خاکسار کے باپ دادے رئیس ابن رئیس اور والیان ملک تھے اور وہ اس ملک میں بھی اس قدر دیہات کے مالک اور خود سر والی رہ چکے ہیں جو طول میں پچاس کوس سے زیادہ تھے پس ان الہامات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اب ایک نئی شہرت کا سلسلہ پیدا ہوگا جو آبائی مرتبہ اور بزرگی پر غالب آجائے گا یہانتک کہ اسکا کوئی ذکر بھی نہیں کریگا ۔ منہ

میں نے آدم کو بنایا ۔ اے آدم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو ۔ اے احمد تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو ۔ اے مریم تو اور تیرے دوست اور تیری بیوی بہشت میں داخل ہو ۔ تو اس حالت میں مرے گا کہ میں تجھ سے راضی ہونگا ۔ اور خدا کے فضل سے تو بہشت میں داخل ہو گا ۔ سلامتی کے ساتھ پاکیزگی کے ساتھ امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو گا ۔ خدا تیرے سب کام درست کردیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا ۔ تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا اور جس قدر لوگ تیرے زمانہ میں ہیں سب پر تجھے فضیلت دی ۔ کہیں گے کہ یہ تو افترا ہے ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا اور تیرا خدا قادر ہے جس کو چاہتا ہے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے ۔ اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور بعض کو بعض پر فضیلت بخشی ۔ ان کو کہدے کہ خدا کی طرف سے نور تمہارے پاس آیا ہے ۔ پس اگر تم مومن ہو تو انکار مت کرو ۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور خدا کی راہ کے مزاحم ہوئے انپر ایک مرد نے جو فارس کی نسل میں سے ہے[+] رد کیا کتاب ولی کی علی کی ذو الفقار ہے اور اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو وہاں سے اس کو لے آتا ۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خود بخود بھڑک اٹھے اگرچہ آگ اس کو نہ چھوئے ۔ وہ خدا سے نزدیک ہوا اور آگے

+ یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں ۔ اب خدا کی کلام سے معلوم ہوا کہ در اصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے ۔ سو اسپر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ خدا تعالےٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی ۔ منہ

سے آگے بڑھا یہاں تک کہ دو قوسوں کے درمیان کھڑا ہو گیا۔
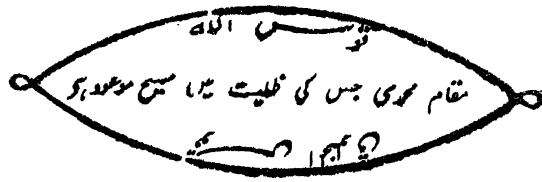
ہم نے اس کو قادیاں کے قریب اتارا اور حق کے ساتھ اتارا اور حق کے ساتھ اترا اور اس میں وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو قرآن اور حدیث میں تھی یعنے وہی مسیح موعود ہے جس کا ذکر قرآن شریف اور حدیثوں میں تھا۔ سچی بات یہی ہے جس میں تم لوگ شک کرتے ہو اور بعض کہینگے کہ اس عہدہ اور منصب کے لائق فلاں فلاں تھا جو فلاں جگہ رہتا ہے اور کہیں گے کہ یہ تو مکر ہے جو تم نے شہر میں مل جل کر بنا لیا۔ یہہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انھیں نظر نہیں آتا۔ دیکھو یہ کیسا نشان ہے کہ خدا نے اسے سکھلایا اور بغیر ان کے جو پاک کئے جاتے ہیں کسی کو علم قرآن نہیں دیا جاتا۔ اے قادر کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں اور آج تو میرے پاس امین ہے اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو منصور اور مظفر ہے۔ دنیا اور آخرت میں وجیہہ اور خدا کا مقرب۔ میں تیرا ضروری چارہ ہوں اور میں نے تجھے زندہ کیا۔ میں نے اپنے پاس سے سچائی کی روح تجھ میں پھونکی اور اپنی محبت تیرے پر ڈالدی اور تو نے میری آنکھوں کے سامنے پرورش پائی۔ خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے اس نے اس آدم کو یعنے تجھکو پیدا کیا اور اس کو عزت دی۔ یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے حلّوں میں*۔ جو شخص اس کے مطیع سے رد کیا گیا اس کا

---

* یہ الفاظ بطور استعارہ ہیں جیساکہ حدیث میں بھی مسیح موعود کے لئے نبی کا لفظ آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کو خدا بھیجتا ہے وہ اس کا فرستادہ ہی ہوتا

کوئی ٹھکانا نہیں - اور یاد کر وہ آنے والا زمانہ جبکہ ایک شخص تیری پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا اور اپنے کسی ایسے شخص کو جس کے فتوے کا دنیا پر عام اثر ہوتا ہو کہے گا کہ اے ہامان میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا میں اس شخص کے خدا پر اطلاع پاؤں - اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ جھوٹا ہے - ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا (یعنے جس نے یہ فتویٰ لکھا یا لکھوایا) اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے - یہ پیشگوئی کے طور پر کئی سال پہلے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جبکہ میری نسبت کفر کا فتوی لکھا گیا - اور پھر فرمایا کہ اس فتوی تکفیر سے جو کچھ تکلیف تجھے پہونچے گی وہ تو خدا کی طرف سے ہے - یہ ایک فتنہ ہوگا پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا اور آخر خدا منکرین کے مکر کو سست کر دے گا - سمجھ اور یاد رکھ کہ یہ فتنہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوگا تا وہ تجھ سے بہت سا پیار کرے - یہ اس خدا کا پیار ہے جو غالب اور بزرگ ہے اور اس مصیبت کے صلہ میں ایک ایسی بخشش ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی - میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں - زمین اور آسمان دونوں ایک سربستہ گٹھڑی کی طرح ہو گئے تھے جن کے جواہر اور اسرار پوشیدہ تھے - پس ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنے اس زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگئی

بقیہ حاشیہ - ہے اور فرستادہ کو عربی میں رسول کہتے ہیں - اور جو غیب کی خبر خدا سے پاکر دیوے اس کو عربی میں نبی کہتے ہیں - اسلامی اصطلاح کے معنے الگ ہیں اس جگہ محض لغوی معنے مراد ہیں - ان سب مقامات کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا ہے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ بیس برس سے تمام پنجاب اور ہندوستان کے علماء ان الہامات کو براہین احمدیہ میں پڑھتے ہیں اور سب نے قبول کیا آجتک کسی نے اعتراض نہیں کیا بجز دو تین لدھیانہ کے ناسمجھ مولوی محمد اور عبدالعزیز کے

جو ارضی خواص اور طبایع کو ظاہر کر رہے ہیں اور انکے مقابل پر ایک دوسری قوم پیدا کی گئی جنپر آسمان کے دروازے کھولے لئے۔ اور تجھے منکروں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ اور کہتے ہیں کیا یہی ہے جسکو خدا نے جبوث فرمایا۔ کہہ میں تو خدا تعالےٰ کی طرف سے فقط ایک بشر ہوں جمجکو یہ وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔ اور تمام بہتری قرآن میں ہے۔ لنگ کر چل کہ تیرا وقت پہونچ گیا اور محمدیوں کا پیر ایک بلند اور محکم مینار پر پڑگیا۔ وہی پاک محمد جو نبیوں کا سردار ہے۔ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا (یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالف کوشش کریں گے کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا۔ سو وعدہ دیا کہ میں علامات بتینہ سے ظاہر کردونگا کہ وہ میرا مقرب ہے اور میری طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بد اندیش نامراد رہیں گے اور پھر فرمایا کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا جو اوائل حال میں قبول کرلیں گے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے ہوگا جو متواتر نشانوں کے بعد مانیں گے۔ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھکو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ خدا اس کا نگہبان ہے۔ خدا کی عنایت اس کی نگہبان ہے۔ ہم نے اس کو اتارا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ خدا بہتر نگہبانی کرنے والا ہے اور وہ رحمان اور رحیم ہے۔ کفر کے پیشوا تجھے ڈرائیں گے۔ تو مت ڈر کہ تو غالب رہے گا۔ خدا ہر ایک میدان میں تیری مدد کریگا۔ میرا دن ایک بڑے فیصلہ کا دن ہے۔ میری طرف سے یہ وعدہ ہو چکا ہے کہ میں اور میرے رسول فتحیاب رہیں گے۔ کوئی نہیں کہ میری باتوں میں کچھ تبدیلی کردے۔ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیرے

لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا ۔ جو چاہے کر کہ تو مغفور ہے ۔ تو مجھ سے وہ نسبت رکھتا ہے جس کی دنیا کو خبر نہیں ۔ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ کوئی آسمان پر رہنے والا یا کسی غار میں چھپنے والا وہ عجیب تر انسان ہے ۔ کہہ خدا عجیب در عجیب باتیں ظاہر کرنے والا ہے ہر ایک دن نیا اعجوبہ ظاہر کرتا ہے ۔ وہی خدا ہے جو نومیدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے اور پاک کلمے اس کی طرف چڑھتے ہیں ۔ ابراہیم پر سلام (یعنی اس عاجز پر) ہم نے اس سے محبت کی اور غم سے نجات دی ہم نے ہی یہ کیا پس تم ابراہیم کے قدم پر چلو ۔

اب دیکھو کہ یہ وہ الہامات براہین احمدیہ ہیں جن کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا تھا اور جن کو پنجاب اور ہندوستان کے تمام نامی علماء نے قبول کر لیا تھا اور انپر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا حالانکہ ان الہامات کے کئی مقامات میں اس خاکسار پر خدا تعالےٰ کی طرف سے صلوٰۃ اور سلام ہے اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اُس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزارہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقع پر شایع کئے گئے جبکہ یہ علماء میرے موافق تھے ۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انھوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ انکو قبول کر چکے تھے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی ہے اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسی رکھا اور جو مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی انکو قبول نہ کرتے یہ خدا کی قدرت ہے کہ انھوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے ۔ غرض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت میں یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعوی کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا

تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ عزت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت وہ امت ہے جس کے اول سر میں میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے۔ پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ اور سلام کیوں غیر موزون اور غیر محل ہے۔ نہ معلوم کہ ان لوگوں کی عقلوں پر کیا پتھر پڑے کہ جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اسپر کہنا حرام ہے۔ یہی وجہ تو ہے کہ ہم بار بار ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کرکے بیان فرمایا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں ہے بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے تم اگر نہ مانو تو تمپر ہمارا جبر نہیں لیکن اگر کتابیں دیکھو گے تو یہی پاؤ گے اور اگر یہ کہو کہ مسیح موعود تو وہ ہے جو آسمان سے اترتا دیکھا جائے گا٭ تو یہ خدا تعالے پر جھوٹ اور اس کی کتاب کی مخالفت ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن شریف سے یہ قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ تعجب کہ خدا تعالے تو قرآن شریف کے کئی مقام میں حضرت عیسی کی وفات ظاہر فرماتا ہے اور آپ لوگ اس کو آسمان سے اتار رہے ہیں کیا اب قرآن شریف کے قصے بھی منسوخ ہو گئے؟ یہ وہی قرآن ہے جس کی ایک آیت سنکر ایک لاکھ صحابہ نے سر جھکا دیا تھا اور بلا توقف مان لیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام نبی عیسیٰ وغیرہ فوت ہو چکے ہیں اور اب وہی قرآن ہے جو بار بار آپ لوگوں کے روبرو پیش کیا جاتا ہے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی اس کی پرواہ نہیں۔ آپ لوگ میری بڑی بڑی

٭ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں کسی نے نہ چڑھتا دیکھا اور نہ اترتا تو پھر کیا ان لوگوں کا فرضی مسیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا۔ منہ

کتابوں کو تو نہیں دیکھتے اور فرصت کہاں ہے۔لیکن اگر یہ رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ
غزنویہ کو ہی دیکھو جو پیر مہر علی شاہ اور غزنوی جماعت مولوی عبد الجبار و عبد الواحد
و عبد الحق وغیرہ کی ہدایت کے لئے لکھی گئی ہیں جن کو آپ لوگ صرف دو
گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا
کہ مسیح کی نسبت قرآن کیا کہتا ہے۔آپ یاد رکھیں کہ اس قدر حیات مسیح
پر جو آپ زور دیتے ہیں یہ بر خلاف منشاء کلام الہی ہے۔ اسے عزیزو !
یاد رکھو کہ جو شخص آنا تھا آچکا اور صدی جس کے سر پر مسیح موعود آنا چاہیے
تھا اس میں سے ہی سترہ برس گذر گئے اور اس صدی میں جس پر امت کے
اولیاء کی نظریں لگی ہوئی تھیں اس میں بقول تمہارے ایک چھوٹا سا مجدد
بھی پیدا نہ ہوا اور محض ایک دجال پیدا ہوا۔کیا ان شوخیوں کا حضرت
عزت کی درگاہ میں جواب دینا نہیں پڑیگا۔گو کیسے ہی دل سخت ہو گئے
ہیں آخر اس قدر تو خوف چاہیے تھا کہ جو شخص صدی کے سر پر پیدا ہوا
اور رمضان کے کسوف خسوف نے اس کی گواہی دی اور اسلام کے
موجودہ ضعف اور دشمنوں کے متواتر حملوں نے اس کی ضرورت ثابت
کی اور اولیاء گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ
چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا ایسے
شخص کی تکذیب میں جلدی نہ کرتے۔ آخر ایک دن مرنا ہے اور سب
کچھ اسی جگہ چھوڑ جانا ہے دیکھو اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم نے
میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور دجال نام رکھا تو جناب الہی کو
کیا جواب دو گے۔کیا انہی کی مانند جواب ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنے کے وقت اپنی کتابوں میں لکھے
ہیں کہ توریت کے تمام نشان قرار دادہ پورے نہیں ہوئے اور کچھ رہ گئے
ہیں۔سو مدت ہوئی کہ خدا تعالے انکو جواب دے چکا کہ جو کچھ تمہارے
ہاتھ میں ہے وہ سب کچھ صحیح نہیں ہے اور نہ وہ تمام معنے صحیح ہیں جو
تم کر رہے ہو۔جو شخص حکم کر کے بھیجا گیا ہے اس کی بات کو سنو۔

سو یہی جواب خدا تعالےٰ کی طرف سے اب ہے چاہو تو قبول کرو۔ آہ آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے قصے سے عبرت پکڑتے۔ ان لوگوں کی حضرت مسیح اور حضرت خاتم الانبیار صلی اللہ علیہ و سلم کی نسبت یہی حجت تھی کہ ہم نہیں مانیں گے جب تک تمام علامتیں پوری نہ ہو لیں اور بوجہ زمانہ دراز و انواع تغیرات کے یہ غیر ممکن تھا اس لئے وہ کفر پر مرے۔ سو تم اسی طرح ٹھوکر مت کھاؤ جو یہودی اور نصرانی کھا چکے اگر تمھارا ذخیرہ سب کا سب صحیح ہوتا تو پھر حَکَم مجدد کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہر ایک فرقہ کو یہی خیال ہے کہ جو کچھہ میرے پاس ہے یہی صحیح ہے اب یہ تمام فرقے تو سچ پر نہیں اس لئے سچ وہی ہے جو حکم کے موتھ سے نکلے۔ اگر ایمان ہو تو خدا کے مقرر کردہ حکم کے علم سے بعض حدیثوں کا چھوڑنا یا انکی تاویل کرنا مشکل امر نہیں ہے یہ تمہارے بزرگوں کی اپنے موتھ کی تجویزیں ہیں کہ فلاں حدیث صحیح ہے اور فلاں حسن اور فلاں مشہور اور فلاں موضوع ہے۔ خدا تعالےٰ کا حکم نہیں اور کسی وحی کے ذریعہ سے یہ تقسیم نہیں ہوئی۔ پھر ایسی حدیث جو قرآن کے مخالف ہو اور بعض دوسری حدیثوں کے بھی مخالف اور خدا کے حکم سے بھی مخالف ہو تو کیا وجہ کہ اس کو رد نہ کیا جائے۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جب کوئی خدا کی طرف سے آوے تو اسپر واجب ہے کہ امت موجودہ کے ہر ایک رطب یابس کو مان لے۔ اگر یہی معیار ہے تو نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے اور نہ حضرت خاتم الانبیار کی۔ مثلاً مسیح کے لئے یہودیوں کے ہاتھ میں ملاکی نبی کی کتاب کے حوالہ سے یہ نشان تہا کہ جب تک دوبارہ ایلیا نبی دنیا میں نہ آوے مسیح نہیں آئے گا اور دوسرا یہ نشان کہ وہ ایک بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا اور غیر طاقتوں کی حکومت سے یہودیوں کو چھوڑائے گا مگر کیا حضرت مسیح بادشاہ ہو کر آیا ان کے آنے سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوا؟ بلکہ دونوں پیشگوئیاں غلط گئیں اور کوئی نشان حضرت مسیح پر صادق نہ آیا۔ آخر حضرت

عیسیٰ علیہ السلام نے تاویلات سے کام لیا جن تاویلات کو یہودی ابتک قبول نہیں کرتے اور انپر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور نعوذ باللہ انکو مفتری جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ملاکی نبی کی کتاب میں تو صریح اور صاف لفظوں میں فرمایا گیا تھا کہ خود ایلیا نبی ہی دوبارہ آجائے گا یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ انکا کوئی مثیل آئے گا اور ظاہر عبارت پر نظر کرکے یہودی سچے معلوم ہوتے ہیں ایسا ہی آنے والا مسیح انکی کتابوں میں بادشاہ کے طور پر ظاہر کیا گیا تھا اور ان معنوں میں بھی بظاہر حال یہودی حق بجانب معلوم ہوتے ہیں اور با ایں ہمہ اس بات میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح سچے نبی ہیں کیونکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئیوں میں مجاز اور استعارہ بھی ہوتے ہیں تبدیل و تحریف کا بھی امکان ہے - لہذا ہر ایک نبی یا محدث جو حَکَم ہو کر آتا ہے وہ قوم کی پیش کردہ باتوں میں سے کچھ تو منظور کرتا ہے اور کچھ رد کر دیتا ہے اور اس کی نسبت اُن لوگوں نے جو جو علامتیں مقرر کی ہوئی ہوتی ہیں کچھ تو اسپر صادق آجاتی ہیں اور کچھ صادق نہیں آتیں کیونکہ ان میں کچھ ملونی ہو جاتی ہے یا الٹے معنے کئے جاتے ہیں - پس جو شخص میری نسبت یہ ضد کرتا ہے کہ جب تک وہ تمام علامتیں جو سنیوں اور شیعوں نے مسیح اور مہدی کی نسبت بنا رکھی ہیں پوری نہ ہو جائیں تب تک ہم نہیں مانیں گے تو وہ سخت ظلم کرتا ہے ایسا شخص اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاتا تو آپ کو کبھی نہ مانتا اور اگر حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں ہوتا تو انکو بھی قبول نہ کرتا لہذا طالب حق کے لئے یہی طریق صاف اور بے خطر ہے کہ جس شخص کی تصدیق کے لئے آسمانی نشانیاں ظہور میں آگئی ہوں اس کی تکذیب سے ڈریں کیونکہ حدیثوں کی تحریریں جنھیں سے ہر ایک فرقہ اپنے اپنے مذہب کی تائید میں ایک ذخیرہ اپنے پاس رکھتا ہے دراصل ظن سے کچھ زیادہ مرتبہ نہیں رکھتیں اور ظن یقین کو رفع نہیں کر سکتا - مثلاً یہ تمام ظنی باتیں ہیں کہ مسیح موعود آسمان سے اتریگا بلکہ صرف شکی اور وہمی اور بے اصل ہیں

کیونکہ قرآن کے مخالف ہیں اور حدیث معراج بھی اس کی مکذب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو آسمان پر گئے تھے مگر کس نے چڑھتے یا اترتے دیکھا ہے؟

القصہ اے بزرگان قوم! آپ لوگ جو مجھے دجال اور کافر کہتے اور مفتری سمجھتے ہیں آپ لوگ سوچ کر دیکھ لیں کہ اتنی زبان درازی اور دلیری کے لئے آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟ کیا سچ نہیں کہ قرآن شریف جو خدا کا کلام ہے اس کے نصوص صریحہ سے تو حضرت مسیح کی موت ہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ خدا نے صاف لفظوں میں فرمادیا کہ وہ وفات پا چکا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی اسپر شاہد ہے۔ آپ لوگ خوب جانتے ہیں کہ توفّی کے معنے بجز قبض روح کے اور کچھ نہیں + پھر یہ دوسری آیت کہ ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یہ وہ آیت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس استدلال کی غرض سے پڑھی تھی کہ تمام گذشتہ انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور اسپر تمام صحابہ کا اجماع ہو گیا تھا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت مسیح کو وفات شدہ انبیاء کی جماعت میں دیکھا۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مسیح نے ایکسو بیس برس عمر پائی اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے اور قرآن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا ٹھہرایا گیا تو اب بتلاؤ کہ ان تمام نصوص کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات میں کونسا شبہ باقی رہ گیا۔ رہا میرا دعوی سو وہ بھی بے سند نہیں بخاری اور مسلم میں صاف لکھا ہے کہ مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔ اور خدا نے میرے لئے آسمان پر رمضان میں سورج اور چاند کا خسوف کسوف کیا اور ایسا ہی زمین پر بہت سے نشان ظہور میں آئے اور سنت اللہ کی موجب حجت پوری ہو گئی۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ

+ جیسا کہ لغت میں توفّی کے معنے جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو بجز مارنے کے اور کچھ نہیں ایسا ہی قرآن شریف میں اول سے آخر تک توفّی کا لفظ صرف مارنے اور قبض روح پر ہی استعمال ہوا ہے۔ بجز اس کے سارے قرآن میں اور کوئی معنی نہیں منہ

میں میری جان ہے کہ اگر آپ لوگ اپنے دلوں کو صاف کر کے کوئی اور
نشان خدا کا دیکھنا چاہیں تو وہ خداوند قدیر بغیر اس کے کہ آپ
کا تابع ہو اپنی مرضی اور اختیار سے نشان دکھلانے پر قادر ہے* اور
میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر آپ لوگ سچے دل سے توبہ کی نیت
کر کے مجھ سے مطالبہ کریں اور خدا کے سامنے یہ عہد کر لیں کہ اگر
کوئی فوق العادت امر جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے ظہور میں آجا
تو ہم یہ تمام بغض اور شحناء چھوڑ کر محض خدا کو راضی کرنے کے لئے
سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں گے تو ضرور خدا تعالیٰ کوئی نشان
دکھائے گا کیونکہ وہ رحیم اور کریم ہے لیکن میرے اختیار میں نہیں ہے
کہ میں نشان دکھلانے کے لئے دو تین دن مقرر کردوں یا آپ لوگوں کی
مرضی پر چلوں یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ جو چاہے تاریخ
مقرر کرے۔ اگر نیت میں طلب حق ہو تو یہ مقام کسی تکرار کا نہیں کیونکہ
جب موجودہ زمانہ کو خدا تعالیٰ کوئی جدید نشان دکھلائے گا تو یہ تو نہیں
ہوگا کہ وہ کوئی پچاس ساٹھ سال مقرر کر دے بلکہ کوئی معمولی مدت ہوگی
جو عدالت کے مقدمات یا امور تجارت وغیرہ میں بھی اہل غرض اسکو
اپنے لئے منظور کر لیتے ہیں۔ اس قسم کا تصفیہ اس صورت میں ہوسکتا
ہے کہ جب دلوں سے بکلی فساد دور کئے جائیں اور درحقیقت آپ
لوگوں کا ارادہ ہو جائے کہ خدا کی گواہی کے ساتھ فیصلہ کر لیں اور اس
طریق میں یہ ضروری ہوگا کہ کم سے کم چالیس نامی مولوی جیسے مولوی
محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی
عبد الجبار صاحب غزنوی ثم امرتسری اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
اور مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی ایک تحریری اقرار نامہ بہ ثبت
شہادت پچاس معزز مسلمانان کے اخبار کے ذریعہ سے شایع کر دیں کہ
اگر ایسا نشان جو درحقیقت فوق العادت ہو ظاہر ہو گیا تو ہم حضرت
ذو الجلال سے ڈر کر مخالفت چھوڑ دیں گے اور بیعت میں داخل ہو جائینگے

* ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے اور وہ یہ کہ تیرہ سو برس سے مکہ سے مدینہ میں
جانے کے لئے اونٹوں کی سواری چلی آتی تھی اور ہر ایک سال کئی لاکھ اونٹ مکہ سے مدینہ کو اور مدینہ سے مکہ کو جاتا تھا اور ان اونٹوں

اور اگر یہ طریق آپ کو منظور نہ ہو اور یہ خیالات دامنگیر ہو جائیں کہ ایسا اقرار بیعت شایع کرنے میں ہماری کسر شان ہے اور یا اس قدر انکسار ہر ایک سے غیر ممکن ہے تو ایک اور سہل طریق ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی سہل طریق نہیں جس میں نہ آپ کی کوئی کسر شان ہے اور نہ کسی مباہلہ سے کسی خطرناک نتیجہ کا جان یا مال یا عزت کے متعلق کچھ اندیشہ ہے اور وہ یہ کہ آپ لوگ محض خدا تعالےٰ سے خوف کرکے اور اس امت محمدیہ پر رحم فرماکر بٹالہ یا امرتسر یا لاہور میں ایک جلسہ کریں اور اس جلسہ میں جہانتک ممکن ہو اور جس قدر ہو سکے معزز علماء اور دنیاداً جمع ہوں اور میں بھی اپنی جماعت کے ساتھ حاضر ہو جاؤں تب وہ سب یہ دعا کریں کہ یا الہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ شخص مفتری ہے اور تیری طرف سے نہیں ہے اور نہ مسیح موعود ہے اور نہ مہدی ہے تو اس فتنہ کو مسلمانوں میں سے دور کر اور اس کے شر سے اسلام اور اہل اسلام کو بچالے جس طرح تو نے مسیلمہ کذّاب اور اسود عنسی کو دنیا سے اٹھا کر مسلمانوں کو ان کے شر سے بچا لیا اور اگر یہ تیری طرف سے ہے اور ہماری ہی عقلوں اور فہموں کا قصور ہے تو اے قادر ہمیں سمجھ عطا فرما تا ہم ہلاک نہ ہو جائیں اور اس کی تائید میں کوئی ایسے امور اور نشان ظاہر فرما کہ ہماری طبیعتیں قبول کر جائیں کہ یہ تیری طرف سے ہے اور جب یہ تمام دعا ہو چکے تو میں اور میری جماعت بلند آواز سے آمین کہیں ۔ اور پھر بعد اس کے میں دعا کرونگا اور اس وقت میرے ہاتھ میں وہ تمام الہامات ہوں گے جو ابھی لکھے گئے ہیں اور جو کسی قدر ذیل میں لکھے جائیں گے ۔ غرض یہی رسالہ مطبوعہ جس میں تمام یہ الہامات ہیں ہاتھ میں ہوگا اور دعا کا یہ مضمون ہوگا کہ یا الہی اگر یہ الہامات جو اس رسالہ میں درج ہیں جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے جن کے رو سے میں اپنے تئیں مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتا ہوں اور حضرت مسیح کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں تیرا

کلام نہیں ہے اور میں تیرے نزدیک کاذب اور مفتری اور دجال ہوں جس نے امت محمدیہ میں فتنہ ڈالا ہے اور تیرا غضب میرے پر ہے تو میں تیری جناب میں تضرع سے دعا کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ سے ایک سال کے اندر زندوں میں سے میرا نام کاٹ ڈال اور میرا تمام کاروبار درہم برہم کردے اور دنیا میں سے میرا نشان مٹا ڈال اور اگر میں تیری طرف سے ہوں اور یہ الہامات جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہیں تیری طرف سے ہیں اور میں تیرے فضل کا مورد ہوں تو اے قادر کریم اسی آیندہ سال میں میری جماعت کو ایک فوق العادت ترقی دے اور فوق العادت برکات شامل حال فرما اور میری عمر میں برکت بخش اور آسمانی تائیدات نازل کر اور جب یہ دعا ہو چکے تو تمام مخالف جو حاضر ہوں آمین کہیں۔*

اور مناسب ہے کہ اس دعا کے لئے تمام صاحبان اپنے دلوں کو صاف کرکے آویں کوئی نفسانی جوش و غضب نہ ہو اور ہار جیت کا معاملہ نہ سمجھیں اور نہ اس دعا کو مباہلہ قرار دیں کیونکہ اس دعا کا نفع نقصان کل میری ذات تک محدود ہے مخالفین پر اس کا کچھ اثر نہیں۔ اے بزرگو! ظاہر ہے کہ تفرقہ بہت بڑھ گیا ہے اور اس تفرقہ اور آپ لوگوں کی تکذیب کی وجہ سے اسلام میں ضعف آرہا ہے اور جبکہ ہزارہا تک اس جماعت کی نوبت پہونچ گئی ہے اور ہر ایک میرے مرید کی تکفیر کی گئی ہے تو اندازہ تفرقہ ظاہر ہے۔ ایسے وقت میں اسلامی محبت کا یہی تقاضا ہے کہ جیسے نماز استسقاء کے لئے تضرع اور انکسار سے جنگل میں جاتے ہیں ایسا ہی اس مجمع میں ہی متضرعانہ صورت بنائیں اور کوشش کریں کہ حضور دل سے دعائیں ہوں اور گریہ و بکا کے ساتھ ہوں۔ خدا مخلصین کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے پس اگر یہ کاروبار اس کی طرف سے نہیں ہیں اور انسانی افترا اور بناوٹ ہے تو امت مرحومہ کی دعا جلد عرش تک پہونچے گی اور اگر میرا سلسلہ آسمانی ہے اور خدا کے ہاتھ سے برپا ہے تو میری دعا سنی جائے گی۔ پس

---

* یاد رہے کہ یہ طریق دعا مباہلہ میں داخل نہیں ہے کیونکہ مباہلہ کے معنے لغت عرب کے رو سے اور نیز شرعی اصطلاح کے رو سے یہ ہیں کہ دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں لیکن اس دعا میں تمام اثر دعا صرف میری ہی جان تک محدود ہے دوسرے فریق کے لئے کوئی دعا نہیں۔ منہ

اے بزرگو! برائے خدا اس بات کو تو قبول کرو - زیادہ مجمع کی ضرورت نہیں - علماء میں سے چالیس آدمی جمع ہو جائیں اس سے کم بھی نہیں چاہیے کہ چالیس کے عدد کو قبولیت دعا کے لئے ایک بابرکت دخل ہے اور دنیا داروں میں سے جو چاہے شامل ہو جائے - اور دعا تضرع سے اور رو رو کر کی جائے اگرچہ ہر ایک صاحب کو کسی قدر سفر کی تکلیف تو ہوگی اور کچھ خرچ بھی ہوگا لیکن بڑی امید ہے کہ خدا فیصلہ کر دیگا - اے بزرگو اور قوم کے مشائخ اور علماء! پھر میں آپ لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اس درخواست کو ضرور قبول فرمائیں۔ ہاں یہ امر بھی ذکر کرنے کے لائق ہے کہ چونکہ برسات اور گرمی میں سفر کرنا تکلیف سے خالی نہیں اور موسمی بیماریاں بھی ہوتی ہیں اس لئے اس مجمع کے لئے ۱۵- اکتوبر ۱۹۰۰ء جو موسم اچھا ہوگا موزون ہے اس میں کچھ حرج نہیں کہ ہمارے مخالفوں کی طرف سے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑی یا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی یا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اس انتظام کے لئے امیر طائفہ یا بطور سکرٹری بنجائیں اور باہم مشورہ کے بعد منظوری کا اشتہار دیدیں مگر برائے خدا اب کسی اور شرط سے اس اشتہار کو محفوظ رکھیں - میں نے محض خدا کے لئے یہ تجویز نکالی ہے اور میرا خدا شاہد حال ہے کہ میں نے صرف اظہار حق کے لئے یہ تجویز پیش کی ہے اس میں کوئی جز مباہلہ کی نہیں جو کچھ ہے وہ میری جان اور عزت پر ہے برائے خدا اس کو ضرور منظور فرمائیں - دیکھو میری مخالفت میں کس قدر علماء تکلیف میں ہیں - بسا اوقات میرے پر وہ نکتہ چینیاں کی جاتی ہیں جن میں انبیاء بھی داخل ہو جاتے ہیں - نبیوں نے مزدوری بھی کی نوکریاں بھی کیں کافروں کی چیزوں کو انھوں نے استعمال بھی کیا انکے خچروں پر سوار بھی ہوئے جنکو وہ دجال کہتے تھے انکی پیشگوئیوں کے متعلق بھی بعض لوگوں کو ابتلا پیش آیا کہ انکے خیال کے موافق وہ پوری نہ ہوئیں - جیسے یہودی آجتک مسیح

بادشاہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اور جو ایلیا کے دوبارہ قبل از مسیح آنے کی پیشگوئی تھی اپر اعتراض کرتے ہیں اور حضرت ابراہیم پر مخالفوں نے دروغگوئی کا اعتراض کیا ہے اور حضرت موسیٰ پر فریب سے مصریوں کا زیور لینا اور جھوٹھ بولنا اور عہد شکنی کرنا اور شیرخوار بچوں کو قتل کرنا ابتک آریہ وغیرہ اعتراض کرتے ہیں اور حدیبیہ کی پیشگوئی جب بعض نادانوں کے خیال میں پوری نہ ہوئی تو بعض تفسیروں میں لکھا ہے کہ کئی عادان مرتد ہو گئے اور خود نبی بعض وقت اپنی پیشگوئی کے معنے سمجھنے میں غلطی بھی کر سکتا ہے چنانچہ حدیث ذہب وہلی اس کی شاہد اور یونس نبی کا وعدہ عذاب جس کی میعاد قطعی طور پر چالیس دن بتلائی گئی تھی ٹلجانا وعید کی پیشگوئیوں کی نسبت متقی کے لئے ایک صاف ہدایت دیتا ہے جیسا کہ مفصل در منثور اور یونہ نبی کی کتاب میں ہے - پھر باوجود ان تمام نظیروں کے میرے پر اعتراض کرنا کیا یہ تقویٰ کا طریق ہے ؟ خود سوچ لیں - اور اب ذیل میں بقیہ الہامات درج کرتا ہوں - کیونکہ دعا کے وقت میں جب یہ رسالہ ہاتھ میں ہو گا تو ان الہامات کا بھی مندرج ہونا ضروری ہے اور وہ یہ ہیں :-

سبحان اللہ تبارک و تعالی زاد مجدک ینقطع آباءک و یبدء منک - عطاءً غیر مجذوذ - سلام قولاً من رب رحیم وقیل بعداً للقوم الظالمین - تریٰ نسلاً بعیدا - و لنحیینک حیوٰۃ طیبۃ - ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیہ سنینا - و کان وعد اللہ مفعولا - ھذا من رحمۃ ربک - یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین - ینصرک اللہ فی مواطن - واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون - و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین - الا ان روح اللہ قریب - الا ان نصر اللہ قریب - یاتیک من کل فج عمیق - یاتون من کل فج عمیق - ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء - لا مبدل لکلمات اللہ - انہ ھو العلی العظیم - ھو

الذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق - و تھذیب الاخلاق۔ و قالو سیقلب الامر - و ما کانوا علی الغیب مطلعین - انا آتیناک الدنیا و خزائن رحمۃ ربک و انک من المنصورین - و انی جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ+ - و انک لدینا مکین امین - انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق و ما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب - فذرنی و المکذبین و اللہ غالب علی امرہ و لکن اکثر الناس لا یعلمون - اذا جاء نصر اللہ و الفتح - و تمت کلمۃ ربک ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون - اردت ان استخلف فخلقت آدم - یقیم الشریعہ و یحیی الدین - و لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ - انا انزلناہ قریبًا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل - صدق اللہ و رسولہ و کان امر اللہ مفعولا - ان السموات و الارض کانتا رتقًا ففتقناھما - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ - و قالوا ان ھذا الا اختلاق - قل ان افتریتہ فعلی اجرامی - و لقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون - و قالوا ما سمعنا بھذا فی آبائنا الاولین - قل ان ھدی اللہ ھو الھدی - و من یبتغ غیرہ لن یقبل منہ و ھو فی الاخرۃ من الخاسرین - انک علی صراط مستقیم - وجیھا فی الدنیا و الاخرۃ و من المقربین - و یقولون انی لک ھذا - ان ھذا الا قول البشر و اعانہ علیہ قوم آخرون - افتاتون السحر و انتم تبصرون - ھیھات ھیھات لما توعدون - من ھذا الذی ھو مھین - و لا یکاد یبین جاھل او مجنون - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ - و انا کفیناک المستھزئین - ذرنی و المکذبین - الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم - یجتبی الیہ من یشاء - لا یسئل عما یفعل و ھم یسئلون - ام یسرنا لھم الھدی و ام حق علیھم العذاب

✱ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں آج سے بیس برس پہلے ہو چکی ہے - منہ

+ یہ پیشگوئی بھی آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے - منہ

و یمکرون و یمکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین ۔ و لکید اللّٰہ اکبر ۔ و ان یتخذونك الا ھزوا ا ھذا الذی بعث اللّٰہ ۔ ان ھذا الرجل یجوح الدین ۔ و قد بلجت آیاتی ✝ ۔ و جحدوا بھا و استیقنتھم انفسھم ظلما و علوا ۔ قاتلھم اللّٰہ انّی یؤفکون ۔ قل ایھا الکفار انی من الصادقین ۔ و عندی شھادۃ من اللّٰہ ۔ و انی اُمرت و انا اول المومنین ۔ و اصنع الفلك باعیننا و وحینا الذین یبایعونك انما یبایعون اللّٰہ ۔ ید اللّٰہ فوق ایدیھم ۔ و الذین تابوا و اصلحوا اولٰئك اتوب علیھم و انا التواب الرحیم ۔

الامام خیر الانام ۔ و یقول العدو لست مرسلا سناخذہ من مارن او خرطوم ۔ و اذ قال ربك انی جاعل فی الارض خلیفہ ۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ۔ قال انی اعلم مالا تعلمون ۔ و ینظرون الیك و ھم لا یبصرون ۔ یتربصون علیك الدوائر ۔ علیھم دائرۃ السوء ۔ قل اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون ۔ و یعصمك اللّٰہ و لو لم یعصمك الناس ۔ و لو لم یعصمك الناس یعصمك اللّٰہ ۔ سبحان اللّٰہ ۔ انت وقارہ فکیف یترکك ۔

✝ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں سو کے قریب نشان ظاہر فرمائے ہیں چنانچہ چار لڑکے چار پیشگوئیوں کے مطابق پیدا ہوئے جنکا مفصل ذکر کتاب تریاق القلوب میں ہے ۔ ایسا ہی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب کی نسبت پیشگوئی کہ انکے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا اور اسکے بدن پر پھوڑے ہونگے ۔ اور آتھم کی نسبت شرطی پیشگوئی ۔ لیکھرام کے مارے جانے کی نسبت پیشگوئی اور الزام قتل سے انجام کار میرے بری ہونے کی نسبت پیشگوئی ۔ اور ملک میں وبا پھیلنے کی نسبت پیشگوئی غرض یہ کہ سو پیشگوئی ہے جو پوری ہو چکی اور ہزارہا انسان انکے گواہ ہیں اور یہ تمام پیشگوئیاں رسالہ تریاق القلوب میں مندرج ہیں ۔ منہ

انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ ۔ کمثلک درّ
لا یضاع ۔ لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین
سبیلا ۔ الم تر انا ناتی الارض ننقصھا من
اطرافھا الم تر ان اللہ علی کل شی قدیر ۔ فانتظروا
الآیات حتی حین ۔ انت الشیخ المسیح و انّی معک
و مع انصارک ۔ و انت اسمی الاعلیٰ ۔ و انت منی
بمنزلۃ توحیدی و تفریدی ۔ و انت منی بمنزلۃ
المحبوبین ۔ فاصبر حتی یاتیک امرنا و انذر عشیرتک
الاقربین ۔ و انذر قومک و قل انی نذیر مبین
قوم متشاکسون ۔ کذّبوا بآیاتنا وکانوا بھا یستھزؤن
فسیکفیکھم اللّٰہ و یردھا الیک* ۔ لا مبدل لکلمات اللہ
و ان وعد اللہ حق و ان ربک فعال لما یرید ۔ قل
ای و ربّی انہ لحق ولا تکن من الممترین ۔ انا زوّجناکھا
انما امرنا اذا اردنا شیئًا ان نقول لہ کن فیکون انما نؤخرھم
الی اجل مسمی اجل قریب وکان فضل اللہ علیک عظیما
یاتیک نصرتی انی انا الرحمان ۔ و اذا جاء نصر اللہ وتوجھت

---

* یہ پیشگوئی اس نکاح کی نسبت ہے جس پر نادان مخالف جہالت اور تعصب سے اعتراض کرتے ہیں کہ زوجناکہا کے کیا معنے ہوئے حالانکہ فقرہ یردّہا الیک سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور پھر واپس آنا مقدر ہے اور بعد اس کے دو مرتبہ زوجنالک ہے کیونکہ اول وہ عورت قرابت قریبہ کی وجہ سے قریب تھی پھر دور چلی گئی اور پھر واپس آئے گی اور یہی معنے ردّ کے ہیں ۔ منہ

لفصل الخطاب - قالوا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین - ویخرون
علی الاذقان - لا تثریب علیکم الیوم - یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین
بشریٰ لکم فی ھذہ الایام - شاھت الوجوہ - یوم یعض الظالم
علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا - وقالوا ان ھذا الا
قول البشر - قل لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً
کثیرا - وبشّر الذین آمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم - لن یخزیھم
اللّٰہ - ما اھلک اللّٰہ اھلک - الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک
لھم الامن وھم مھتدون - تفتّح لھم ابواب السماء - نرید ان ننزل
علیک اسراراً من السماء ونمزق الاعداء کل ممزّق + - ونری فرعون وھامان
وجنودھما ما کانوا یحذرون - قل یاایھا الکفار انی من الصادقین فانظروا
آیاتی حتی حین - سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حجۃ قائمۃ وفتح مبین -
حکم اللّٰہ الرحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان - یوتی لہ الملک العظیم * - وتفتح علی یدہ
الخزائن وتشرق الارض بنور ربھا ذالک فضل اللّٰہ وفی اعینکم عجیب - السلام
علیک انا انزلناک برھانا وکان اللّٰہ قدیرا - علیک برکات وسلام - سلام
قولا من رب الرحیم - انت قابل یاتیک وابل - تنزل الرحمۃ علی ثلث - العین
وعلی الاخرین - ولنحیینک حیواۃ طیبۃ - انا آتیناک الکوثر - فصل لربک و
انحر - انی انا اللّٰہ فاعبدنی ولا تستغن من غیری - انی انا اللّٰہ لا الہ الا انا - لا
یدالایدی - انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین - انی مع الافواج آتیک
بغتۃ - فتح وظفر - انی اموج موج البحر - الفتنۃ ھھنا فاصبر کما صبر اولوا العزم
انا ارسلنا الیک شواظاً من نار قد ابتلی المومنون ثم یرد الیک السلام - وعسیٰ ان

---

* اس جگہ سلطان کے لفظ سے آسمانی بادشاہت مراد ہے اور ملک سے مراد روحانی ملک اور خزائن سے مراد حقائق اور معارف ہیں منہ
+ فقرہ نمزق الاعداء سے یہ مراد ہے کہ اُنپر حجت پوری کرینگے اور ہر یک پہلو سے اُنکے عذرات توڑ دیں گے
اور فقرہ نری فرعون سے یہ مطلب ہے کہ حق کو کامل طور پر کہول دیا جائیگا جسکے کہلنے سے مخالف ڈرتے ہیں منہ

تکرھوا شیئاً و ھو خیر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون ۔ الرحی تدور و ینزل القضاء۔
ان فضل اللہ لآت ۔ ولیس لاحد ان یرد ما اتی ۔ قل ای وربی انہ لحق ۔ لا یتبدل
ولا یخفی ۔ و ینزل ما تعجب منہ ۔ وحی من رب السموات العلی ۔ ان ربی لا یضل
ولا ینسی ۔ ظفر مبین ۔ وانما نؤخرھم الی اجل مسمّی ۔ انت معی وانا معک قل اللہ ثم
ذرہ فی غیہ یتمطی ۔ انہ معک وانہ یعلم السر وما اخفی ۔ لا الہ الا ھو یعلم کل شیء و یریٰ ۔
ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم یحسنون الحسنی ۔ انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا
وقالوا کذاب اشر ۔ وجعلوا یشھدون علیہ و یسیلون کماء منھمر ۔ ان حبی قریب ۔
انہ قریب مستتر ۔ و یریدون ان یقتلوک ۔ یعصمک اللہ ۔ یکلاءک اللہ ۔ انی
حافظک ۔ عنایۃ اللہ حافظک ۔ نری نسلاً بعیداً ابناء القمر ۔ انا کفیناک المستھزئین
ان ربک لبالمرصاد ۔ انہ سیجعل الولدان شیبا ۔ الامراض تشاع ۔ والنفوس تضاع ۔
وسانزل وان یوحی لفصل عظیم ۔ لا تعجبن من امری ۔ انا نرید ان نعزک ونحفظک
یاتی قمر الانبیاء وامرک ۔ یتاتّٰی ۔ ما انت ان تترک الشیطان قبل ان تغلبہ ۔ و یریدون
ان یطفؤا نور اللہ ۔ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ الفوق معک ۔
والتحت مع اعدائک ۔ وایما تولوا فثم وجہ اللہ ۔ قل جاء الحق و زھق الباطل ۔
اللہ الذی جعلک المسیح ابن مریم ۔ لتنذر قوماً ما انذر آباءھم ولتدعو قوماً آخرین
عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم مودۃ ۔ انا نعلم الامر وانا لعالمون ۔ الحمد
للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب ۔ اذکر نعمتی رئیت خدیجتی + ۔ ھذا من رحمۃ
ربک یتم نعمتہ علیک لیکون آیۃ للمومنین ۔ انت معی وانا معک یا ابراھیم ۔ انت
برھان وانت فرقان یری اللہ بک سبیلہ ۔ انت القائم علی نفسہ ۔ مظھر الحی ۔
وانت منی مبدء الامر ۔ وانت من مائنا وھم من فشل ۔ اذا التقی الفئتان ۔ فانی مع
الرسول اقوم ۔ و ینصرہ الملائکۃ ۔ انی انا الرحمن ذو المجد والعلی ۔ وما ینطق عن الھوی
ان ھو الا وحی یوحی ۔ اردت ان استخلف فخلقت آدم ۔ وللہ الامر من قبل ومن
بعد ۔ یا عبدی لا تخف ۔ الم تر انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا الم تعلم ان اللہ

+ یہ الہام براہین احمدیہ میں درج ہے اور یہ حصہ اُس الہام کا ہے جسمیں کئی برس پہلے خبر دیگئی تھی یعنی مجھے بشارت دیگئی تھی کہ تمہاری شادی خاندان سادات میں ہوگی اور اُسمیں سے اولاد ہوگی تا پیشگوئی حدیث یتزوج و یولد لہ پوری ہوجائے یہ حدیث اشارت کررہی ہے کہ مسیح موعود کو خاندان سیادت سے تعلق دامادی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا ۴۴

ضمیمہ اربعین نمبر ۲

اعلان

متعلق صفحہ ۳۰

اس امر کا اظہار ضروری سمجھا گیا ہے کہ اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۳۰ پر جو تاریخ انعقاد مجمع قرار دی گئی ہے یعنے ۱۵- اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء وہ اس وقت تجویز کی گئی تھی جبکہ ہم نے ۷- اگست سنہ ۱۹۰۰ء کو مضمون لکھکر کاتب کے سپرد کر دیا تھا لیکن اس اثناء میں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کیساتھ اشتہارات جاری ہوئے اور رسالہ تحفہ گولڑویہ کے طیار کرنے کی وجہ سے اربعین نمبر ۲ کا چھپنا ملتوی رہا اس لئے میعاد مذکور ہماری رائے میں اب ناکافی ہے لہذا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ بجائے ۱۵- اکتوبر کے ۲۵- دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء قرار دی جائے تا کسی صاحب کو گنجائش اعتراض نہ رہے - اور مولوی صاحبان کو لازم ہوگا کہ تاریخ مقررہ کے تین ہفتہ پہلے اطلاع دیں کہ کہاں اور کس موقع پر جمع ہونا پسند کرتے ہیں آیا لاہور میں یا امرتسر میں یا بٹالہ میں - اور یہ بھی یاد رہے کہ جب تک کم از کم چالیس علماء و فقراء نامی کی درخواست ہمارے پاس نہیں آئے گی تب تک ہم مقام مقررہ میں وقت مقررہ پر حاضر نہیں ہوں گے -

راقم مرزا غلام احمد از قادیان - ۲۹- ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

ضیاء الاسلام پریس قادیان

اربعین نمبر ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر اور تو بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے

آمین

اشتہار انعامی پانسو روپیہ بنام حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر۔ اور ایسا ہی اِس اشتہار میں یہ تمام لوگ بھی مخاطب ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔

مولوی پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی مولوی حافظ محمد یوسف صاحب بھوپالوی مولوی لطف حسین صاحب دہلوی مولوی عبد الحق صاحب دہلوی صاحب تفسیر حقانی مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مولوی محمد صدیق صاحب دیوبند حال مدرس سہسوان ضلع مراد آباد شیخ

خلیل الرحمن صاحب جمالی سرساوہ ضلع سہارنپور ۔ مولوی عبد العزیز صاحب لدھیانہ ۔ مولوی محمد صاحب لودھیانہ ۔ مولوی محمد حسن صاحب لدھیانہ ۔ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری ۔ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی تم امرتسری ۔ مولوی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا ۔ مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی لاہور ۔ مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی لاہور ۔ ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر لاہوری ۔ منشی الہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور ۔ منشی عبد الحق صاحب اکونٹنٹ پنشنر ۔ مولوی محمد حسن صاحب ابو الفیض ساکن بھیں ۔ مولوی سید عمر صاحب واعظ حیدر آباد ۔ علماء ندوۃ الاسلام معرفت مولوی محمد علی صاحب سکریٹری ندوۃ العلماء ۔ مولوی سلطان الدین صاحب جے پور ۔ مولوی مسیح الزمان صاحب استاد نظام شاہ جہان پور ۔ مولوی عبد الواحد خاں صاحب شاہ جہاں پور ۔ مولوی اعزاز حسین خانصاحب شاہجہان پور ۔ مولوی ریاست علی خانصاحب شاہجہانپور ۔ سید صوفی جان شاہ صاحب میرٹھ ۔ مولوی اسحاق صاحب پٹیالہ ۔ جمیع علماء کلکتہ و بمبئی و مدراس ۔ جمیع سجادہ نشینان و مشایخ ہندوستان ۔ جمیع اہل عقل و انصاف و تقوی و ایمان از قوم مسلمان ۔

واضح ہو کہ حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر نے اپنی نافہم اور غلط کار مولویوں کی تعلیم سے ایک مجلس میں بمقام لاہور جس میں مرزا خدا بخش صاحب مصاحب نواب محمد علی خاں صاحب اور میاں معراج الدین صاحب لاہوری اور مفتی محمد صادق صاحب اور صوفی محمد علی صاحب کلرک اور میاں چٹو صاحب لاہوری اور خلیفہ رجب دین صاحب تاجر لاہوری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی اور حکیم محمد حسین صاحب تاجر مرہم عیسی اور میاں چراغ الدین صاحب کلرک اور مولوی یار محمد صاحب موجود تھے بڑے اصرار سے یہ بیان کیا کہ اگر کوئی نبی یا رسول یا اور کوئی مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعوی کرے اور اس طرح لوگوں کو گمراہ کرنا چاہئے تو وہ ایسے افترا کے ساتھ تیئیس ۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ زندہ رہ سکتا ہے یعنے افترا علی اللہ کے بعد اس قدر عمر پانا اس کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتی اور بیان کیا کہ ایسے کئی لوگوں کا نام میں نظیراً پیش کرسکتا

ہوں جنہوں نے نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہونے کا دعوی کیا اور تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک لوگوں کو سناتے رہے کہ خدا تعالے کا کلام ہمارے پر نازل ہوتا ہے حالانکہ وہ کاذب تھے - غرض حافظ صاحب نے محض اپنے مشاہدہ کا حوالہ دیکر مذکورہ بالا دعوے پر زور دیا جس سے لازم آتا تھا کہ قرآن شریف کا وہ استدلال جو آیات مندرجہ ذیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں ہے صحیح نہیں ہے اور گویا خدا تعالے نے سراسر خلاف واقعہ اس حجت کو نصاری اور یہودیوں اور مشرکین کے سامنے پیش کیا ہے اور گویا ائمہ اور مفسرین نے بھی محض نادانی سے اس دلیل کو مخالفین کے سامنے پیش کیا یہاں تک کہ شرح عقائد نسفی میں بھی کہ جو اہل سنت کے عقیدوں کے بارے میں ایک کتاب ہے عقیدہ کے رنگ میں اس دلیل کو لکھا ہے اور علماء نے اس بات پر بھی اتفاق کیا ہے کہ استخفاف قرآن یا دلیل قرآن کا کفر ہے مگر نہ معلوم کہ حافظ صاحب کو کس تعصب نے اس بات پر آمادہ کر دیا کہ باوجود دعوی حفظ قرآن مفصلہ ذیل آیات کو بھول گئے اور وہ یہ ہیں انہ لقول رسول کریم - وما ھو بقول شاعر - قلیلا ما تومنون - ولا بقول کاھن - قلیلا ما تذکرون - تنزیل من رب العالمین - ولو تقول علینا بعض الاقاویل - لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین - دیکھو سورۃ الحاقہ الجزو نمبر ۲۹ - اور ترجمہ اس کا یہ ہے کہ یہ قرآن کلام رسول کا ہے یعنے وحی کے ذریعہ سے اس کو پہونچا ہے - اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر چونکہ تمہیں ایمانی فراست سے کم حصہ ہے اس لئے تم اس کو پہچانتے نہیں اور یہ کاہن کا کلام نہیں یعنے اس کا کلام نہیں جو جنات سے کچھ تعلق رکھتا ہو مگر تمہیں تدبر اور تذکر کا بہت کم حصہ دیا گیا ہے اس لئے ایسا خیال کرتے ہو - تم نہیں سوچتے کہ کاہن کس پست اور ذلیل حالت میں ہوتے ہیں - بلکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے جو عالم اجسام اور عالم ارواح

دونوں کا رب ہے یعنے جیسا کہ وہ تمہارے اجسام کی تربیت کرتا ہے ایسا ہی وہ تمہاری روحوں کی تربیت کرنا چاہتا ہے اور اسی ربوبیت کے تقاضا کی وجہ سے اس نے اِس رسول کو بھیجا ہے اور اگر یہ رسول کچھ اپنی طرف سے بنا لیتا اور کہتا کہ فلاں بات خدا نے میرے پر وحی کی ہے حالانکہ وہ کلام اس کا ہوتا نہ خدا کا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے اور پھر اس کی رگ جان کاٹ دیتے اور کوئی تم میں سے اس کو بچا نہ سکتا۔ یعنے اگر وہ ہم پر افترا کرتا تو اس کی سزا موت تھی کیونکہ وہ اس صورت میں اپنے جھوٹے دعوی سے افترا اور کفر کی طرف بلاکر ضلالت کی موت سے ہلاک کرنا چاہتا تو اس کا مرنا اس حادثہ سے بہتر ہے کہ تمام دنیا اس کی مفتریانہ تعلیم سے ہلاک ہو اس لئے قدیم سے ہماری یہی سنت ہے کہ ہم اسی کو ہلاک کر دیتے ہیں جو دنیا کے لئے ہلاکت کی راہیں پیش کرتا ہے اور جھوٹی تعلیم اور جھوٹے عقائد پیش کر کے مخلوق خدا کی روحانی موت چاہتا ہے اور خدا پر افترا کرکے گستاخی کرتا ہے۔

اب ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر وہ ہماری طرف سے نہ ہوتا تو ہم اس کو ہلاک کر دیتے اور وہ ہرگز زندہ نہ رہ سکتا گو تم لوگ اس کے بچانے کے لئے کوشش بھی کرتے لیکن حافظ صاحب اس دلیل کو نہیں مانتے اور فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی تمام وکمال مدت تیئیس ۲۳ برس کی تھی اور میں اس سے زیادہ مدت تک کے لوگ دکھا سکتا ہوں جنہوں نے جھوٹے دعوے نبوت اور رسالت کے کئے تھے اور باوجود جھوٹ بولنے اور خدا پر افترا کرنے کے وہ تیئیس برس سے زیادہ مدت تک زندہ رہے لہذا حافظ صاحب کے نزدیک قرآن شریف کی یہ دلیل باطل اور ہیچ ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت

نہیں ہو سکتی مگر تعجب کہ جبکہ مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم اور مولوی سید آل حسن صاحب مرحوم نے اپنی کتاب ازالہ اوہام اور استفسار میں پادری فنڈل کے سامنے یہی دلیل پیش کی تھی تو پادری فنڈل صاحب کو اس کا جواب نہیں آیا تھا اور باوجودیکہ تواریخ کی ورق گردانی میں یہ لوگ بہت کچھ مہارت رکھتے ہیں مگر وہ اس دلیل کے توڑنے کے لئے کوئی نظیر پیش نہ کرسکا* اور لاجواب رہ گیا اور آج حافظ محمد یوسف صاحب مسلمانوں کے فرزند کہلاکر اس قرآنی دلیل سے انکار کرتے ہیں اور یہ معاملہ صرف زبانی ہی نہیں رہا بلکہ ایک ایسی تحریر اس بارے میں ہمارے پاس موجود ہے جس پر حافظ صاحب کے دستخط ہیں جو انھوں نے مجھی اخویم مفتی محمد صادق صاحب کو اس عہد اقرار کے ساتھ دی ہے کہ ہم ایسے مفتریوں کا ثبوت دیں گے جنہوں نے خدا کے مامور یا نبی یا رسول ہونے کا دعوی کیا اور پھر وہ اس دعوے کے بعد تیئیس برس سے زیادہ جیتے رہے - یاد رہے کہ یہ صاحب مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کے گروہ میں سے ہیں اور بڑے موحّد مشہور ہیں اور ان لوگوں کے عقائد کا بطور نمونہ یہ حال ہے جو ہم نے لکھا - اور یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ قرآن کے دلائل پیش کردہ کی تکذیب قرآن کی تکذیب ہے - اور اگر قرآن شریف کی ایک دلیل کو ردّ کیا جائے تو امان اٹھ جائے گا اور اس سے لازم آئے گا کہ قرآن کے تمام دلائل جو توحید اور رسالت کے اثبات میں ہیں سب کے سب باطل اور ہیچ ہوں اور آج تو حافظ صاحب نے اس ردّ کے لئے یہ بیڑا اٹھایا کہ میں ثابت کرتا ہوں کہ لوگوں نے تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ نبوت یا رسالت کے جھوٹے دعوے کئے اور پھر زندہ رہے اور کل شاید حافظ صاحب یہ بھی کہدیں کہ قرآن کی یہ دلیل بھی کہ **لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا** - باطل ہے اور دعوی کریں کہ میں دکھلا سکتا ہوں کہ خدا کے سوا اور بھی چند خدا ہیں جو سچے ہیں مگر زمین و آسمان پھر بھی اب تک موجود ہیں پس ایسے بہادر حافظ صاحب سے سب کچھ امید ہے لیکن ایک

---

* پادری فنڈل صاحب نے اپنے میزان الحق میں صرف یہ جواب دیا تھا کہ مشاہدہ اس بات پر گواہ ہے کہ دنیا میں کئی کروڑ بت پرست موجود ہیں لیکن یہ نہایت فضول جواب ہے کیونکہ بت پرست لوگ بت پرستی میں اپنے وحی من اللہ ہونے کا دعوی نہیں

ایماندار کے بدن پر لرزہ شروع ہو جاتا ہے جب کوئی یہ بات زبان پر لاوے جو فلاں بات جو قرآن میں ہے وہ خلاف واقعہ ہے یا فلاں دلیل قرآن کی باطل ہے بلکہ جس امر میں قرآن اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زد پڑتی ہو ایمانداروں کا کام نہیں کہ اس پلید پہلو کو اختیار کرے - اور حافظ صاحب کی نوبت اس درجہ تک محض اس لئے پہونچ گئی کہ انہوں نے اپنے چند قدیم رفیقوں کی رفاقت کی وجہ سے میرے مجاب اللہ ہونے کے دعوے کا انکار مناسب سمجھا اور چونکہ دروغگو کو خدا تعالےٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے اس لیئے حافظ صاحب بھی اور منکروں کی طرح خدا کے الزام کے نیچے آ گئے اور ایسا اتفاق ہوا کہ ایک مجلس میں جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں میری جماعت کے بعض لوگوں نے حافظ صاحب کے سامنے یہ دلیل پیش کی کہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں ایک شمشیر برہنہ کی طرح یہ حکم فرماتا ہے کہ یہ نبی اگر میرے پر جھوٹ بولتا اور کسی بات میں افترا کرتا تو میں اس کی رگ جان کاٹ دیتا اور اس مدت دراز تک وہ زندہ نہ رہ سکتا - تو اب جب ہم اپنے اس مسیح موعود کو اس پیمانہ سے ناپتے ہیں تو براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعوےٰ مجاب اللہ ہونے اور مکالمات الٰہیہ کا قریباً تیس ۳۰ برس سے ہے اور اکیس ۲۱ برس سے براہین احمدیہ شایع ہے - پھر اگر اس مدت تک اس مسیح کا ہلاکت سے امن میں رہنا اس کے صادق ہونے پر دلیل نہیں ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیئیس ۲۳ برس تک موت سے بچنا آپ کے سچا ہونے پر بھی دلیل نہیں ہے کیونکہ جبکہ خدا تعالےٰ نے اس جگہ ایک جھوٹے مدعی رسالت کو تیس برس تک مہلت دی اور لو تقول علینا کے وعدہ کا کچھ خیال نہ کیا تو اسی طرح نعوذ باللہ یہ بھی قریب قیاس ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی باوجود کاذب ہونے کے مہلت دیدی ہو مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کاذب ہونا محال ہے پس جو مستلزم محال ہو وہ بھی

محال۔ اور ظاہر ہے کہ یہ قرآنی استدلال بدیہی الظہور جبھی ٹھہر سکتا ہے جبکہ یہ قاعدہ کلی مانا جائے کہ خدا اس مفتری کو جو خلقت کے گمراہ کرنے کے لئے مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہو کبھی مہلت نہیں دیتا کیونکہ اس طرح پر اس کی بادشاہت میں گڑبڑ پڑ جاتا ہے اور صادق اور کاذب میں تمیز اٹھ جاتی ہے۔ غرض جب میرے دعوے کی تائید میں یہ دلیل پیش کی گئی تو حافظ صاحب نے اس دلیل سے سخت انکار کر کے اس بات پر زور دیا کہ کاذب کا تیئیس۲۳ برس تک یا اس سے زیادہ زندہ رہنا جائز ہے اور کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ایسے کاذبوں کی میں نظیر پیش کروں گا جو رسالت کا جھوٹا دعوی کر کے تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ رہے ہوں مگر ابتک کوئی نظیر پیش نہیں کی۔ اور جن لوگوں کو اسلام کی کتابوں پر نظر ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آجتک علماء امت میں سے کسی نے یہ اعتقاد ظاہر نہیں کیا کہ کوئی مفتری علی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تیئیس برس تک زندہ رہ سکتا ہے بلکہ یہ تو صریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ اور کمال بے ادبی ہے اور خدا تعالےٰ کی پیش کردہ دلیل سے استخفاف ہے۔ ہاں انکا یہ حق تھا کہ مجھ سے اس کا ثبوت مانگتے کہ میرے دعوی مامور من اللہ ہونے کی مدت تیئیس برس یا اس سے زیادہ ابتک ہو چکی ہے یا نہیں۔ مگر حافظ صاحب نے مجھ سے یہ ثبوت نہیں مانگا کیونکہ حافظ صاحب بلکہ تمام علماء اسلام اور ہندو اور عیسائی اس بات کو جانتے ہیں کہ براہین احمدیہ جس میں یہ دعوی ہے، اور جس میں بہت سے مکالمات الٰہیہ درج ہیں اس کے شایع ہونے پر اکیس برس گذر چکے ہیں اور اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ قریباً تیس۳۰ برس سے یہ دعوی مکالمات الٰہیہ شایع کیا گیا ہے۔ اور نیز الہام الیس اللہ بکاف عبدہ جو میرے والد صاحب کی وفات پر ایک انگشتری پر کھودا گیا تھا اور امرتسر میں ایک مہرکن سے کھدوایا گیا تھا وہ انگشتری

ابتک موجود ہے اور وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے طیار کروائی اور براہین احمدیہ موجود ہے جس میں یہ الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا گیا ہے اور جیسا کہ انگشتری سے ثابت ہوتا ہے یہ بھی چھبیس برس کا زمانہ ہے غرض چونکہ یہ تیس سال تک کی مدت براہین احمدیہ سے ثابت ہوتی ہے اور کسی طرح مجال انکار نہیں اور اسی براہین کا مولوی محمد حسین نے ریویو بھی لکھا تھا لہذا حافظ صاحب کی یہ مجال تو نہ ہوئی کہ اُس امر کا انکار کریں جو اکیس سال سے براہین احمدیہ میں شایع ہو چکا ہے ناچار قرآن شریف کی دلیل پر حملہ کر دیا کہ مثل مشہور ہے کہ مرتا کیا نہ کرتا۔ سو ہم اس اشتہار میں حافظ محمد یوسف صاحب سے وہ نظیر طلب کرتے ہیں جس کے پیش کرنے کا انہوں نے اپنی دستخطی تحریر میں وعدہ کیا ہے ہم یقیناً جانتے ہیں کہ قرآنی دلیل کبھی ٹوٹ نہیں سکتی یہ خدا کی پیش کردہ دلیل ہے نہ کسی انسان کی۔ کئی کم بخت بدقسمت دنیا میں آئے اور انھوں نے قرآن کی اس دلیل کو توڑنا چاہا مگر آخر آپ ہی دنیا سے رخصت ہو گئے مگر یہ دلیل ٹوٹ نہ سکی۔ حافظ صاحب علم سے بے بہرہ ہیں انکو خبر نہیں کہ ہزارہا نامی علماء اور اولیاء ہمیشہ اسی دلیل کو کفار کے سامنے پیش کرتے رہے اور کسی عیسائی یا یہودی کو طاقت نہ ہوئی کہ کسی ایسے شخص کا نشان دے جس نے افترا کے طور پر مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرکے زندگی کے تئیس برس پورے کئے ہوں پھر حافظ صاحب کی کیا حقیقت اور سرمایہ ہے کہ اس دلیل کو توڑ سکیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے بعض جاہل اور نافہم مولوی میری ہلاکت کے لئے طرح طرح کے حیلے سوچتے رہتے ہیں تا یہ مدت پوری نہ ہونے پاوے جیسا کہ یہودیوں نے نعوذ باللہ حضرت مسیح کو رفع سے بے نصیب ٹھہرانے کے لئے صلیب کا حیلہ سوچا تھا تا اس سے دلیل پکڑیں کہ عیسیٰ بن مریم ان صادقوں میں سے نہیں ہے جن کا رفع الی اللہ ہوتا رہا ہے مگر خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف

تیرا رفع کروں گا جیساکہ ابراہیم اور دوسرے پاک نبیوں کا رفع ہوا۔ سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں جیسا کہ یہودی صلیب سے نتیجہ عدم رفع کا نکالنا چاہتے تھے۔ اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا تا اس سے بھی کوئی بد نتیجہ نہ نکالیں* اور خدا نے مجھے اطلاع دی کہ بعض ان میں سے تیرے پر بد دعائیں بھی کرتے رہیں گے مگر انکی بد دعائیں میں انہی پر ڈالوں گا اور درحقیقت لوگوں نے اس خیال سے کہ کسی طرح لو تقوّل کے نیچے مجھے لے آئیں منصوبہ بازی میں کچھ کمی نہیں کی۔ بعض مولویوں نے قتل کے فتوے دیئے۔ بعض مولویوں نے جھوٹے قتل کے مقدمات بنانے کے لئے میرے پر گواہیاں دیں۔ بعض مولوی میری موت کی جھوٹی پیشگوئیاں کرتے رہے۔ بعض مسجدوں میں میرے مرنے کے لئے ناک رگڑتے رہے بعض نے جیساکہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شایع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مرگئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا مگر پھر بھی یہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے۔ پس کیا یہ ایک عظیم الشان معجزہ نہیں ہے کہ محی الدین لکھوکے والے نے میری نسبت موت کا الہام شایع کیا وہ مرگیا۔ مولوی اسماعیل نے شایع کیا وہ مرگیا۔ مولوی غلام دستگیر نے ایک کتاب تالیف کرکے اپنے مرنے سے میرا پہلے مرنا بڑے زور و شور سے شایع کیا وہ مرگیا۔ پادری حمید اللہ پشاوری نے میری موت کی نسبت دس مہینہ کی میعاد رکھ کر پیشگوئی شائع کی وہ مرگیا۔ لیکھرام نے میری موت کی نسبت تین

---

* الہام الٰہی آنکھ کے بارے میں یہ ہے تنزل الرحمۃ علی ثلث العین وعلی الاخریین یعنے تیرے تین عضو کی پر خدا کی رحمت نازل ہوگی ایک آنکھیں اور باقی دو اور۔ منہ

سال کی میعاد کی پیشگوئی کی وہ مرگیا - یہ اس لئے ہوا کہ تا خدا تعالےٰ ہر طرح سے اپنے نشانوں کو مکمل کرے -

میری نسبت جو کچھ ہمدردی قوم نے کی ہے وہ ظاہر ہے* اور غیر قوموں کا بغض ایک طبعی امر ہے - ان لوگوں نے کونسا پہلو میرے تباہ کرنے کا اٹھا رکھا - کونسا ایذا کا منصوبہ ہے جو انتہا تک نہیں پہونچایا - کیا بد دعاؤں میں کچھ کسر رہی یا قتل کے فتوے نامکمل رہے یا ایذا اور توہین کے منصوبے کما حقہٗ ظہور میں نہ آئے پھر وہ کونسا ہاتھ ہے جو مجھے بچاتا ہے - اگر میں کاذب ہوتا تو چاہیئے تو یہ تھا کہ خدا خود میرے ہلاک کرنے کے لئے اسباب پیدا کرتا نہ یہ کہ وقتاً فوقتاً لوگ اسباب پیدا کریں اور خدا اُن اسباب کو معدوم کرتا رہے کیا یہی کاذب کی نشانیاں ہوا کرتی ہیں کہ قرآن بھی اسی کی گواہی دے اور آسمانی نشان بھی اسی کی تائید میں نازل ہوں اور عقل بھی اسی کی موید ہو اور جو اس کی موت کے شایق ہوں وہی مرتے جائیں - میں ہرگز یقین نہیں کرتا کہ زمانہ نبوی کے بعد کسی اہل اللہ اور اہل حق کے مقابل پر کبھی کسی مخالف کو ایسی صاف اور صریح شکست اور ذلت پہونچی ہو جیسا کہ میرے دشمنوں کو میرے مقابل پر پہونچی ہے - اگر انھوں نے میری عزت پر حملہ کیا تو آخر آپ ہی بے عزت ہوئے اور اگر میری جان پر حملہ کرکے یہ کہا کہ اس شخص کے صدق اور کذب کا معیار یہ ہے کہ وہ ہم سے پہلے مرے گا تو پھر آپ ہی مرگئے - مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپ کر شایع ہو چکی ہے - دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا اور پھر آپ ہی مرگیا - اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ میری موت کے شایق تھے اور انھوں نے خدا سے دعائیں کیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے آخر وہ مرگئے نہ ایک نہ دو بلکہ پانچ آدمی نے ایسا ہی کہا اور اس دنیا کو چھوڑ گئے اس کا نتیجہ موجودہ مولویوں کے لئے جو محمد حسین بٹالوی اور

---

* دیکھو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے میرے نابود کرنے کے لئے کیا کچھ ہاتھ پیر مارے اور محض فضول گوئی سے خدا سے لڑا اور دعویٰ کیا کہ میں نے ہی اونچا کیا اور میں ہی گراؤں گا مگر وہ خود جانتا ہے کہ اس فضول گوئی کا انجام کیا ہوا افسوس کہ اس نے خدا سے اس کلمہ میں ایک صریح جھوٹ تو زمانہ ماضی کی نسبت بولا اور ایک آیندہ کی نسبت جھوٹی پیشگوئی کی - وہ کون تھا اور

مولوی عبدالجبار غزنوی ثم امرتسری اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور مولوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور رشید احمد گنگوہی اور نذیر حسین دہلوی اور رسل بابا امرتسری اور منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ اور حافظ محمد یوسف ضلعدار نہر وغیرہم کے لیے یہ تو نہ ہوا کہ اس اعجاز صریح سے یہ لوگ فائدہ اٹھاتے اور خدا سے ڈرتے اور توبہ کرتے۔ ہاں ان لوگوں کی ان چند نمونوں کے بعد کمریں ٹوٹ گئیں اور اس قسم کی تحریروں سے ڈر گئے فلن یکتبوا بمثل ھذا بما تقدمت الامثال۔ یہ معجزہ کچھ تھوڑا نہیں تھا کہ جن لوگوں نے مدار فیصلہ جھوٹے کی موت رکھی تھی وہ میرے مرنے سے پہلے قبروں میں جا سوئے۔ اور میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔ مجھے ان لوگوں کی حالتوں پر رحم آتا ہے کہ بخل کی وجہ سے کہاں تک ان لوگوں کی نوبت پہونچ گئی۔ اگر کوئی نشان بھی طلب کریں تو کہتے ہیں کہ یہ دعا کرو کہ ہم سات دن میں مرجائیں۔ نہیں جانتے کہ خود تراشیدہ میعادوں کی خدا پیروی نہیں کرتا اس نے فرمادیا ہے کہ لا تقف ما لیس لک بہ علم اور اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غدا۔ سو جبکہ سیدنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کی میعاد اپنی طرف سے پیش نہیں کر سکتے تو میں سات دن کا کیونکر دعویٰ کروں۔ ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوے میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دیدی۔ دیکھو کیسا صفائی سے فیصلہ ہو گیا اگر کسی کو اس فیصلہ کے ماننے میں تردد ہو تو اس کو اختیار ہے کہ آپ خدا

کے فیصلہ کو آزمائے لیکن ایسی شرارتیں چھوڑ دے جو آیت ولا تقولن لشیءٍ انی فاعل ذالک غداً سے مخالف پڑی ہیں شرارت کی حجت بازی سے صریح بے ایمانی کی بو آتی ہے۔ ایسا ہی مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا تعالےٰ کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے وہ مرجائے۔ سو خدا نے اس کو بھی جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا۔ اور ان وفات یافتہ مولویوں کا ایسی دعاؤں کے بعد مرجانا ایک خدا ترس مسلمان کے لئے تو کافی ہے۔ مگر ایک پلید دل سیہ دل دنیا پرست کے لئے ہرگز کافی نہیں۔ بھلا علیگڈھ تو بہت دور ہے اور شاید پنجاب کے کئی لوگ مولوی اسماعیل کے نام سے ہی ناواقف ہوں گے مگر قصور ضلع لاہور تو دور نہیں اور ہزاروں اہل لاہور مولوی غلام دستگیر قصوری کو جانتے ہوں گے اور اسکی یہ کتاب بھی انھوں نے پڑھی ہوگی تو کیوں خدا سے نہیں ڈرتے۔ کیا مرنا نہیں؟ کیا غلام دستگیر کی موت میں بھی لیکھرام کی موت کی طرح سازش کا الزام لگائیں گے۔ خدا کی جھوٹوں پر نہ ایکدم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ کیا دنیا کے کیڑے محض سازش اور منصوبہ سے خدا کے مقدس ماموریں کی طرح کوئی قطعی پیشگوئی کر سکتے ہیں۔ ایک چور جو چوری کے لئے جاتا ہے اس کو کیا خبر ہے کہ وہ چوری میں کامیاب ہو یا ماخوذ ہوکر جیلخانہ میں جائے۔ پھر وہ اپنی کامیابی کی زور شور سے تمام دنیا کے سامنے دشمنوں کے سامنے کیا پیشگوئی کرے گا۔ مثلاً دیکھو کہ ایسی پر زور پیشگوئی جو لیکھرام کے قتل کئے جانیکی بارہ میں تھی جس کے ساتھ دن تاریخ وقت بیان کیا گیا تھا کیا کسی شریر بدچلن خونی کا کام ہے غرض ان مولویوں کی سمجھہ پر کچھ ایسے پتھر پڑ گئے ہیں کہ کسی نشان سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ براہین احمدیہ میں قریباً سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالےٰ میری تائید میں خسوف کسوف کا نشان ظاہر کرے گا لیکن جب وہ نشان ظاہر ہوگیا اور حدیث کی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ

یک پیشگوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کیلئے اسکے ظہور کے وقت میں رمضان میں خسوف کسوف ہوگا تو ان مولویوں نے اس نشان کو بھی گاؤ خورد کر دیا اور حدیث سے مونہہ پھیر لیا - یہ بھی احادیث میں آیا تھا کہ مسیح کے وقت میں اونٹ ترک کئے جائیں گے اور قرآن شریف میں بھی وارد تھا کہ اذا العشار عطلت - اب یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل طیار ہو رہی ہے اور اونٹوں کے الوداع کا وقت آگیا پھر اس نشان سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے - یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں ستارہ ذو السنین نکلے گا اب انگریزوں سے پوچھ لیجئے کہ مدت ہوئی کہ وہ ستارہ نکل چکا - اور یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح کے وقت میں طاعون پڑے گی حج روکا جائے گا - سو یہ تمام نشان ظہور میں آ گئے - اب اگر مثلاً میرے لئے آسمان پر خسوف کسوف نہیں ہوا تو کسی اور مہدی کو پیدا کریں جو خدا کے الہام سے دعوا کرتا ہو کہ میرے لئے ہوا ہے - افسوس ان لوگوں کی حالتوں پر - ان لوگوں نے خدا اور رسول کے فرمودہ کی کچھ بھی عزت نہ کی اور صدی پر بھی سترہ برس گذر گئے مگر ان کا مجدد ابتک کسی غار میں پوشیدہ بیٹھا ہے - مجھ سے یہ لوگ کیوں بخل کرتے ہیں اگر خدا نہ چاہتا تو میں نہ آتا - بعض دفعہ میرے دل میں یہ بھی خیال آیا کہ میں درخواست کروں کہ خدا مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کرے اور میری جگہ کسی اور کو اس خدمت سے ممتاز فرمائے پر ساتھ ہی میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ اس سے زیادہ اور کوئی سخت گناہ نہیں کہ میں خدمت سپرد کردہ میں بزدلی ظاہر کروں - جس قدر میں پیچھے ہٹنا چاہتا ہوں اسی قدر خدا تعالے مجھے کھینچکر آگے لے آتا ہے - میرے پر ایسی رات کوئی کم گذرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں - اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اسی کے مونہہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں - دنیا مجھکو نہیں

پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے - یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں - میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے - میں ہر روز اس بات کے لئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے - پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے - مگر میدان میں نکلنا کسی مخنث کا کام نہیں ہاں غلام دستگیر ہمارے ملک پنجاب میں کفر کے لشکر کا ایک سپاہی تھا جو کام آیا اب ان لوگوں میں سے اس کے مثل بھی کوئی نکلنا محال اور غیر ممکن ہے - اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا - اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب ملکر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنیگا اور نہیں رکے گا جبتک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے - اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں - پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور مونہہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور - خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا - میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے - وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے

باہم ملکر مجھے کچلنا چاہیں - انسان کیا ہے محض ایک کیڑا اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ - پس کیونکر میں حی قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں - جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کردیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا - خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم - پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا - خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو -

اب اس اشتہار سے میرا یہ مطلب ہے کہ جس طرح خدا تعالےٰ نے اور نشانوں میں مخالفین پر حجت پوری کی ہے اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ آیت لو تقول کے متعلق بھی حجت پوری ہو جائے اسی جہت سے میں نے اس اشتہار کو پانسو روپیہ کے انعام کے ساتھ شایع کیا ہے - اور اگر تسلی نہ ہو تو میں یہ روپیہ کسی سرکاری بینک میں جمع کرا سکتا ہوں - اگر حافظ محمد یوسف صاحب اور انکے دوسرے ہم مشرب جن کے نام میں نے اس اشتہار میں لکھے ہیں اپنے اس دعوے میں صادق ہیں یعنے اگر یہ بات صحیح ہے کہ کوئی شخص نبی یا رسول اور مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرکے اور کھلے کھلے طور پر خدا کے نام پر کلمات لوگوں کو سنا کر پھر باوجود مفتری ہونے کے برابر تیئیس ۲۳ برس تک جو زمانہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے زندہ رہا ہے تو میں ایسی نظیر پیش کرنے والے کو بعد اس کے جو مجھے میرے ثبوت کے موافق یا قرآن کے ثبوت کے موافق ثبوت دیدے پانسو روپیہ نقد دیدوں گا اور اگر ایسے لوگ کئی ہوں تو ان کا اختیار ہوگا کہ وہ روپیہ باہم تقسیم کرلیں - اس اشتہار کے نکلنے کی تاریخ سے پندرہ روز تک ان کو مہلت ہے کہ دنیا میں تلاش کرکے ایسی نظیر پیش کریں - افسوس کا مقام ہے کہ میرے دعوے کی نسبت جب میں نے

؎ - اس زمانہ کے بعض نادان کئی دفعہ شکست کھاکر پھر مجھ سے حدیثوں کے رو سے بحث کرنا چاہتے ہیں یا بحث کرانے کے خواہش مند ہوتے ہیں مگر افسوس کہ نہیں جانتے کہ جس حالت میں وہ اپنی چند ایسی حدیثوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے جو محض ظنیات کا ذخیرہ اور مجروح اور مخدوش ہیں اور نیز مخالف انکی اور حدیثیں بھی ہیں اور قرآن بھی ان حدیثوں کو جھوٹی ٹھہراتا ہے تو پھر میں ایسے روشن ثبوت کو کیونکر چھوڑ سکتا ہوں جسکی ایک طرف قرآن شریف تائید کرتا ہے اور ایک

مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا مخالفوں نے نہ آسمانی نشانوں سے فائدہ اٹھایا اور نہ زمینی نشانوں سے کچھ ہدایت حاصل کی۔ خدا نے ہر ایک پہلو سے نشان ظاہر فرمائے پر دنیا کے فرزندوں نے انکو قبول نہ کیا اب خدا کی اور ان لوگوں کی ایک کشتی ہے یعنے خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندہ کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وہ تباہ ہو اس کا انجام بد ہو اور وہ انکی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں اور ان لوگوں کو تمسخر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے اور اپنے دل کو کہیں کہ تجھے مبارک ہو کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا اور اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کر لیا - مگر کیا انکی مرادیں پوری ہو جائیں گی اور کیا ایسا خوشی کا دن انپر آئے گا؟ اس کا یہی جواب ہے کہ اگر ان کے امثال پر آیا تھا تو انپر بھی آئے گا - ابوجہل نے جب بدر کی لڑائی میں یہ دعا کی تھی کہ اللھم من کان مناً کاذباً فاحنہ فی ھذا الموطن یعنے اے خدا ہم دونوں میں سے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہوں جو شخص تیری نظر میں جھوٹا ہے اسکو ایسے موقع قتال میں ہلاک کر تو کیا اس دعا کے وقت اس کو گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں اور جب لیکھرام نے کہا کہ میری ہی مرزا غلام احمد کی موت کی نسبت ایسی ہی پیشگوئی ہے جیسا کہ اسکی - اور میری پیشگوئی پہلے پوری ہو جائے گی اور وہ مر جائے گا* - تو کیا اسکو اسوقت اپنی نسبت گمان تھا کہ میں جھوٹا ہوں - پس منکر تو دنیا میں ہوتے ہیں پر بڑا بدبخت وہ منکر ہے جو مرنے سے پہلے معلوم نہ کر سکے کہ میں جھوٹا ہوں - پس کیا خدا پہلے منکروں کے وقت میں قادر تھا اور اب نہیں - نعوذ باللہ ہرگز ایسا نہیں بلکہ ہر ایک جو زندہ رہے گا وہ دیکھ لے گا کہ آخر خدا غالب ہوگا - دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے

---

* - ایسا ہی جب مولوی غلام دستگیر قصوری نے کتاب تالیف کر کے تمام پنجاب میں مشہور کر دیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دیدیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا تو کیا اسکو خبر تھی کہ یہی فیصلہ اُسکے لئے لعنت کا نشانہ ہو جائیگا اور وہ پہلے مر کر دوسرے ہم مشربوں کا بھی منہ کالا کریگا اور آئندہ ایسے مقابلات میں انکے منہ پر مہر لگا دیگا اور بزدل بنا دیگا - منہ

نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور
حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں
اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو انمیں ہیں تھامے ہوئے ہے وہ
کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے اور آخر ایک دن
آتا ہے جو وہ فیصلہ کرتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام
انہی کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے
پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے
ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو گالیاں دو جس قدر چاہو اور ایذا اور تکلیف دہی
کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک
قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں
دکھلا دے گا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے نادان کہتا ہے کہ میں اپنے
منصوبوں سے غالب ہو جاؤں گا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ
میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دوں گا۔ اگر خدا چاہتا تو
ان مخالف مولویوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا۔ اور وہ ان وقتوں
اور موسموں کو پہچان لیتے جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا۔ لیکن ضرور
تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا
تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائیگا
وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں
گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج
اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سو ان دنوں میں وہ پیشگوئی
انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی۔ افسوس یہ لوگ سوچتے
نہیں کہ اگر یہ دعویٰ خدا کے امر اور ارادہ سے نہیں تھا تو کیوں اس
مدعی میں پاک اور صادق نبیوں کی طرح بہت سے سچائی کے دلائل
جمع ہو گئے۔ کیا وہ بات ان کے لئے ماتم کی رات نہیں تھی جسمیں میرے
دعوے کے وقت رمضان میں خسوف کسوف عین پیشگوئی کی تاریخوں میں

وقوع میں آیا۔ کیا وہ دن انپر مصیبت کا دن نہیں تہا جس میں لیکھرام کی نسبت پیشگوئی پوری ہوئی۔ خدا نے بارش کی طرح نشان برسائے مگر ان لوگوں نے آنکھیں بند کرلیں تا ایسا نہ ہو کہ دیکھیں اور ایمان لائیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ دعوی غیر وقت پر نہیں بلکہ عین صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور یہ امر قدیم سے اور جب سے کہ بنی آدم پیدا ہوئے سنت اللہ میں داخل ہے کہ عظیم الشان مصلح صدی کے سر پر اور عین ضرورت کے وقت میں آیا کرتے ہیں جیسا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہی حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد ساتویں صدی کے سر پر جبکہ تمام دنیا تاریکی میں پڑی تہی ظہور فرما ہوئے اور جب سات کو دگنا کیا جائے تو چودہ ہوتے ہیں لہذا چودہویں صدی کا سر مسیح موعود کے لئے مقدر تہا تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ جس قدر قوموں میں فساد اور بگاڑ حضرت مسیح کے زمانہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک پیدا ہو گیا تہا اس فساد سے وہ فساد دوچند ہے جو مسیح موعود کے زمانہ میں ہو گا۔ اور جیسا کہ ہم ابہی بیان کرچکے ہیں خدا تعالےٰ نے ایک بڑا اصول جو قرآن شریف میں قائم کیا تہا اور اسی کے ساتھہ نصارے اور یہودیوں پر حجت قائم کی تہی یہ تہا کہ خدا تعالےٰ اُس کاذب کو جو نبوت یا رسالت اور مامور من اللہ ہونے کا جہوٹا دعوے کرے مہلت نہیں دیتا اور ہلاک کرتا ہے۔ پس ہمارے مخالف مولویوں کی یہ کیسی ایمانداری ہے کہ موہنہ سے تو قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں مگر اس کے پیشکردہ دلائل کو رد کرتے ہیں۔ اگر وہ قرآن شریف پر ایمان لاکر اسی اصول کو میرے صادق یا کاذب ہونے کا معیار ٹھہراتے تو جلد تر حق کو پا لیتے۔ لیکن میری مخالفت کے لئے اب وہ قرآن شریف کے اس اصول کو بہی نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا دعوی کرے کہ میں خدا کا نبی یا رسول یا مامور من اللہ ہوں جس سے خدا ہم کلام ہوکر اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے

وقتاً فوقتاً راہ راست کی حقیقتیں اسپر ظاہر کرتا ہے اور اس دعوے پر تیئیس یا پچیس برس گذر جائیں یعنے وہ میعاد گذر جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کی میعاد تھی اور وہ شخص اس مدت تک فوت نہ ہو اور نہ قتل کیا جائے تو اس سے لازم نہیں آتا کہ وہ شخص سچا نبی یا سچا رسول یا خدا کی طرف سے سچا مصلح اور مجدد ہے اور حقیقت میں خدا اس سے ہمکلام ہوتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ کلمہ کفر ہے کیونکہ اس سے خدا کے کلام کی تکذیب و توہین لازم آتی ہے۔ ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حقہ کے ثابت کرنے کیلئے اسے استدلال کو پکڑا ہے کہ اگر یہ شخص خدا تعالےٰ پر افترا کرتا تو میں اس کو ہلاک کر دیتا اور تمام علماء جانتے ہیں کہ خدا کی دلیل پیش کردہ سے استخفاف کرنا بالاتفاق کفر ہے کیونکہ اس دلیل پر ٹھٹھا مارنا جو خدا نے قرآن اور رسول کی حقیت پر پیش کی ہے مستلزم تکذیب کتاب اللہ و رسول اللہ ہے اور وہ صریح کفر ہے۔ مگر ان لوگوں پر کیا افسوس کیا جائے شاید ان لوگوں کے نزدیک خدا تعالےٰ پر افترا کرنا جائز ہے۔ اور ایک بدظن کہہ سکتا ہے کہ شاید یہ تمام اصرار حافظ محمد یوسف صاحب کا اور انکا ہر مجلس میں بار بار یہ کہنا کہ ایک انسان تیئیس برس تک خدا تعالےٰ پر افترا کرکے ہلاک نہیں ہوتا اس کا یہی باعث ہو کہ انہوں نے نعوذ باللہ چند افترا خدا تعالےٰ پر کئے ہوں اور کہا ہو کہ مجھے یہ خواب آئی یا مجھے یہ الہام ہوا اور پھر ابتک ہلاک نہ ہوئے تو دل میں یہ سمجھ لیا کہ خدا تعالےٰ کا اپنے رسول کریم کی نسبت یہ فرمانا کہ اگر وہ ہم پر افترا کرتا تو ہم اس کی رگ جان کاٹ دیتے یہ بھی صحیح نہیں ہے* اور خیال کیا کہ ہماری رگ جان خدا نے کیوں نہ کاٹ دی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت رسولوں اور نبیوں اور مامورین کی نسبت ہے جو کروڑہا انسانوں کو اپنی طرف دعوت کرتے ہیں اور جن کے افترا سے دنیا تباہ ہوتی ہے۔ لیکن ایک ایسا شخص جو اپنے تئیں مامور من اللہ ہونے کا دعوے کرکے قوم کا مصلح قرار

---

* ہمیں حافظ صاحب کی ذات پر ہرگز یہ امید نہیں کہ نعوذ باللہ کبھی انہوں نے خدا پر افترا کیا ہو اور پھر کوئی سزا نہ پانے کی وجہ سے یہ عقیدہ ہو گیا ہو۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افترا کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے اور آخر وہ ہلاک کئے جاتے ہیں۔ منہ

نہیں دیتا اور نہ نبوت اور رسالت کا مدعی بنتا ہے اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتلانے کے لیئے دعوی کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اُس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے۔ ایسا خبیث اس لائق نہیں کہ خدا اسکو یہ عزت دے کہ تونے اگر میرے پر افترا کیا تو میں تجھے ہلاک کردونگا بلکہ وہ بوجہ اپنی نہایت درجہ کی ذلت کی قابل التفات نہیں کوئی شخص اس کی پیروی نہیں کرتا کوئی اس کو نبی یا رسول یا مامور من اللہ نہیں سمجھتا ماسوا اس کے یہ بھی ثابت کرنا چاہیئے کہ اس مفتریانہ عادت پر برابر تیئیس برس گذر گئے۔ ہمیں حافظ محمد یوسف صاحب کی بہت کچھ واقفیت نہیں مگر یہی امید نہیں۔خدا انکے اندرونی اعمال بہتر جانتا ہے۔ ان کے دو قول تو ہمیں یاد ہیں اور سنا ہے کہ اب ان سے وہ انکار کرتے ہیں۔(۱) ایک یہ کہ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ بڑے بڑے جلسوں میں انہوں نے بیان کیا تھا کہ مولوی عبد اللہ غزنوی نے میرے پاس بیان کیا کہ آسمان سے ایک نور قادیاں پر گرا اور میری اولاد اس سے بے نصیب رہ گئی (۲) دوسرے یہ کہ خدا تعالےٰ نے انسانی تمثّل کے طور پر ظاہر ہوکر ان کو کہا کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے کیوں لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔ اب مجھے خیال آتا ہے کہ اگر حافظ صاحب ان دو واقعات سے اب انکار کرتے ہیں جنکو بار بار بہت سے لوگوں کے پاس بیان کرچکے ہیں تو نعوذ باللہ بے شک انھوں نے خدا تعالےٰ پر افترا کیا ہے کیونکہ جو شخص سچ کہتا ہے اگر وہ مر بھی جائے تب بھی انکار نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ ان کے بھائی محمد یعقوب نے اب بھی صاف گواہی دیدی ہے کہ ایک خواب کی تعبیر میں مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی نے فرمایا تھا کہ وہ نور جو دنیا کو روشن کرے گا وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ حافظ صاحب بھی بار بار ان دونوں قصوں کو بیان کرتے تھے اور ہنوز وہ

میں ہرگز قبول نہیں کرونگا کہ حافظ صاحب ان ہر دو واقعات سے انکار کرتے ہیں۔ ان واقعات کا گواہ نہ صرف میں ہوں بلکہ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت گواہ ہے اور کتاب ازالہ اوہام میں انکی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کا کشف درج ہو چکا ہے۔ میں تو یقیناً جانتا ہوں کہ حافظ صاحب ایسا کذب صریح ہرگز زبان پر نہیں لائیں گے گو قوم کی طرف سے ایک بڑی

ایسے پیر فرتوت نہیں ہوئے تا یہ خیال کیا جائے کہ پیرانہ سالی کے تقاضا سے قوت حافظہ جاتی رہی اور آٹھ سال سے زیادہ مدت ہوگئی جب میں حافظ صاحب کی زبانی مولوی عبد اللہ صاحب کے مذکورہ بالا کشف کو ازالہ اوہام میں شایع کرچکا ہوں ۔ کیا کوئی عقلمند مان سکتا ہے کہ میں ایک جھوٹی بات اپنی طرف سے لکھدیتا اور حافظ صاحب اس کتاب کو پڑھ کر پھر خاموش رہتے ۔ کچھ عقل و فکر میں نہیں آتا کہ حافظ صاحب کو کیا ہو گیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصلحت سے عمداً گواہی کو چھپاتے ہیں اور نیک نیتی سے ارادہ رکھتے ہیں کہ کسی اور موقع پر اس گواہی کو ظاہر کردونگا مگر زندگی کتنے روز ہے ۔ اب ہی اظہار کا وقت ہے انسان کو اس سے کیا فائدہ کہ اپنی جسمانی زندگی کے لئے اپنی روحانی زندگی پر چھری پھیر دے ۔ میں نے بہت دفعہ حافظ صاحب سے یہ بات سنی تھی کہ وہ میرے مصدقین میں سے ہیں اور مکذب کے ساتھ مباہلہ کرنے کو طیار ہیں اور اسی میں بہت سا حصہ انکی عمر کا گذر گیا اور اس کی تائید میں وہ اپنی خوابیں بھی سناتے رہے اور بعض مخالفوں سے انھوں نے مباہلہ بھی کیا مگر کیوں پھر دنیا کی طرف جھک گئے ۔ لیکن ہم ابتک اس بات سے نومید نہیں ہیں کہ خدا انکی آنکھیں کھولے اور یہ امید باقی ہے جب تک کہ وہ اسی حالت میں فوت نہ ہو جائیں ۔

اور یاد رہے کہ خاص موجب اس اشتہار کے شایع کرنے کا وہی ہیں کیونکہ ان دنوں میں سب سے پہلے انہی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآن کی یہ دلیل کہ "اگر یہ نبی جھوٹے طور پر وحی کا دعوی کرتا تو میں اسکو ہلاک کر دیتا" یہ کچھ چیز نہیں ہے بلکہ بہتیرے ایسے مفتری دنیا میں پائے جاتے ہیں جنھوں نے تیئیس برس سے بھی زیادہ مدت تک نبوت یا رسالت یا مامور من اللہ ہونے کا جھوٹا دعوی کرکے خدا پر افترا کیا اور ابتک زندہ موجود ہیں ۔ حافظ صاحب کا یہ قول ایسا ہے کہ کوئی مومن اس کی برداشت نہیں کرے گا ۔ مگر وہی جس کے دل پر خدا کی لعنت ہو ۔ کیا خدا کا کلام جھوٹا ہے ومن اظلم من الذی کذب کتاب اللہ ۔ الا ان قول اللہ

حق و الا ان لعنۃ اللہ علی المکذبین - یہ خدا کی قدرت ہے
کہ اس نے منجملہ اور نشانوں کے یہ نشان ہی میرے لئے دکھلایا کہ میرے
وحی اللہ پانے کے دن سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں
سے برابر کئے جب سے کہ دنیا شروع ہوئی ایک انسان ہی بطور نظیر
نہیں ملے گا جس نے ہمارے سید و سردار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرح تیئیس برس پائے ہوں اور پھر وحی اللہ کے دعوے میں جھوٹا ہو
یہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص عزت
دی ہے جو ان کے زمانہ نبوت کو بھی سچائی کا معیار ٹھہرا دیا ہے - پس
اے مومنو! اگر تم ایک ایسے شخص کو پاؤ جو مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ
کرتا ہے اور تم پر ثابت ہو جائے کہ وحی اللہ پانے کے دعوی پر تیئیس
برس کا عرصہ گذر گیا اور وہ متواتر اس عرصہ تک وحی اللہ پانے کا دعوےٰ
کرتا رہا اور وہ دعویٰ اس کی شایع کردہ تحریروں سے ثابت ہوتا رہا۔ تو
یقیناً سمجھ لو کہ وہ خدا کی طرف سے ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ ہمارے سید
و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اللہ پانے کی مدت اس
شخص کو مل سکے جس شخص کو خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ وہ جھوٹا ہے ہاں اس
بات کا واقعی طور پر ثبوت ضروری ہے کہ درحقیقت اس شخص نے وحی اللہ
پانے کے دعوے میں تیئیس برس کی مدت حاصل کر لی اور اس مدت میں
اخیر تک کبھی خاموش نہیں رہا اور نہ اس دعوے سے دست بردار ہوا -
سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے
نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تیئیس برس کی مدت دی گئی ہے اور تیئیس برس
تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا اس کے ثبوت کے لئے اول میں
براہین احمدیہ کے وہ مکالمات الہیہ لکھتا ہوں جو اکیس برس سے براہین
احمدیہ میں چھپکر شایع ہوئے اور سات آٹھ برس پہلے زبانی طور پر شایع
ہوتے رہے جن کی گواہی خود براہین احمدیہ سے ثابت ہے اور پھر اس کے
بعد چند وہ مکالمات الہیہ لکھوں گا جو براہین احمدیہ کے بعد وقتاً فوقتاً دوسری

کتابوں کے ذریعہ سے شایع ہوتے رہے۔ سو براہین احمدیہ میں یہ کلمات اللہ درج ہیں جو خدا تعالےٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوئی اور میں صرف نمونہ کے طور پر اختصار کرکے لکھتا ہوں مفصل دیکھنے کے لئے براہین موجود ہے

وہ مکالمات الہیہ جن سے مجھے مشرف کیا گیا

اور براہین احمدیہ میں درج ہیں۔

بشرى لك احمدى - انت مرادى و معى - غرست لك قدرتى بيدى - سرك سرّى - انت وجيه فى حضرتى - اخترتك لنفسى انت منى بمنزلة توحيدى و تفريدى - فحان ان تعان و تعرف بين الناس - يا احمد فاضت الرحمة على شفتيك - بوركت يا احمد وكان ما بارك الله فيك حقا فيك الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوماً ما اُنذر آباءهم ولتستبين سبيل المجرمين - قل انى امرت و انا اول المومنين - قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله و يمكرون و يمكر الله و الله خير الماكرين - وما كان الله ليتركك حتى يميز الخبيث من الطيب - وان عليك رحمتى فى الدنيا و الدين - و انك اليوم لدينا مكين امين - و انك من المنصورين - و انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق - وما ارسلناك الا رحمة للعالمين - يا احمد اسكن انت و زوجك الجنة - يا آدم اسكن انت و زوجك الجنة - هذا من رحمة ربك ليكون آية للمومنين - اردت ان استخلف فخلقت آدم ليقيم الشريعة و يحى الدين - جرىّ الله فى حلل الانبياء - وجيه فى الدنيا و الاخرة و من المقربين كنت كنزاً مخفيا فاحببت ان اعرف - و لنجعله آية للناس ورحمة منا وكان امرا مقضيا - يا عيسى انى متوفيك و رافعك الىّ و مطهرك من الذين كفروا - و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا

الی یوم القیامہ - ثلة من الاولین و ثلة من الاخرین - یخوفونك
من دونه - یعصمك الله من عنده و لو لم یعصمك الناس - وکان
ربك قدیرا - یحمدك الله من عرشه - نحمدك و نصلی - و انا
کفیناك المستهزئین - و قالو ان هو الا افك ن افتری - وما سمعنا
بهذا فی آباءنا الاولین - و لقد کرمنا بنی آدم و فضلنا بعضهم علی
بعض - کذالك لتکون آیة للمومنین - وجحدوا بها و استیقنتها
انفسهم ظلما و علوا - قل عندی شهادة من الله فهل انتم مومنون
قل عندی شهادة من الله فهل انتم مسلمون - وقالو انی لك هذا
ان هذا الا سحر یوثر و ان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر -
کتب الله لاغلبن انا و رسلی - والله غالب علی امره و لکن اکثر
الناس لا یعلمون - هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره
علی الدین کله لا مبدل لکلمات الله - و الذین آمنوا و لم یلبسوا ایمانهم
بظلم اولئك لهم الامن وهم مهتدون - ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا
انهم مغرقون - و ان یتخذونك الا هزوا - اهذا الذی بعث الله - و
ینظرون الیك وهم لا یبصرون - و اذ یمکر بك الذی کفر - اوقد لی یا
هامان - لعلی اطلع علی اله موسیٰ و انی لاظنه من الکاذبین - تبت
یدا ابی لهب وتب ماکان له ان یدخل فیها الا خائفا - وما
اصابك فمن الله - الفتنة هٰهنا فاصبر کما صبر اولوا العزم - الا انها
فتنة من الله لیحب حبا جما - حباً من الله العزیز الاکرم - عطاءً
غیر مجذوذ - و فی الله اجرك - ویرضی عنك ربك ویتم اسمك
وعسیٰ ان تحبوا شیئا وهو شر لکم وعسیٰ ان تکرهوا شیئا وهو خیر
لکم و الله یعلم و انتم لا تعلمون *

ترجمہ - اے میرے احمد تجھے بشارت ہو تو میری مراد ہے اور
میرے ساتھ ہے - میں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا - تیرا بھید میرا
بھید ہے - اور تو میری درگاہ میں وجیہ ہے - میں نے اپنے لئے تجھے

* اسقدر الہامات ہم نے براہین احمدیہ سے بطور اختصار لکھے ہیں - اور چونکہ کئی دفعہ کئی ترتیبوں کے رنگ میں یہ الہامات
ہو چکے ہیں - اس لئے فقرات جوڑنے میں ایک خاص ترتیب کا لحاظ نہیں ہر ایک ترتیب فہم ملہم کے مطابق الہامی ہے منہ

پُچنا - تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید - پس وقت آگیا ہے کہ تو مدد دیا جائے اور لوگوں میں تیرے نام کی شہرت دی جائے - اسے احمد تیرے لبوں میں نعمت یعنے حقایق اور معارف جاری ہیں - اسے احمد تو برکت دیا گیا اور یہ برکت تیرا ہی حق تھا خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنے قرآن کے اُن معنوں پر اطلاع دی جن کو لوگ بھول گئے تھے تاکہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے بے خبر گذر گئے اور تاکہ مجرموں پر خدا کی حجت پوری ہو جائے - ان کو کہدے کہ میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی وحی اور حکم سے یہ سب باتیں کہتا ہوں اور میں اس زمانہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں - ان کو کہدے کہ اگر تم خدا تعالے سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے٭ اور یہ لوگ مکر کریں گے اور خدا بھی مکر کرے گا اور خدا بہتر مکر کرنے والا ہے - اور خدا ایسا نہیں کرے گا کہ وہ تجھے چھوڑ دے جبتک کہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے - اور تیرے پر دنیا اور دین میں میری رحمت ہے اور تو آج ہماری نظر میں صاحب مرتبہ ہے اور انہیں سے ہے جن کو مدد دی جاتی ہے - اور مجھ سے تو وہ مقام اور مرتبہ رکھتا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے - اسے احمد اپنی زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو - اسے آدم اپنے زوج کے ساتھ بہشت میں داخل ہو یعنے ہرایک جو تجھ سے تعلق رکھنے والا ہے گو وہ تیری بیوی ہے یا تیرا دوست ہے نجات پائے گا اور اس کو بہشتی زندگی ملے گی اور آخر بہشت میں داخل ہو گا اور پھر فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ زمین پر اپنا جانشین پیدا کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا یہ آدم شریعت کو قائم کرے گا اور دین کو زندہ کرے گا - یہ خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں - دنیا اور آخرت میں وجیہ اور خدا کے مقربوں میں سے - میں ایک خزانہ پوشیدہ تھا پس میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں اور ہم اس اپنے بندہ کو اپنا ایک نشان بنائیں گے اور اپنی رحمت کا ایک نمونہ کریں گے - اور ابتدا سے یہی مقدر

٭ یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قدیر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم کامل طور پر پیرو ہو جاؤ اور تم میں ایک ذرہ مخالفت باقی نہ رہے اور اسجگہ جو میری نسبت کلام الٰہی میں رسول اور نبی کا لفظ اختیار کیا گیا ہے کہ یہ رسول اور نبی اللہ ہے یہ اطلاق مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے کیونکہ جو شخص خدا سے براہ راست وحی پاتا ہے اور یقینی طور پر خدا اس سے مکالمہ کرتا ہے جیسا کہ نبیوں سے کیا اسپر رسول یا نبی کا لفظ بولنا

تھا۔ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر وفات دونگا یعنی تیرے مخالف تیرے قتل پر قادر نہیں ہو سکیں گے اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنے دلائل واضحہ سے اور کھلے کھلے نشانوں سے ثابت کر دونگا کہ تو میرے مقربوں میں سے ہے اور اُن تمام الزاموں سے تجھے پاک کردونگا جو تیرے پر منکر لوگ لگاتے ہیں اور وہ لوگ جو مسلمانوں میں سے تیرے پیرو ہوں گے میں اُن کو اُن دوسرے گروہ پر قیامت تک غلبہ اور فوقیت دونگا جو تیرے مخالف ہوں گے۔ تیرے تابعین کا ایک گروہ پہلوں میں سے ہوگا اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔ لوگ تجھے اپنی شرارتوں سے ڈرائیں گے۔ پر خدا تجھے دشمنوں کی شرارت سے آپ بچائیگا گو لوگ نہ بچاویں اور تیرا خدا قادر ہے۔ وہ عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے یعنے لوگ جو گالیاں نکالتے ہیں ان کے مقابل پر خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں اور جو ٹھٹھا کرنے والے ہیں ان کے لیئے ہم اکیلے کافی ہیں۔ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو جھوٹا افترا ہے جو اس شخص نے کیا۔ ہم نے اپنے باپ دادوں سے ایسا نہیں سنا۔ یہ نادان نہیں جانتے کہ کسی کو کوئی مرتبہ دینا خدا پر مشکل نہیں۔ ہم نے انسانوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ پس اسی طرح اس شخص کو یہ مرتبہ عطا فرمایا تاکہ مومنوں کے لئے نشان ہو۔ مگر خدا کے نشانوں سے ان لوگوں نے انکار کیا۔ دل تو مان گئے مگر یہ انکار تکبر اور ظلم کی وجہ سے تہا۔ انکو کہدے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے پس کیا تم مانتے نہیں۔ پھر انکو کہدے کہ میرے پاس خاص خدا کی طرف سے گواہی ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرتے اور جب نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو ایک معمولی امر ہے جو قدیم سے چلا آتا ہے۔ (واضح ہو کہ آخری فقرہ اس الہام کا وہ آیت ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ جب کفار نے شق القمر دیکھا تہا تو یہی عذر پیش کیا تہا کہ یہ ایک کسوف کی قسم ہے ہمیشہ ہوا کرتا ہے کوئی نشان

نہیں - اب اس پیشگوئی میں خدا تعالےٰ نے اس کسوف خسوف کی طرف
اشارہ فرمایا جو اس پیشگوئی سے کئی سال بعد میں وقوع میں آیا جو کہ مہدی
معہود کے لئے قرآن شریف اور حدیث دارقطنی میں بطور نشان مندرج
تھا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کسوف خسوف کو دیکھکر منکر لوگ یہی کہیں
گے کہ یہ کچھہ نشان نہیں یہ ایک معمولی بات ہے - یاد رہے کہ قرآن
شریف میں اس کسوف خسوف کی طرف آیت جمع الشمس والقمر
میں اشارہ ہے اور حدیث میں اس کسوف خسوف کے بارے میں
امام باقر کی روایت ہے جس کے یہ لفظ ہیں کہ ان لمھدینا آیتین
اور عجیب تر بات یہ کہ براہین احمدیہ میں واقعہ کسوف خسوف سے
قریبا پندرہ برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی گئی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ
اس کے ظہور کے وقت ظالم لوگ اس نشان کو قبول نہیں کرینگے
اور کہیں گے کہ یہ ہمیشہ ہوا کرتا ہے حالانکہ ایسی صورت جب سے کہ
دنیا ہوئی کبھی پیش نہیں آئی کہ کوئی مہدی کا دعوی کرنے والا ہو - اور
اس کے زمانہ میں کسوف خسوف ایک ہی مہینہ میں یعنے رمضان میں ہو
اور یہ فقرہ جو دو مرتبہ فرمایا گیا کہ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم
مومنون - و قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون - اس میں
ایک شہادت سے مراد کسوف شمس ہے اور دوسری شہادت سے مراد
خسوف قمر ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا نے قدیم سے لکھہ رکھا ہے یعنے مقرر
کر رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوں گے - یعنے گو کسی
قسم کا مقابلہ آپڑے جو لوگ خدا کی طرف سے ہیں وہ مغلوب نہیں ہونگے
اور خدا اپنے ارادوں پر غالب ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے - خدا وہی
خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس
دین کو تمام دینوں پر غالب کرے کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو بدل
دے - اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو کسی ظلم سے آلودہ
نہیں کیا انکو ہر ایک بلا سے امن ہے اور وہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں

اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کر وہ تو ایک غرق شدہ قوم ہے۔ اور تجھے ان لوگوں نے ایک ہنسی کی جگہ بنا رکھا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کیا یہی ہے جو خدا نے مبعوث فرمایا۔ اور تیری طرف دیکھتے ہیں اور تو انہیں نظر نہیں آتا۔ اور یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر سے تکفیر کا فتویٰ دیگا {یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جس میں ایک بد قسمت مولوی کی نسبت خبر دی گئی ہے کہ ایک زمانہ آتا ہے جبکہ وہ مسیح موعود کی نسبت تکفیر کا کاغذ طیار کریگا} اور پھر فرمایا کہ وہ اپنے بزرگ ہامان کو کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے اور تو اپنے فتویٰ سے سب کو افروختہ کرسکتا ہے۔ سو تو سب سے پہلے اس کفر نامہ پر مہر لگا تا سب علما بھڑک اٹھیں اور تیری مہر کو دیکھکر وہ بھی مہریں لگادیں اور تا کہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں اسکو جھوٹا سمجھتا ہوں {تب اس نے مہر لگادی}۔ ابولہب ہلاک ہوگیا اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے (ایک وہ ہاتھ جس کے ساتھ تکفیر نامہ کو پکڑا۔ اور دوسرا وہ ہاتھ جس کے ساتھ مہر لگائی یا تکفیر نامہ لکھا) اس کو نہیں چاہیے تھا کہ اس کام میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے اور جو تجھے رنج پہونچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگادے گا تو بڑا فتنہ برپا ہوگا پس تو صبر کر جیساکہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔ (یہ اشارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت ہے کہ انپر بھی یہود کے پلید طبع مولویوں نے کفر کا فتویٰ لکھا تھا اور اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ یہ تکفیر اس لئے ہوگی کہ تا اس امر میں بھی حضرت عیسیٰ سے مشابہت پیدا ہو جائے۔ اور اس الہام میں خدا تعالےٰ نے استفتاء لکھنے والے کا نام فرعون رکھا اور فتویٰ دینے والے کا نام جس نے اول فتویٰ دیا ہامان۔ پس تعجب نہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ ہامان اپنے کفر پر مرے گا لیکن فرعون کسی وقت جب خدا کا ارادہ ہوگا

---

* اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص انکے پیچھے نماز پڑھے کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے

آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل) اور پھر فرمایا کہ یہ فتنہ خدا کی طرف سے فتنہ ہوگا تا وہ تجھ سے بہت محبت کرے۔ جو دائمی محبت ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوگی اور خدا میں تیرا اجر ہے۔ خدا تجھ سے راضی ہوگا اور تیرے نام کو پورا کرے گا۔ بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم چاہتے ہو مگر وہ تمہارے لئے اچھی نہیں۔ اور بہت ایسی باتیں ہیں کہ تم نہیں چاہتے اور وہ تمہارے لئے اچھی ہیں اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تکفیر ضروری تھی اور اس میں خدا کی حکمت تھی مگر افسوس انپر جن کے ذریعہ سے یہ حکمت اور مصلحت الٰہی پوری ہوئی اگر وہ پیدا نہ ہوتے تو اچھا تھا۔

اس قدر الہام تو ہم نے بطور نمونہ کے براہین احمدیہ میں سے لکھے ہیں۔ لیکن اس اکیس برس کے عرصہ میں براہین احمدیہ سے لیکر آجتک میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعوے کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شایع کئے ہیں اور وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے چھوٹے رسالوں کے ہیں اور ان سب میں میری مسلسل طور پر یہ عادت رہی ہے کہ اپنے جدید الہامات ساتھ ساتھ شایع کرتا رہا ہوں۔ اس صورت میں ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ یہ ایک مدت دراز کا زمانہ ابتدائے دعوی مامور من اللہ ہونے سے آج تک کیسی شبا روزی سرگرمی سے گذرا ہے اور خدا نے نہ صرف اس وقت تک مجھے زندگی بخشی بلکہ ان تالیفات کے لئے صحت بخشی مال عطا کیا وقت عنایت فرمایا۔ اور الہامات میں خدا تعالے کی مجھ سے یہ عادت نہیں کہ صرف معمولی مکالمہ الہیہ ہو بلکہ اکثر الہامات میری پیشگوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے بد ارادوں کا ان میں جواب ہے مثلاً چونکہ خدا تعالے جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مرگیا اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ثمانین حولا او قریباً من ذالک او تزید

علیہ سنینا و نتری نسلاً بعیدا یعنے تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ اور یہ الہام قریبا پینتیس ۳۵ برس سے ہو چکا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں میں شایع کیا گیا۔ ایسا ہی چونکہ خدا تعالے جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص جھوٹوں کی طرح ہجور اور مخذول رہے اور زمین پر اس کی قبولیت پیدا نہ ہو تا یہ نتیجہ نکال سکیں کہ وہ قبولیت جو صادقین کے لئے شرط ہے اور اُن کے لئے آسمان سے نازل ہوتی ہے اس شخص کو نہیں دی گئی لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں فرما دیا۔ ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء۔ یاتون من کل فج عمیق۔ والملوك یتبرکون بثیابك۔ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح وانتھیٰ امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق۔ یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں پر ہم آسمان سے وحی نازل کروں گا۔ وہ دور دور کی راہوں سے تیرے پاس آئیں گے اور بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ جب ہماری مدد اور فتح آجائیگی تب مخالفین کو کہا جائے گا کہ کیا یہ انسان کا افترا تھا یا خدا کا کاروبار ✣

ایسا ہی خدا تعالے یہ بھی جانتا تھا کہ دشمن یہ بھی تمنا کریں گے کہ یہ شخص منقطع النسل رہ کر نابود ہو جائے تا نادانوں کی نظر میں یہ بھی ایک نشان ہو لہذا اس نے پہلے سے براہین احمدیہ میں خبر دے دی کہ ینقطع آباءك ویبدء منك یعنے تیرے بزرگوں کی پہلی نسلیں منقطع ہو جائیں گی اور ان کے ذکر کا نام و نشان نہ رہے گا اور خدا تجھ سے ایک نئی بنیاد ڈالے گا۔ اسی بنیاد کی مانند جو ابراہیم سے ڈالی گئی۔ اسی مناسبت سے خدا نے براہین احمدیہ میں میرا نام ابراہیم رکھا • جیسا کہ فرمایا سلام علی ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ قل رب لا تذرنی فردا و انت خیر الوارثین۔ یعنے سلام ہے ابراہیم پر (یعنے اس عاجز پر)

✣ - ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامنگیر ہو جائے جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہو گیا اسلئے پہلے سے اُس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھونگا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرونگا اور بعد اسکے آنکھوں کی نسبت خاص کر یہ بھی الہام ہوا۔ تنزل الرحمۃ علی ثلث العین و علی الاخریین۔ یعنی رحمت تین عضووں پر نازل ہوگی ایک آنکھیں کہ پیرانہ سالی آنکو صدمہ نہیں پہونچائیگی اور نزول الماء وغیرہ سے جس سے نور بصارت جاتا رہے محفوظ رہیں گی اور دو عضو اور ہیں جنکی خدا تعالےٰ نے تفریح نہیں کی اُن پر بھی رحمت نازل ہوگی اور اُنکی قوتوں اور طاقتوں میں فتور نہیں آئیگا اب بولو تم نے دنیا میں کس کذاب کو دیکھا کہ اپنی عمر بتلاتا ہے اپنی صحت بصری اور دوسرے دو اعضائے صحت کا اخیر عمر تک دعوی کرتا ہے ایسا ہی چونکہ خدا تعالی جانتا تھا کہ لوگ قتل کے منصوبے کریں گے اُس نے پہلے سے براہین میں خبر دے دی یعصمك اللّٰہ ولو لم یعصمك الناس - منہ

ہم نے اس سے خالص دوستی کی اور ہر ایک غم سے اس کو نجات دیدی اور تم جو پیروی کرتے ہو تم اپنی نماز گاہ ابراہیم کے قدموں کی جگہ بناؤ یعنے کامل پیروی کرو تا نجات پاؤ۔ اور پھر فرمایا کہہ اے میرے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تو بہتر وارث ہے۔ اس الہام میں یہ اشارہ ہے کہ خدا اکیلا نہیں چھوڑے گا اور ابراہیم کی طرح کثرت نسل کرے گا اور بہتیرے اُس نسل سے برکت پائیں گے اور یہ جو فرمایا کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اور اس مقام میں اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اسکی طرز پر بجا لاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں یہ اشارہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا* جس کا نام آسمان پر احمد

---

* یاد رہے کہ جیسا کہ خدا تعالےٰ کے دو ہاتھ جلالی و جمالی ہیں اسی نمونہ پر چونکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ کے مظہر اتم ہیں لہٰذا خدا تعالےٰ نے آپ کو بھی وہ دونوں ہاتھ رحمت اور شوکت کے عطا فرمائے جمالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے کہ قرآن شریف میں ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ یعنے ہم نے تمام دنیا پر رحمت کر کے تجھے بھیجا ہے۔ اور جلالی ہاتھ کی طرف اس آیت میں اشارہ ہی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کو منظور تھا کہ یہ دونوں صفتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقتوں میں ظہور پذیر ہوں اس لئے خدا تعالےٰ نے صفت جلالی کو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا اور صفت جمالی کو مسیح موعود اور اس کے گروہ کے ذریعہ سے کمال تک پہونچایا۔ اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ منہ

ہوگا - اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔
ایسا ہی یہ آیت و اتخذوا من مقام ابراھیم مصلی - اس طرف
اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے
تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ
نجات پائے گا کہ اُس ابراہیم کا پیرو ہوگا -

اب ہم بطور نمونہ چند الہامات دوسری کتابوں میں سے لکھتے ہیں
چنانچہ ازالہ اوہام میں صفحہ ۶۳۴ سے آخیر تک اور نیز دوسری کتابوں میں یہ الہام ہیں۔ جعلناک المسیح
ابن مریم - ہم نے تجھکو مسیح ابن مریم بنایا - یہ کہیں گے کہ ہم نے پہلو
سے ایسا نہیں سنا - سو تو انکو جواب دے کہ تمہارے معلومات
وسیع نہیں تم ظاہر لفظ اور ابہام پر قانع ہو - اور پھر ایک اور الہام ہے
اور وہ یہ ہے الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم - انت
الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ - کمثلک درٌ لا یضاع - یعنے
خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھکو مسیح ابن مریم بنایا تو وہ شیخ مسیح ہے
جس کا وقت ضایع نہیں کیا جائے گا - تیرے جیسا موتی ضایع نہیں کیا
جاتا - اور پھر فرمایا لنحیینک حیوٰۃً طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من
ذالک - و تری نسلا بعیدا مظہر الحق و العلاء - کان اللہ نزل
من السماء یعنے ہم تجھے ایک پاک اور آرام کی زندگی عنایت کریں گے
اسّی برس یا اس کے قریب قریب یعنے دو چار برس کم یا زیادہ - اور
تو ایک دور کی نسل دیکھے گا بلندی اور غلبہ کا مظہر - گویا خدا آسمان سے
نازل ہوا - اور پھر فرمایا یاتی قمر الانبیاء و امرک یتاتی - ما انت
ان تترک الشیطان قبل ان تغلبہ - الفوق معک و التحت مع
اعداءک - یعنے نبیوں کا چاند چڑھے گا اور تو کامیاب ہو جائے گا
تو ایسا نہیں کہ شیطان کو چھوڑ دے قبل اس کے کہ اسپر غالب ہو اوپر رہنا تیرے حصے میں ہے اور نیچے رہنا تیرے دشمنوں کے حصہ میں
اور پھر فرمایا انی مھین من اراد اھانتک - وما کان اللہ لیترکک
حتی یمیز الخبیث من الطیب - سبحان اللہ انت وقارہ فکیف

یترکلٹ - انی انا اللہ فاختزنی - قل رب انی اخترتک علی کل شیء۔
ترجمہ - میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری ذلت چاہتا ہے - اور میں اس کو مدد دوں گا جو تیری مدد کرتا ہے - اور خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق نہ کرلے - خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے اور تو اس کا وقار ہے پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے - میں ہی خدا ہوں تو سراسر میرے لئے ہو جا - تو کہہ اے میرے رب میں نے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا - اور پھر فرمایا سیقول العدو لست مرسلا۔ سناخذہ من مارن او خرطوم - و انا من الظالمین منتقمون - انی مع الافواج آتیک بغتۃ - یوم یعض الظالم علی یدیہ یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا - و قالوا سیقلب الامر وما کانوا علی الغیب مطلعین - انا انزلناک وکان اللہ قدیرا - یعنے دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے - ہم اس کو ناک سے پکڑیں گے یعنے دلائل قاطعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے - اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لیں گے - میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤں گا۔ یعنے جس گھڑی تیری مدد کی جائے گی اس گھڑی کا تجھے علم نہیں - اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائے گی حالانکہ انکو غیب کا علم نہیں دیا گیا - تو ہماری طرف سے ایک برہان ہے اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی برہان ظاہر کرتا - اور پھر فرمایا انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر - و جعلوا یشھدون علیہ ویسیلون کماء منھمر - ان حِبّی قریب مستتر - یاتیک نصرتی انی انا الرحمٰن انت قابل یاتیک وابل - انی حاشر کل قوم یاتونک جنبا - وانی انرت مکانک - تنزیل من اللہ العزیز الرحیم - بلجت آیاتی - ولن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا - انت مدینۃ العلم۔

طیّب مقبول الرحمن - و انت اسمی الاعلی - بشری لك فی هذه
الایام - انت منی یا ابراهیم - انت القائم علی نفسه مظهر الحیّ -
و انت منی مبدء الامر - انت من ماءنا و هم من فشل - ام
یقولون نحن جمیع منتصر - سیهزم الجمع و یولون الدبر - الحمد
لله الذی جعل لکم الصهر و النسب - انذر قومك و قل انی
نذیر مبین - انا اخرجنا لك زروعا یا ابراهیم - قالوا لنهلکنك -
قال لاخوف علیکم لاغلبن و انا و رسلی - و انی مع الافواج آتیك
بغتة - و انی اموج موج البحر - ان فضل الله لآت - و لیس
لاحد ان یرد ما اتی - قل ای و ربی انه لحق لایتبدّل و لا یخفی -
و ینزل ما تعجب منه وحی من رب السموات العلیٰ - لا اله الا
هو یعلم کل شیء و یری - ان الله مع الذین اتقوا والذین هم یحسنون
الحسنیٰ - تفتح لهم ابواب السماء و لهم بشریٰ فی الحیوة الدنیا - انت
تربی فی حجر النبی ﷺ و انت تسکن قنن الجبال - و انی معك فی کل
حال - ترجمہ - ہم نے احمد کو اس کی قوم کی طرف بھیجا - تب لوگوں نے کہا
کہ یہ کذاب ہے - اور انھوں نے اسپر گواہیاں دیں اور سیلاب کی
طرح اسپر گرے - اس نے کہا کہ میرا دوست قریب ہے مگر پوشیدہ - تجھے
میری مدد آئے گی - میں رحمان ہوں - تو قابلیت رکھتا ہے اس لئے تو ایک
بزرگ بارش کو پائے گا - میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف
بھیجوں گا - میں نے تیرے مکان کو روشن کیا - یہ اس خدا کا کلام ہے
جو عزیز اور رحیم ہے اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں کہ یہ خدا کا کلام ہے
تو ان کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام نشانوں کے ساتھ اترا ہے اور
خدا ہرگز کافروں کو یہ موقع نہیں دیگا کہ مومنوں پر کوئی واقعی اعتراض کرسکیں۔
تو علم کا شہر ہے طیب اور خدا کا مقبول - اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے
تجھے ان دنوں میں خوش خبری ہو - اے ابراہیم تو مجھ سے ہے - تو خدا کی نفس
پر قائم ہے زندہ خدا کا مظہر اور تو مجھ سے امر مقصود کا مبدء ہے - اور

---

* بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جس حالت
میں یہ عاجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اسپر گواہ ہے
کہ تبارك الذی من علم وتعلم یعنے بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنے سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے جس نے اس سے تعلیم پائی تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانیوالے کا الہام بھی عربی میں چاہیے تا مناسبت ضایع نہ ہو - منہ

تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے - کیا یہ کہتے ہیں
کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والے - یہ سب بھاگ جائیں
گے اور پیٹھ پھیرلیں گے - وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے داماری
اور آبائی عزت بخشی - اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں خدا کی طرف سے ڈرانے
والا ہوں - ہم نے کئی کھیت تیرے لئے طیار کر رکھے ہیں اے ابراہیم
اور لوگوں نے کہا کہ ہم تجھے ہلاک کریں گے مگر خدا نے اپنے بندہ کو
کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں - میں اور میرے رسول غالب ہوں گے -
اور میں اپنی فوجوں کے ساتھ عنقریب آوں گا - میں سمندر کی طرح موجزنی
کرونگا - خدا کا فضل آنے والا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو رد کر سکے - اور
کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے اس میں تبدیلی نہیں ہوگی اور نہ وہ چھپی
رہے گی اور وہ امر نازل ہوگا جس سے تو تعجب کریگا - یہ خدا کی وحی ہے
جو اونچے آسمانوں کا بنانے والا ہے - اس کے سوا کوئی خدا نہیں - ہر ایک
چیز کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ خدا ان کے ساتھ ہے جو اس سے
ڈرتے ہیں اور نیکی کو نیک طور پر ادا کرتے ہیں اور اپنے نیک عملوں کو
خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں - وہی ہیں جن کے لئے آسمان کے
دروازے کھولے جائیں گے اور دنیا کی زندگی میں ہی انکو بشارتیں ہیں -
تو نبی کی کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہے - اور میں ہر حال میں تیرے
ساتھ ہوں - اور پھر فرمایا و قالوا ان ھذا الا اختلاق - ان ھذا الرجل
یجوح الدین - قل جاء الحق و زھق الباطل - قل لو کان الامر من عند
غیر اللہ لوجدتم فیہ اختلافا کثیرا - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
و دین الحق و تھذیب الاخلاق - قل ان افتریتہ فعلی اجرامی - و
من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا - تنزیل من اللہ العزیز الرحیم -
لتنذر قوما ما انذر آباءھم و لتدعو قوما آخرین - عسی اللہ ان یجعل
بینکم و بین الذین عادیتم مودۃ - یخرون علی الاذقان سجدا ربنا
اغفر لنا انا کنا خاطئین - لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم و ھو

ارحم الراحمین ۔ انی انا اللہ فاعبدنی ولا تنسنی واجتھد ان تصلنی واسئل ربک وکن سئولا۔† اللہ ولیّ حنّان ۔ علم القرآن ۔ فبایّ حدیث بعدہ تحکمون ۔ نزلنا علی ھذا العبد رحمۃ ۔ و ما ینطق عن الھوی ۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ ۔ دنی فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنی ۔ ذرنی والمکذبین ۔ انّی مع الرسول اقوم ۔ ان یومی لفصل عظیم ۔ و انک علی صراط مستقیم ۔ و اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک ۔ و انی رافعک الیّ و یاتیک نصرتی ۔ انی انا اللہ ذوالسلطان

ترجمہ ۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے اور یہ شخص دین کی بیخ کنی کرتا ہے کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا ۔ کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے یعنے خدا تعالےٰ کی کلام سے اس کے لئے کوئی تائید نہ ملتی ۔ اور قرآن جو راہ بیان فرماتا ہے یہ راہ اس کے مخالف ہوتی اور قرآن سے اس کی تصدیق نہ ملتی اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اسپر قائم نہ ہو سکتی اور اس میں ایک نظام اور ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا اور آسمان اور زمین میں سے جو کچھ اس کے ساتھ نشان جمع ہو رہے ہیں انمیں سے کچھ بھی نہ ہوتا ۔ اور پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو٭ یعنے اس عاجز کو ہدایت اور دین حق ...... اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا ۔ ان کو کہدے کہ اگر میں نے افترا کیا ہے تو میرے پر اس کا جرم ہے یعنے میں ہلاک ہو جاؤں گا اور اُس شخص سے زیادہ تر ظالم کون ہے جو خدا پر جھوٹ باندھے ۔ یہ کلام خدا کی طرف سے ہے جو غالب اور رحیم ہے تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا دوسری قوموں کو دعوت دین کرے ۔ عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کردے† گا اور تیرا خدا ہر چیز پر قادر ہے ۔ اس روز وہ لوگ سجدہ میں گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ معاف کر ہم خطا پر تھے ۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا معاف کرے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے ۔ میں خدا ہوں میری پرستش کر

---

† یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت ولذالک خلقھم اور بموجب آیت کریمہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے پس اس جگہ سعید لوگ مراد ہیں منہ

اور میرے تک پہونچنے کے لئے کوشش کرتا رہ - اپنے خدا سے مانگتا رہ -
اور بہت مانگنے والا ہو - خدا دوست اور مہربان ہے اس نے قرآن سکھلایا
پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلو گے - ہم نے اس بندہ پر رحمت
نازل کی ہے اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا
کی وحی ہے - یہ خدا کے قریب ہوا یعنے اوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی
طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا اس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آگیا -
اوپر خدا اور نیچے مخلوق - مکذبین کے لئے مجھکو چھوڑ دے میں اپنے رسول
کے ساتھ کھڑا ہونگا - میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے اور تو سیدھی راہ
پر ہے اور جو کچھ ہم ان کے لئے وعدے کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ انہیں
سے کچھ تیری زندگی میں تجھکو دکھلادیں اور یا تجھکو وفات دیدیں اور بعد میں
وہ وعدے پورے کریں - اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا یعنے تیرا رفع
الی اللہ دنیا پر ثابت کردونگا اور میری مدد تجھے پہونچے گی میں ہوں وہ
خدا جس کے نشان دلوں پر تسلط کرتے ہیں اور انکو قبضہ میں لے آتے
ہیں -

ان الہامات کے سلسلہ میں بعض اردو الہام بھی ہیں جن میں سے
کسی قدر ذیل میں لکھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں -

ایک عزت کا خطاب ایک عزت کا خطاب لک خطاب العزۃ
ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا - (عزت کے خطاب سے مراد یہ معلوم
ہوتا ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ اکثر لوگ پہچان لیں گے
اور عزت کا خطاب دیں گے اور یہ تب ہوگا جب ایک نشان ظاہر ہوگا)
اور پھر فرمایا خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور آفاق میں تیرے
نام کی خوب چمک دکھاوے - میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور قدرت نمائی
سے تجھے اٹھاؤں گا - آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت
بچھایا گیا - دشمنوں سے ملاقات کرتے وقت فرشتوں نے تیری مدد کی - آپ کے ساتھ
انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا - اسی طرف خدا تعالٰے تھا جو آپ تھے -

آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ یہ طریق اچھا نہیں اِس سے روکدیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبد الکریم کو* خذوا الرفق الرفق فان الرفق راس الخیرات۔ نرمی کرو نرمی کروکہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے (اخویم مولوی عبد الکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا اسپر حکم ہوا کہ اس قدر سخت گوئی نہیں چاہیئے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حسن اخلاق ہے اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے اما بحکم ضرورت و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے۔) خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس جگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ اور مجھے آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے (یہ فقرہ بطور حکایت میری طرف سے خدا تعالےٰ نے بیان فرمایا ہے۔ اور پھر فرمایا لوگ آئے اور دعوی کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا شیر خدا نے فتح پائی۔ اور پھر فرمایا بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد** پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ ور وشن شد نشانہائے من۔ بڑا مبارک وہ دن ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ آمین۔

---

* اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ انکی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنے اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو۔ اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم باھلہ یعنے تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد

** اس فقرہ سے مراد کہ محمدیوں کا پیر اونچے منار پر جا پڑا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں جو آخر الزمان کے مسیح موعود کے لئے تھیں جسکی نسبت یہود کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا اور عیسائیوں کا خیال تھا کہ ہم میں سے پیدا ہوگا مگر وہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اس لئے بلند منار عزت کا محمدیوں کے حصہ میں آیا اور اس جگہ محمدی کہا یہ اس ام

یہ بات کیطرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ابتک صرف ظاہری قوت اور شوکت اسلام دیکھ رہے تھے جس کا اسم محمدؐ مظہر ہے اب وہ لوگ بکثرت آسمانی نشان پائیں گے جو اسم احمدؐ کے مظہر کو لازم حال ہے کیونکہ اسم احمد انکسار اور فروتنی اور کمال درجہ کی محبت کو چاہتا ہے جو لازم حال حقیقت احمدیت اور حامدیت اور عاشقیت [illegible]

اربعین نمبر ۴

اربعین نمبر ۳ میں گو ہم دلائل بینہ سے لکھ چکے ہیں کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرے وہ ہلاک کیا جاتا ہے مگر تاہم پھر دوبارہ ہم عقلمندوں کو یاد دلاتے ہیں کہ حق یہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے مقابل پر کسی مخالف مولوی کی بات کو مان کر ہلاکت کی راہ اختیار کر لیں اور لازم ہے کہ قرآن شریف کی دلیل کو بنظر تحقیر دیکھنے سے خدا سے ڈریں۔ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آیت لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا کو بطور لغو نہیں لکھا جس سے کوئی حجت قائم نہیں ہو سکتی اور خدا تعالےٰ ہر ایک لغو کام سے پاک ہے۔ پس جس حالت میں اُس حکیم نے اس آیت کو اور ایسا ہی اُس دوسری آیت کو جس کے یہ الفاظ ہیں وَ اِذاً لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ٭ محل استدلال پر بیان کیا ہے تو اس سے ماننا پڑتا ہے کہ اگر کوئی شخص بطور افترا کے نبوت اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے مانند ہرگز زندگی نہیں پائے گا۔ ورنہ یہ استدلال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرے گا اور کوئی ذریعہ اس کے سمجھنے کا قائم نہیں ہو گا۔ کیونکہ اگر خدا پر افترا کر کے اور جھوٹا دعویٰ مامور من اللہ ہونے کا کر کے تیئیس برس تک زندگی پالے اور ہلاک نہ ہو تو بلاشبہ ایک منکر کے لئے حق پیدا ہو جائے گا کہ وہ یہ اعتراض پیش کرے کہ جبکہ اس دروغگو نے جس کا دروغگو ہونا تم تسلیم کرتے ہو تیئیس برس تک یا اس سے زیادہ عرصہ تک زندگی پالی اور ہلاک نہ ہوا تو ہم کیونکر سمجھیں کہ ایسے کاذب کی مانند تمہارا نبی نہیں تھا۔ ایک کاذب کو تیئیس برس تک مہلت مل جانا صاف اس بات پر دلیل ہے کہ ہر ایک کاذب کو ایسی مہلت مل سکتی ہے۔ پھر لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا کا صدق لوگوں پر کیونکر ظاہر ہو گا اور اس بات پر یقین کرنے

٭ یعنے اگر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پر کچھ جھوٹ باندھتا تو ہم اس کو زندگی اور موت سے دوچند عذاب چکھاتے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نہایت سخت عذاب سے ہلاک کرتے۔ منہ

کے لئے کونسے دلائل پیدا ہوں گے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم افترا کرتے تو ضرور تیئیس برس کے اندر اندر ہلاک کئے جاتے لیکن اگر دوسرے لوگ افترا کریں تو وہ تیئیس برس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور خدا انکو ہلاک نہیں کرتا - یہ تو وہی مثال ہے مثلاً ایک دوکاندار کہے کہ اگر میں اپنے دوکان کے کاروبار میں کچھ خیانت کروں یا ردّی چیزیں دوں یا جھوٹ بولوں یا کم وزن کروں تو اسی وقت میرے پر بجلی پڑے گی اس لئے تم لوگ میرے بارے میں بالکل مطمئن رہو اور کچھ شک نہ کرو کہ کبھی میں کوئی ردی چیز دونگا یا کم وزنی کروں گا یا جھوٹ بولوں گا بلکہ آنکھ بند کرکے میری دوکان سے سودا لیا کرو اور کچھ تفتیش نہ کرو تو کیا اس بیہودہ قول سے لوگ تسلی پا جائیں گے اور اس کے اس لغو قول کو اس کی راستبازی پر ایک دلیل سمجھ لیں گے؟ ہرگز نہیں معاذ اللہ ایسا قول اس شخص کی راستبازی کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی بلکہ ایک رنگ میں خلق خدا کو دھوکا دینا اور انکو غافل کرنا ہے - ہاں دو صورت میں یہ دلیل ٹھہر سکتی ہے (۱) ایک یہ کہ چند دفعہ لوگوں کے سامنے یہ اتفاق ہو چکا ہو کہ اس شخص نے اپنی فروختنی اشیاء کے متعلق کچھ جھوٹ بولا ہو یا کم وزن کیا ہو یا کسی اور قسم کی خیانت کی ہو تو اسی وقت اسپر بجلی پڑی ہو اور نیم مردہ کر دیا ہو اور یہ واقعہ جھوٹ بولنے یا خیانت یا کم وزنی کرنے کا بار بار پیش آیا ہو اور بار بار بجلی پڑی ہو - یہاں تک کہ لوگوں کے دل یقین کر گئے ہوں کہ درحقیقت خیانت اور جھوٹ کے وقت اس شخص پر بجلی کا حملہ ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ قول ضرور بطور دلیل استعمال ہوگا - کیونکہ بہت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ جھوٹ بولا اور بجلی گری - (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ یہ واقعہ پیش آوے کہ جو شخص دوکاندار ہو کر اپنی فروختنی اشیاء کے متعلق کچھ جھوٹ بولے یا کم وزن کرے یا اور کسی قسم کی خیانت کرے یا کوئی ردّی چیز بیچے تو اس پر

بجلی پیدا کرتے - سو اس مثال کو زیر نظر رکھکر ہر ایک منصف کو کہنا پڑتا ہے
کہ خدائے علیم و حکیم کے موتھہ سے لو تقول علینا کا لفظ نکلنا وہ بھی تبھی
ایک برہان قاطع کا کام دے گا کہ جب دو صورتوں میں سے ایک صورت
ان میں پائی جائے - (۱) اول یہ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے پہلے اس سے کوئی جھوٹ بولا ہو اور خدا نے کوئی سخت سزا دی ہو
اور لوگوں کو بطور امور مشہودہ محسوسہ کے معلوم ہو کہ آپ اگر خدا پر افترا
کریں تو آپ کو سزا ملے گی جیسا کہ پہلے بھی فلاں فلاں موقع پر سزا ملی
لیکن اس قسم کے استدلال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود
کی طرف راہ نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسا خیال
کرنا بھی کفر ہے - (۲) دوسرے استدلال کی یہ صورت ہے کہ خدا تعالےٰ
کا یہ عام قاعدہ ہو کہ جو شخص اسپر افترا کرے اس کو کوئی لمبی مہلت
نہ دی جائے اور جلد تر ہلاک کیا جائے - سو یہی استدلال اس جگہ پر
صحیح ہے - ورنہ لو تقول علینا کا فقرہ ایک معترض کے نزدیک محض
دھوکہ دہی اور نعوذ باللہ ایک فضول گو دوکاندار کے قول کے رنگ میں ہوگا
جو لوگ خدا تعالےٰ کے کلام کی عزت کرتے ہیں ان کا کانشنس ہرگز اس
بات کو قبول نہیں کرے گا کہ لو تقول علینا کا فقرہ خدا تعالےٰ کی طرف
سے ایک ایسا مہمل ہے جس کا کوئی بھی ثبوت نہیں - صاف ظاہر ہے
کہ خدا تعالےٰ کا ان مخالفوں کو یہ بے ثبوت فقرہ سنانا جو آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو نہیں مانتے اور نہ قرآن شریف کو منجانب اللہ
مانتے ہیں محض لغو اور طفل تسلی سے بھی کمتر ہے - اور ظاہر ہے کہ منکر اور معاند
اس سے کیا اور کیونکر تسلی پکڑیں گے بلکہ ان کے نزدیک تو یہ صرف
ایک دعویٰ ہوگا جس کے ساتھ کوئی دلیل نہیں - ایسا کہنا کس قدر
بیہودہ خیال ہے کہ اگر فلاں گناہ میں کروں تو مارا جاؤں گو کروڑہا دوسرے
لوگ ہر روز دنیا میں وہی گناہ کرتے ہیں اور مارے نہیں جاتے - اور
کیسا یہ مکروہ عذر ہے کہ دوسرے گناہگاروں اور مفتریوں کو خدا کچھ نہیں

کہتا یہ سزا خاص میرے لئے ہے اور عجیب تر یہ کہ ایسا کہنے والا یہ بھی تو ثبوت نہیں دیتا کہ گذشتہ تجربہ سے مجھے معلوم ہوا ہے اور لوگ دیکھ چکے ہیں کہ اس گناہ پر ضرور مجھے سزا ہوتی ہے۔ غرض خدا تعالے کے حکیمانہ کلام کو جو دنیا میں اتمام حجت کے لئے نازل ہوا ہے ایسے بیہودہ طور پر خیال کرنا خدا تعالے کی پاک کلام سے ٹھٹھا اور ہنسی ہے اور قرآن شریف میں صدہا جگہ اس بات کو پاؤ گے کہ خدا تعالے مفتری علی اللہ کو ہرگز سلامت نہیں چھوڑتا اور اسی دنیا میں اس کو سزا دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے۔ دیکھو اللہ تعالے ایک موقع میں فرماتا ہے کہ قد خاب من افتری یعنے مفتری نامراد مرے گا اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ یعنے اس شخص سے ظالم تر کون ہے جو خدا پر افترا کرتا ہے یا خدا کی آیتو کی تکذیب کرتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جن لوگوں نے خدا کے نبیوں کے ظاہر ہونے کے وقت خدا کی کلام کی تکذیب کی خدا نے ان کو زندہ نہیں چھوڑا اور بڑے بڑے عذابوں سے ہلاک کر دیا۔ دیکھو نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور لوط کی قوم اور فرعون اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مکہ والے ان کا کیا انجام ہوا۔ پس جبکہ تکذیب کرنے والے اسی دنیا میں سزا پا چکے تو پھر جو شخص خدا پر افترا کرتا ہے جس کا نام اس آیت میں پہلے نمبر پر ذکر کیا گیا ہے وہ کیونکر بچ سکتا ہے کیا خدا کا صادقوں اور کاذبوں سے معاملہ ایک ہوسکتا ہے اور کیا افترا کرنے والوں کے لئے خدا تعالے کی طرف سے اس دنیا میں کوئی سزا نہیں مالکم کیف تحکمون۔ اور پھر ایک جگہ خدا تعالے فرماتا ہے ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یعنے اگر یہ نبی جھوٹا ہے تو اپنے جھوٹ سے ہلاک ہو جائے گا اور اگر سچا ہے تو ضرور ہے کہ کچھ عذاب تم بھی چکھو کیونکہ زیادتی کرنیوالے

خواہ افترا کریں خواہ تکذیب کریں خدا سے مدد نہیں پائیں گے - اب دیکھو اس سے زیادہ تصریح کیا ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ قرآن شریف میں بار بار فرماتا ہے کہ مفتری اسی دنیا میں ہلاک ہوگا بلکہ خدا کے سچے نبیوں اور ماموربین کے لئے سب سے پہلی یہی دلیل ہے کہ وہ اپنے کام کی تکمیل کرکے مرتے ہیں اور انکو اشاعت دین کے لئے مہلت دی جاتی ہے اور انسان کی اس مختصر زندگی میں بڑی سے بڑی مہلت تیئیس ۲۳ برس ہیں کیونکہ اکثر نبوت کا ابتدا چالیس برس پر ہوتا ہے اور تیئیس برس تک اگر اور عمر ملی تو گویا عمدہ زمانہ زندگی کا یہی ہے اسی وجہ سے میں بار بار کہتا ہوں کہ صادقوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی نبوت کا زمانہ نہایت صحیح پیمانہ ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی شخص جھوٹا ہوکر اور خدا پر افترا کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانہ نبوت کے موافق یعنے تیئیس برس تک مہلت پاسکے ضرور ہلاک ہوگا - اس بارے میں میرے ایک دوست نے اپنی نیک نیتی سے یہ عذر پیش کیا تھا کہ آیت لو تقول علینا میں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم مخاطب ہیں اس سے کیونکر سمجھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا شخص افترا کرے تو وہ بھی ہلاک کیا جائے گا یعنے اس کا یہی جواب دیا تھا کہ خدا تعالےٰ کا یہ قول محل استدلال پر ہے اور منجملہ دلائل صدق نبوت کے یہ بھی ایک دلیل ہے اور خدا تعالےٰ کے قول کی تصدیق تبھی ہوتی ہے کہ جھوٹا دعوی کرنے والا ہلاک ہو جائے ورنہ یہ قول منکر پر کچھ حجت نہیں ہو سکتا اور نہ اُس کے لئے بطور دلیل ٹھہر سکتا ہے بلکہ وہ کہہ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کا تیئیس ۲۳ برس تک ہلاک نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ وہ صادق ہے بلکہ اس وجہ سے ہے کہ خدا پر افترا کرنا ایسا گناہ نہیں ہے جس سے خدا اسی دنیا میں کسی کو ہلاک کرے کیونکہ اگر یہ کوئی گناہ ہوتا اور سنت اللہ اسپر جاری ہوتی کہ مفتری کو اسی دنیا میں سزا دینا چاہیئے تو

اس کے لیئے نظیریں ہونی چاہیئے تھیں ۔ اور تم قبول کرتے ہو کہ اسکی کوئی نظیر نہیں بلکہ بہت سی ایسی نظیریں موجود ہیں کہ لوگوں نے تیئیس برس تک بلکہ اس سے زیادہ خدا پر افترا کئے اور ہلاک نہ ہوئے تو اب بتلاؤ کہ اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا اور اگر کہو کہ صاحب الشریعۃ افترا کرکے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری ۔ تو اول تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا ۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی* مثلاً یہ الہام **قل للمومنین یغضوا من ابصارہم و یحفظوا فروجہم ذالک ازکی لہم** ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی ابتک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم و موسیٰ** یعنے قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی ۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں ۔ ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے تاہم خدا تعالےٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو زنا نہ کرو خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا

---

* چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنے کشتی کے نام سے موسوم کیا جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے **واصنع الفلک باعیننا و وحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم** یعنے اس

بیان شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کلام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤخورد ہوگئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ تیئیس۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تمام باتیں بیہودہ اور قابل شرم ہیں۔ جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے وہ حالت ہوکر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا اور پھر الہام ہوا قل ان ھدی اللہ ھو الھدیٰ یعنے خدا نے جو مجھے اس آیت لو تقول علینا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں۔ تب اس الہام کے بعد میں نے چاہا کہ پہلی کتابوں میں سے بھی اس کی کچھ نظیر تلاش کروں۔ سو معلوم ہوا کہ تمام بائبل ان نظیروں سے بھری پڑی ہے کہ جھوٹے نبی ہلاک کئے جاتے ہیں۔ سو میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان نظائر میں سے چند نظیریں اسجگہ لکھدوں تا پڑھنے والے اس سے فائدہ پکڑیں اور وہ یہ ہیں۔

توریت اور دوسری پہلی آسمانی کتابوں کی جھوٹے نبیوں کی نسبت پیشگوئیاں

توریت میں لکھا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان اور معجزہ دکھلاوے اور اس نشان یا معجزہ کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے آؤ ہم غیر معبودوں کی جنھیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں (یعنے خدا کے سوا کسی اور کا حکم منوانا چاہے یا اپنی ہی پیروی ان باتوں میں کرانا چاہے جو توریت کے مخالف ہیں) تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھرو۔ کہ خداوند تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے تا دریافت کرے کہ تم خداوند اپنے خدا کو اپنے سارے دل اور ساری جان سے دوست رکھتے ہو کہ نہیں۔ چاہیے کہ تم خداوند اپنے

خدا کی پیروی کرو۔ (یعنے اسی کی ہدایتوں کے موافق چلو دوسرا شخص گو کوئی فلاسفر ہو یا حکیم ہو اس کی بات نہ مانو) اور اس سے ڈرو اور اس کے حکموں کو حفظ کرو اور اس کی بات مانو۔ تم اسی کی بندگی کرو اور اسی سے لپٹے رہو اور وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائیگا دیکھو توریت استثنا باب ۱۳ آیت ایک سے پانچ تک اس پیشگوئی کی تشریح یہ ہے کہ جس نبی نے تمہیں خدا کی پیروی سے پھیرنا چاہا اور دوسرے خیالات کا پیرو کرنا چاہا جو خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں ہیں وہ ہلاک کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ توریت کی اس پیشگوئی میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ وہ جھوٹا نبی تب قتل کیا جائے گا جب یہ تعلیم دے کہ غیر معبودوں کو سجدہ کرو یا انکی بندگی کرو بلکہ یہ لفظ ہیں کہ غیر کی پیروی کرانا چاہے یعنے توریت کی تعلیم کے مخالف دوسرے خیالات پر چلانا چاہے جو کسی اور کے خیالات ہیں نہ خدا کے تب خدا اس کو ہلاک کرے گا کیونکہ خدا کی منشاء کے مخالف وہ تعلیم دیتا ہے۔

اور پھر توریت میں یہ عبارت ہے۔ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جاوے۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے صاف طور پر فرما دیا کہ افترا کی سزا خدا کے نزدیک قتل ہے اور پہلی آیتوں میں ذکر ہو چکا ہے کہ خدا خود اُسے قتل کرے گا اور ہرگز نہیں بچے گا۔ دیکھو توریت استثنا باب ۱۸ آیت ۲۰۔

اور پھر حزقیل نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ عبارت ہے۔ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ بیہودہ نبیوں پر واویلا ہے جو اپنی سوج کی پیروی کرتے ہیں اور انھوں نے کچھ نہیں دیکھا۔ وہ دھوکہ دیکر کہتے ہیں کہ خداوند کہتا ہے اگرچہ خداوند نے انھیں نہیں بھیجا (یہ) بولتے ہو (اے جھوٹے نبیو) کہ خداوند نے کہا اگرچہ میں نے نہیں کہا۔

اس لئے خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے ۔ اور خداوند یہوواہ کہتا ہے کہ میں تمہارا مخالف ہوں اور میرا ہاتھ اُن نبیوں پر چلے گا جو دھوکہ دیتے ہیں (یعنے جن کو صفائی سے کوئی کشف نہیں ہوتا اور اپنی طرف سے یقین کر بیٹھے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے حالانکہ وہ خدا کا کلام نہیں) اور جانتے ہیں کہ یقین کے اسباب میسر نہیں مگر پھر بھی جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں وہ ہلاک کئے جائیں گے کیونکہ گستاخی کرتے ہیں ۔ سو میں اے جھوٹے نبیو۔ اُس دیوار کو جسپر تم نے کچی کہگل کی ہے توڑ ڈالوں گا اور زمین پر گرادونگا یہاں تک کہ اس کی نیو ظاہر ہو جائے گی ہاں وہ گرے گی ۔ اور تم اس کے بیچ میں ہلاک ہوؤ گے ۔ دیکھو حزقیل ۱۳ باب آیت ۳ سے ۱۴ آیت تک ۔

اور پھر یسعیا نبی کی کتاب میں اسی کی تائید ہے اور اس کی عبارت یہ ہے ۔ خداوند۔ اسرائیل کے سر اور دم اور شاخ اور نے کو ایک ہی دن میں کاٹ ڈالے گا اور جو نبی جھوٹی باتیں سکھلاتا ہے وہی دم ہے ۔ دیکھو یسعیا باب ۹ آیت ۵ ۔

ایسا ہی یرمیا نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ بیان ہے ۔ رب الافواج نبیوں کی بابت (یعنے جھوٹے نبیوں کی بابت) یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں انھیں ناگدونا کھلاؤں گا اور ہلاہل یعنے سم قاتل کا پانی پلاؤں گا کیونکہ یروشلم کے نبیوں کے سبب سے ساری زمین میں بیدینی پھیل گئی ہے ۔ دیکھ خداوند کے قہر سے ایک آندھی اسکی طرف (یعنے یروشلم کی طرف) چلے گی ۔ ایک چکر مارتا ہوا طوفان شریروں کے سر پر (جھوٹے نبیوں کے سر پر) پڑے گا ۔ میں نے ان نبیوں کو نہیں بھیجا پر وے دوڑے ہیں ۔ میں نے ان سے نہیں کہا پر انھوں نے نبوت کی ۔ دیکھو یرمیا ۲۳ باب ۵ آیت سے ۲۱ آیت تک ۔

ایسا ہی ذکریا نبی کی کتاب میں جھوٹے نبیوں کے بارے میں یہ

بیان ہے ۔ میں نبیوں کو (یعنے جھوٹے نبیوں کو) اور ناپاک روحوں کو دنیا سے خارج کر دونگا اور ایسا ہوگا کہ جب کوئی نبوت کرے گا تو اس کے ماں باپ اسے کہیں گے کہ تو نہ جیئے گا کیونکہ تو خداوند کا نام لیکر جھوٹ بولتا ہے (یعنے چونکہ جھوٹے نبیوں کو خدا ہلاک کرے گا اس لئے جھوٹی نبوت کرنے والوں کے ماں باپ بہت ڈریں گے کہ اب یہ مریں گے کیونکہ انھوں نے جھوٹ بولا) اور اس کے باپ اور ماں جن سے وہ پیدا ہوا جس وقت وہ پیشگوئی کرے گا اسے دھول ماریں گے (یعنے کہیں گے کہ کیا تو مرنا چاہتا ہے کہ جھوٹی پیشگوئی کرتا ہے) اور اس دن ایسا ہوگا کہ نبیوں میں سے ہر ایک جس وقت وہ نبوت کرے (یعنے جھوٹی نبوت کرے) اپنی رویا سے شرمندہ ہوگا اور وے کبھی بال والے لباس نہ پہنیں گے تاکہ فریب دیں بلکہ ایک ایک کہے گا کہ میں نبی نہیں ہوں کسان ہوں ۔ دیکھو ذکریا باب ۱۳ آیت ۲ سے پانچ تک ۔

ایسا ہی انجیل اعمال میں جھوٹے نبیوں کی نسبت یہ عبارت ہے اے اسرائیلی مردو آپ سے خبردار رہو کہ تم ان آدمیوں کے ساتھ کیا کیا چاہتے ہو ۔ کیونکہ ان دنوں کے آگے تھیوڈاس نے اٹھ کے کہا کہ میں کچھ ہوں (یعنے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا) اور تخمیناً چارسو مرد اس سے مل گئے وہ مارا گیا اور سب جتنے اس کے تابع تھے پریشان و تباہ ہوئے ۔ بعد اس کے یہوداہ جلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اٹھا (یعنے اس نے بھی نبوت کا جھوٹا دعوی کیا) اور بہت سے لوگوں کو اپنے پیچھے کھینچا وہ بھی ہلاک ہوا اور سب جتنے اس کے تابع تھے تتر بتر ہو گئے ۔ اور اب میں تمہیں کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور انکو جانے دو کیونکہ اگر یہ تدبیر یا کام انسان سے ہی تو ضایع ہوگی پہ اگر خدا سے ہی تو تم اسے ضایع نہیں کر سکتے ۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے ہی لڑنے والے ٹھہرو ۔ دیکھو اعمال باب ۵ آیت ۳۵ سے ۴۰ تک ۔

ایسا ہی داؤد نبی اللہ کے زبور میں بھی جھوٹے نبیوں کے ہلاک
کئے جانے کی نسبت بہت ذکر ہے اور بائبل کی دوسری کتابوں میں بھی
ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ بالفعل اسی قدر لکھنا کافی ہے کیونکہ یہ امر بدیہی
ہے کہ مفتری خدا کے کارخانہ نبوت کا دشمن اور نور میں تاریکی ملانا چاہتا
ہے - اور لوگوں کے لئے عمداً ہلاکت کی راہ طیار کرتا ہے اس لئے خدا
اس کا دشمن ہے اور خدا کی حکمت اور رحمت ہزارہا لوگوں کے مرنے کی
نسبت اس کی موت کو سہل تر جانتی ہے - پس جیسا کہ تمام درندوں
اور موذیوں کی نسبت خدا سے موت کی سزا ہے وہی حکم اس کے متعلق
ہوتا ہے - لیکن صادق کی خدا آپ حفاظت کرتا ہے اور اسکی جان
اور آبرو کے بچانے کے لئے آسمانی نشان دکھلاتا ہے اور وہ صادق
کے لئے حصن حصین ہے اور صادق اس کی گود میں محفوظ ہے جیسا کہ
مادہ شیر کا بچہ اس کے پنجہ کی پناہ میں ہوتا ہے - یہی وجہ ہے کہ
اگر کوئی قسم کھاکر یہ کہے کہ فلاں مامور من اللہ جھوٹا ہے اور خدا پر
افترا کرتا ہے اور دجال ہے اور بے ایمان ہے حالانکہ در اصل وہ
شخص خدا کی طرف سے اور صادق ہو - اور یہ شخص جو اس کا مکذّب
ہے مدار فیصلہ یہ ٹھہرائے کہ جناب الٰہی میں* دعا کرے کہ اگر یہ صادق ہی
تو میں پہلے مروں اور اگر کاذب ہے تو میری زندگی میں یہ شخص مر جائے
تو خدا تعالےٰ ضرور اس شخص کو ہلاک کرتا ہے جو اس قسم کا فیصلہ چاہتا
ہے - ہم لکھہ چکے ہیں کہ مقام بدر میں ابوجہل نے بھی یہی دعا کی تھی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیکر کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے
جو جھوٹا ہے خدا اِسی میدان جنگ میں اس کو قتل کرے سو اس دعا
کے بعد وہ آپ ہی مارا گیا - یہی دعا مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے اور مولوی
غلام دستگیر قصوری نے میرے مقابل پر کی تھی جس کے ہزاروں انسان
گواہ ہیں - پھر بعد اس کے وہ دونوں مولوی صاحبان فوت ہو گئے -
نذیر حسین دہلوی جو محدث کہلاتا ہے میں نے بہت زور دیا تھا کہ وہ

* + - اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام
کے گئے تھے تب اُنکے ہر ایک پہلو سے گریز دیکھہ کر اور رنگی بدزبانی اور دشنام دہی کو مشاہدہ کرکے آخری فیصلہ یہی ٹھہرایا گیا
تھا کہ وہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کہالے پھر اگر قسم کے بعد ایک سال تک میری زندگی میں فوت نہ ہوا تو میں تمام کتابیں
اپنی جلا دونگا اور اُسکو نعوذ باللہ حق پر سمجھ لونگا لیکن وہ بھاگ گیا اُسی بھاگنے کی برکت سے ابتک اُسکو عمر دی گئی - منہ

اسی دعا کے ساتھ فیصلہ کرے لیکن وہ ڈر گیا اور بھاگ گیا۔ اس روز دہلی کی شاہی مسجد میں سات ہزار کے قریب لوگ جمع ہوں گے جبکہ اس نے انکار کیا۔ اسی وجہ سے ابتک زندہ رہا۔ اب ہم اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں اور حافظ محمد یوسف صاحب اور ان کے ہم جنسوں سے جواب کے منتظر ہیں۔

اطلاع

میں نے اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا تھا کہ اس رسالہ اربعین کے چالیس اشتہار جدا جدا شایع کروں اور میرا خیال تھا کہ میں صرف ایک ایک صفحہ کا اشتہار یا کبھی ڈیڑہ صفحہ یا غایت کار دو صفحہ کا اشتہار شایع کروں گا اور یا کبھی شاید تین یا چار صفحہ لکھنے کا اتفاق ہو جائے گا۔ لیکن ایسے اتفاقات پیش آگئے کہ اس کے بر خلاف ظہور میں آیا اور نمبر دو اور تین اور چار رسالوں کی طرح ہو گئے۔ چنانچہ اس رسالہ کی قریباً ... صفحہ تک نوبت پہونچگئی اور درحقیقت وہ امر پورا ہو چکا جس کا میں نے ارادہ کیا تھا اس لئے میں نے ان رسائل کو صرف چار نمبر تک ختم کر دیا اور آیندہ شایع نہیں ہوگا۔ جس طرح ہمارے خدائے عزوجل نے اول پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کرکے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دے دیا اسی طرح میں بھی اپنے رب کریم کی سنت پر ناظرین کے لئے تخفیف تصریح کرکے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دیدیتا ہوں۔ اور اپنی اس تحریر کو اپنی جماعت کے لئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں

نصائح

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے

وہی ہے اور اُس شخص کو یعنے مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔ دیکھو یاد رکھو تم اس مسافر خانہ میں محض چند روز کے لئے ہو۔ اپنے اصلی گھروں کو یاد کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر ایک سال کوئی نہ کوئی دوست تم سے رخصت ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی تم بھی کسی سال اپنے دوستوں کو داغ جدائی دے جاؤ گے سو ہوشیار ہو جاؤ اور اس پر آشوب زمانہ کی زہر تم میں اثر نہ کرے اپنی اخلاقی حالتوں کو بہت صاف کرو۔ کینہ اور بغض اور نخوت سے پاک ہو جاؤ۔ اور اخلاقی معجزات دنیا کو دکھلاؤ۔ تم سُن چکے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام ہیں (۱) ایک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینھم ...... ذالك مثلهم فی التورات۔ (۲) دوسرا نام احمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الہٰی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے۔ مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔ اور پھر یہ دونوں صفتیں امت کے لئے اس طرح پر تقسیم کی گئیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو جلالی رنگ کی زندگی عطا ہوئی اور جمالی رنگ کی زندگی کے لئے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے حق میں فرمایا گیا کہ یضع الحرب[*] یعنے لڑائی نہیں کرے گا اور یہ خدا تعالےٰ کا قرآن شریف میں وعدہ تھا کہ اس حصے کے پورا کرنے کے لئے مسیح موعود اور اس کی جماعت کو ظاہر کیا جائے گا جیسا کہ آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم میں اسی کی طرف

[*] جہاد یعنے دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالےٰ نے آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰؑ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ منہ

اشارہ ہے۔ اور آیت تضع الحرب اوزارھا۔ بھی یہی اشارہ کر رہی ہے سو ہوشیار ہو کر سنو کہ تیرہ سو برس کے بعد جمالی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلانے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ✝۔ یہ خدا کا امتحان ہے اور وہ تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس نمونہ کے دکھلانے میں کیسے ہو۔ تم سے پہلے جلالی زندگی کا نمونہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے قابل تعریف دکھلایا اور وہ ایسا ہی وقت تھا کہ جلالی طرز کی زندگی کا نمونہ دکھلایا جاتا کیونکہ ایماندار لوگ بتوں کی تعظیم کے لئے اور مخلوق پرستی کی حمایت میں بھیڑ بکری کی طرح قتل کئے جاتے تھے اور پتھروں اور ستاروں اور عناصر اور دوسری مخلوق کو خدا کی جگہ دی تھی۔ سو وہ زمانہ بے شک جہاد کا زمانہ تھا تا جو لوگ ظلم سے تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں سو صحابہ رضی اللہ عنہم نے تلوار اٹھانے والوں کو تلوار ہی سے خاموش کیا۔ اور اسم محمد جو مظہر جلال اور شان محبوبیت اپنے اندر رکھتا ہے اسکی تجلی ظاہر کرنے کے لئے خوب جوہر دکھلائے اور دین کی حمایت میں اپنے خون بہا دیئے۔ پھر بعد اس کے وہ کذاب پیدا ہوئے جو اسم محمد کا جلال ظاہر کرنے والے نہیں تھے بلکہ اکثر ان کے چوروں اور ڈاکوؤں کی طرح تھے جو مجھ سے پہلے گذر گئے جو جھوٹے طور پر محمدی کہلاتے تھے اور لوگ انکو خودغرض سمجھتے تھے جیسا کہ آجکل بھی بعض سرحدی نادان اس قسم کے مولویوں کی تعلیم سے دھوکہ کھاکر محمدی جلال کے ظاہر کرنے کے بہانہ سے لوٹ مار اپنا شیوہ رکھتے ہیں اور آئے دن ناحق کے خون کرتے ہیں مگر تم خوب توجہ کرکے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنے اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔ اب اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنے کا وقت ہے یعنے جمالی طور کی خدمات کے ایام ہیں اور اخلاقی

✝۔ علوم اور معارف بھی جمالی طرز میں داخل ہیں اور قرآن شریف کی آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں وعدہ تھا کہ یہ علوم اور معارف مسیح موعود کو اکمل اور اتم طور پر دیے جائیں گے کیونکہ تمام دینوں پر غالب ہونے کا ذریعہ علوم حقہ اور معارف صادقہ اور دلائل بیّنہ اور آیات قاہرہ ہیں اور غلبہ دین کا انہیں پر موقوف ہے اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو کہا گیا کہ ان دنوں میں ... بیت اللہ کے نیچے سے ایک بڑا خزانہ نکلے گا یعنی بیت اللہ کیلئے جو خدا کو غیرت ہے وہ تقاضا کریگی جو بیت [illegible] سے روحانی معارف اور آسمانی خزائن ظاہر ہوں یعنی جب مخالفوں کے ظالمانہ طریقے سے بیت اللہ کی عزت کا انہدام چاہیں گے تو اس انہدام کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے نیچے سے ایک بھاری۔ (بقیہ)

کمالات کے ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ بھی تھے اور مثیل عیسیٰ بھی۔ موسیٰ جلالی رنگ میں آیا تھا اور جلال اور الٰہی غضب کا رنگ اسپر غالب تھا۔ مگر عیسےٰ جمالی رنگ میں آیا تھا اور فروتنی اسپر غالب تھی سو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مکی اور مدنی زندگی میں یہ دونوں نمونے جلال اور جمال کے ظاہر کر دیئے۔ اور پھر چاہا کہ آپ کے بعد آپ کی فیض یافتہ جماعت بھی جو آپ کے روحانی وارث ہیں انہی دونوں نمونوں کو ظاہر کرے۔ سو آپ نے محمدی یعنے جلالی نمونہ دکھلانے کے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کو مقرر فرمایا کیونکہ اس زمانہ میں اسلام کی مظلومیت کے لئے یہی علاج قرین مصلحت تھا۔ پھر جب وہ زمانہ جاتا رہا اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کرکے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنے جمالی رنگ دکھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنی مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے اور خدا نے تمہیں اس عیسیٰ احمد صفت کے لئے بطور اعضا کے بنایا۔ سو اب وقت ہے کہ اپنی اخلاقی قوتوں کا حُسن اور جمال دکھلاؤ۔ چاہیے کہ تم میں خدا کی مخلوق کے لئے عام ہمدردی ہو۔ اور کوئی چھل اور دھوکہ تمہاری طبیعت میں نہ ہو۔ تم اسم احمد کے مظہر ہو۔ سو چاہیے کہ دن رات خدا کی حمد و ثنا تمہارا کام ہو اور خادمانہ حالت جو حامد ہونے کے لئے لازم ہے اپنے اندر پیدا کرو اور تم کامل طور پر خدا کی کیونکر حمد کر سکتے ہو جب تک تم اس کو رب العالمین یعنے تمام دنیا کا پالنے والا نہ سمجھو اور تم کیونکر اس اقرار میں سچے ٹھہر سکتے ہو جب تک ایسا ہی اپنے تئیں بھی نہ بناؤ کیونکہ اگر تو کسی نیک صفت کے ساتھ کسی کی تعریف کرتا ہے اور آپ اس صفت کے مخالف عقیدہ اور خلق رکھتا ہے تو گویا تو اس شخص

(متعلق صفحہ ۱۴) خزانہ نکل آئیگا جو معارف کا خزانہ ہوگا اور یہ بیت اللہ پر موقوف نہیں بلکہ قرآن کے ہریک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کرکے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں کوئی

سے سمجھا کرتا ہے کہ جو کچھ اپنے لئے پسند نہیں کرتا اس کے لئے روا رکھتا ہے۔ اور جبکہ تمہارا رب جس نے اپنی کلام کو رب العالمین سے شروع کیا ہے زمین کی تمام خوردنی و آشامیدنی اشیاء اور فضا کی تمام ہوا اور آسمانوں کے ستاروں اور اپنے سورج اور چاند سے تمام نیک و بد کو فائدہ پہونچاتا ہے تو تمہارا فرض ہونا چاہیے کہ یہی خلق تم میں بھی ہو ورنہ تم احمد اور حامد نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ احمد تو اس کو کہتے ہیں کہ خدا کی بہت تعریف کرنے والا ہو۔ اور جو شخص کسی کی بہت تعریف کرتا ہے وہ اپنے لئے وہی خلق پسند کرتا ہے جو اس میں ہیں اور چاہتا ہے کہ وہ خلق اس میں ہوں۔ پس تم کیونکر سچے احمد یا حامد ٹھہر سکتے ہو جبکہ اس خلق کو اپنے لئے پسند نہیں کرتے حقیقت میں احمدی بنجاؤ اور یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورہ فاتحہ میں مذکور ہیں۔ (۱) رب العالمین۔ سب کا پالنے والا۔ (۲) رحمان۔ بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا (۳) رحیم۔ کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام اکرام کرنے والا اور خدمت قبول کرنے والا اور ضایع نکرنے والا۔ (۴) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سو احمد وہ ہے جو ان چاروں صفتوں کو ظلی طور پر اپنے اندر جمع کرلے۔ یہی وجہ ہے کہ احمد کا نام مظہر جمال ہے اور اس کے مقابل پر محمد کا نام مظہر جلال ہے وجہ یہ کہ اسم محمد میں سر محبوبیت ہی کیونکہ جامع محامد ہے اور کمال درجہ کی خوبصورتی اور جامع المحامد ہونا جلال اور کبریائی کو چاہتا ہے۔ لیکن اسم احمد میں سر عاشقیت ہے کیونکہ حامدیت کو انکسار اور عشقی تذلل اور فروتنی لازم ہے اسی کا نام جمالی حالت ہے۔ اور یہ حالت فروتنی کو چاہتی ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں شان محبوبیت بھی تھی جس کا اسم محمد مقتضی ہے کیونکہ محمد ہونا یعنے جامع جمیع محامد ہونا شان محبوبیت پیدا کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شان محبیت بھی تھی جس کا اسم احمد

مقتضی ہے۔ کیونکہ عابد کے لئے محب ہونا ضروری ہے۔ ہرایک شخص کسی کی سچی اور کامل تعریف تبھی کرتا ہے جبکہ اس کا محب بلکہ عاشق ہو اور عاشق اور محب ہونے کے لئے فروتنی لازم ہے اور یہی جمالی حالت ہے جو حقیقت احمدیہ کو لازم پڑی ہوئی ہے۔ محبوبیت جو اسم محمد میں مخفی تھی صحابہ کے ذریعہ سے ظہور میں آئی اور جو لوگ ہتک کرنے والے اور گردن کش تھے محبوب الٰہی ہونے کے جلال نے انکی سرکوبی کی لیکن اسم احمد میں شان محبیت تھی یعنی عاشقانہ تذلل اور فروتنی۔ یہ شان مسیح موعود کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ سو تم شان احمدیت کے ظاہر کرنے والے ہو۔ لہذا اپنے ہرایک بیجا جوش پر موت وارد کرو اور عاشقانہ فروتنی دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین۔

شتاب کار نکتہ چینوں کیلئے مختصر تحریر

اور براہین احمدیہ کا ذکر

چونکہ یہ بھی سنت اللہ ہے کہ ہرایک شخص جو خدا کی طرف سے آتا ہے بہت سے کوتہ اندیش ناخدا ترس اس کی ذاتیات میں دخل دیکر طرح طرح کی نکتہ چینیاں کیا کرتے ہیں۔ کبھی اس کو کاذب ٹھہراتے ہیں کبھی اس کو عہد شکن قرار دیتے ہیں اور کبھی اس کو لوگوں کے حقوق تلف کرنے والا اور مال خور اور بد دیانت اور خائن قرار دیدیتے ہیں کبھی اس کا نام شہوت پرست رکھتے ہیں اور کبھی اس کو عیاش اور خوش پوش اور خوش خور سے موسوم کرتے ہیں اور کبھی جاہل کرکے پکارتے ہیں* اور کبھی اسکو ان صفت سے شہرت دیتے ہیں کہ وہ ایک خود پرست متکبر بد خلق ہے۔ لوگوں کو گالیاں دینے والا اور اپنے مخالفین کو سب و شتم کرنے والا بخیل زر پرست کذاب دجال بے ایمان خونی ہے۔ یہ سب خطاب اُن لوگوں کی طرف سے خدا کے نبیوں اور مامورین کو ملتے ہیں جو سیاہ

---

* - افسوس کہ علمی نشان کے مقابلہ میں نادان لوگوں نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی نسبت ناحق جھوٹی فتح کا نقارہ بجادیا اور مجھے گندی گالیاں دیں اور مجھے اُس کے مقابلہ پر جاہل اور نادان قرار دیا گویا میں اُس نابغہ وقت اور سحبان زمان کے رعب سے پیچھے ہٹ کر ڈر گیا ورنہ وہ حضرت تو سمجھ [illegible]

باطن اور دل کے اندھے ہوتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نسبت بھی یہی اعتراض اکثر خبیث فطرت لوگوں کے ہیں کہ اس نے اپنی قوم کے لوگوں کو رغبت دی کہ تا وہ مصریوں کے سونے چاندی کے برتن اور زیور اور قیمتی کپڑے عاریتاً مانگیں اور محض دروغگوئی کی راہ سے کہیں کہ ہم عبادت کے لئے جاتے ہیں ۔ چند روز تک یہ تمہاری چیزیں واپس لاکر دیدیں گے ۔ اور دل میں دغا تھا ۔ آخر عہد شکنی کی اور جھوٹ بولا اور بیگانہ مال اپنے قبضہ میں لاکر کنعان کی طرف بھاگ گئے ۔ اور درحقیقت یہ تمام اعتراضات ایسے ہیں کہ اگر معقولی طور پر ان کا جواب دیا جائے تو بہت سے احمق اور پست فطرت ان جوابات سے تسلی نہیں پا سکتے اس لئے خدا تعالےٰ کی عادت ایسے نکتہ چینوں کے جواب میں یہی ہے کہ جو لوگ اس کی طرف سے آتے ہیں ایک عجیب طور پر انکی تائید کرتا ہے اور متواتر آسمانی نشان دکھلاتا ہے یہانتک کہ دانشمند لوگوں کو اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر یہ شخص مفتری اور آلودہ دامن ہوتا تو اس قدر اس کی تائید کیوں ہوتی ۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا ایک مفتری سے ایسا پیار کرے جیسا کہ وہ اپنے صادق دوستوں سے کرتا رہا ہے ۔ اسی کی طرف اللہ تعالےٰ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے ۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا ۔ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ۔ یعنے ہم نے ایک فتح عظیم جو ہماری طرف سے ایک عظیم الشان نشان ہے تجکو عطا کی ہے تا ہم وہ تمام گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان پر اس فتح نمایاں کی نورانی چادر ڈالکر نکتہ چینوں کا خطا کار ہونا ثابت کروں ۔ غرض قدیم سے اور جب سے کہ سلسلہ انبیاء علیہم السلام شروع ہوا ہے سنت اللہ یہی ہے کہ وہ ہزاروں نکتہ چینیوں کا ایک ہی جواب دیدیتا ہے یعنے تائیدی نشانوں سے مقرب ہونا ثابت کر دیتا ہے ۔ تب جیسے نور کے نکلنے اور آفتاب کے طلوع ہونے سے یک لخت تاریکی دور ہو جاتی ہے ایسا ہی تمام اعتراضات پاش پاش ہو جاتے ہیں ۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ میری طرف سے ہی خدا یہی جواب دے

... کہ میرے دعاوی کی تکذیب کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں سورۃ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھیں جو چار جز سے کم نہ ہو اور میں اسی سورۃ کی تفسیر بفضلہ اللہ و قوتہٖ اپنے دعوے کے اثبات کے متعلق فصیح بلیغ عربی میں لکھوں گا انہیں اجازت ہے کہ وہ اس تفسیر میں تمام دنیا کے علماء سے مدد لے لیں عرب کے بلغاء فصحاء بلالیں لاہور اور دیگر بلاد کے عربی دان پروفیسروں کو ...

رہا ہے - اگر میں سچ مچ مفتری اور بدکار اور خائن اور دروغگو تھا تو پھر میرے مقابلہ سے ان لوگوں کی جان کیوں نکلتی ہے - بات سہل تھی کسی آسمانی نشان کے ذریعہ سے میرا اور اپنا فیصلہ خدا پر ڈال دیتے اور پھر خدا کے فعل کو بطور ایک حکم کے فعل کے مان لیتے - مگر ان لوگوں کو تو اس قسم کے مقابلہ کا نام سننے سے بھی موت آتی ہے - مہر علی شاہ گولڑوی کو سچا ماننا اور یہ سمجھ لینا کہ وہ فتح پاکر لاہور سے چلا گیا ہے - کیا یہ اس بات پر قوی دلیل نہیں ہے کہ ان لوگوں کے دل مسخ ہو گئے ہیں نہ خدا کا ڈر ہے نہ روز حساب کا کچھ خوف ہے ان لوگوں کے دل جرأت اور شوخی اور گستاخی سے بھر گئے ہیں - گویا مرنا نہیں ہے - اگر ایمان اور حیا سے کام لیتے تو اُس کارروائی پر نفریں کرتے جو مہر علی گولڑوی نے میرے مقابل پر کی - کیا میں نے اس کو اس لئے بلایا تھا کہ میں اس سے ایک منقولی بحث کرکے بیعت کرلوں - جس حالت میں بار بار کہتا ہوں کہ خدا نے مجھے مسیح موعود مقرر کرکے بھیجا ہے اور مجھے بتلا دیا ہے کہ فلاں حدیث سچی ہے اور فلاں جھوٹی ہے اور قرآن کے صحیح معنوں سے مجھے اطلاع بخشی ہے تو پھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لئے ان لوگوں سے منقولی بحث کروں جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سُنکر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے اور وہ لوگ بھی اپنی ضد کو چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ میرے مقابل پر جھوٹی کتابیں شایع کرچکے ہیں اور اب اُنکو رجوع اشد من الموت ہی تو پھر ایسی حالت میں بحث سے کونسا فائدہ مترتب ہو سکتا تھا اور جس حالت میں - میں نے اشتہار دیدیا کہ آیندہ کسی مولوی وغیرہ سے منقولی بحث نہیں کرونگا تو انصاف اور نیک نیتی کا تقاضا یہ تھا کہ ان منقولی بحثوں کا میرے سامنے نام بھی نہ لیتے - کیا میں اپنے عہد کو

---

* میں اس مقام تک پہونچا تھا کہ منشی الہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب عصائے موسیٰ مجھکو ملی جس میں میری ذاتیات کی نسبت محض بیہودہ ظن سے اور خدا کی بعض سچی اور پاک پیشگوئیوں پر سراسر شتابکاری سے حملے کئے گئے ہیں - وہ کتاب جب میں نے ہاتھ میں لی تو تھوڑی دیر کے بعد منشی الہی بخش صاحب کی نسبت یہ الہام ہوا یرید ون ان یروا طمثک واللہ یرید ان یریک انعامہ - الانعامات المتواترۃ - انت منی بمنزلۃ اولادی واللہ ولیک وربک - فقلنا یا نار کونی بردا

توڑ سکتا تھا۔ پھر اگر مہر علی شاہ کا دل فاسد نہیں تھا تو اس نے ایسی بحث کی مجھ سے کیوں درخواست کی جس کو میں عہد مستحکم کے ساتھ ترک کر بیٹھا تھا اور اس درخواست میں لوگوں کو یہ دھوکہ دیا کہ گویا وہ میری دعوت کو قبول کرتا ہے۔ دیکھو یہ کیسے عجیب مکر سے کام لیا اور اپنے اشتہار میں یہ لکھا کہ اول منقولی بحث کرو۔ اور اگر شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کے دو رفیق قسم کھاکر کہدیں کہ عقائد صحیح وہی ہیں جو مہر علی شاہ پیش کرتا ہے تو بلا توقف اسی مجلس میں میری بیعت کرلو۔ اب دیکھو دنیا میں اس سے زیادہ بھی کوئی فریب ہوتا ہے میں نے تو اُنکو نشان دیکھنے اور نشان دکھلانے کے لئے بلایا اور یہ کہا کہ بطور اعجاز دونوں فریق قرآن شریف کی کسی سورت کی عربی میں تفسیر لکھیں اور جس کی تفسیر اور عربی عبارت فصاحت اور بلاغت کے رو سے نشان کی حد تک پہونچی ہوئی ثابت ہو وہی مؤید من اللہ سمجھا جائے اور صاف لکھدیا کہ کوئی منقولی بحثیں نہیں ہونگی صرف نشان دیکھنے اور دکھلانے کے لئے یہہ مقابلہ ہوگا لیکن پیر صاحب نے میری اس تمام دعوت کو کالعدم کرکے پھر منقولی بحث کی درخواست کردی اور اسی کو مدار فیصلہ ٹھہرا دیا اور لکھدیا کہ ہم نے آپکی دعوت منظور کرلی صرف ایک شرط زیادہ لگادی۔ اے مکار خدا تجھ سے حساب لے۔ تو نے میری شرط کا کیا منظور کیا جبکہ تیری طرف سے منقولی بحث پر بیعت کا مدار ہوگیا جس کو میں بوجہ مشتہر کردہ عہد کے کسی طرح منظور نہیں کرسکتا تھا تو میری دعوت کیا قبول کی گئی اور بیعت کے بعد اسپر عمل کرنے کا کونسا موقع رہ گیا یہ مکر اس قسم کا ہے کہ لوگوں کو سمجھ نہیں آسکتا تھا۔ بے شک سمجھ آیا مگر دانستہ سچائی کا خون کردیا۔ غرض ان لوگوں کا یہ ایمان ہے۔ اس قدر ظلم کرکے پھر اپنے اشتہاروں میں ہزاروں گالیاں دیتے ہیں گویا مرنا نہیں۔ اور کیسی خوشی سے کہتے ہیں کہ مہر علی شاہ صاحب لاہور میں آئے اُن نے مقابلہ نہ کیا۔ جن دلوں پر خدا لعنت کرے میں اُنکا کیا علاج کروں۔ میرا دل فیصلہ کے لئے دردمند

اس مدت تک یعنی مشتہر کردہ تک وہ کچھ بھی لکھ نہ سکے تو مجھے ایسے لوگوں سے بیعت لینے کی بھی ضرورت نہیں اور نہ روپیہ کی خواہش صرف یہی دکھلاؤنگا کہ کیسے اُنہوں نے پیر کہلا کر قابل شرم جھوٹ بولا اور کیسے صریح ظلم اور سفلہ پن اور خیانت سے بعض اخبار والوں نے انکی اپنی اخباروں میں حمایت کی میں اسلام کو انشاء اللہ تحفہ گولڑویہ کی تکمیل کے بعد مشتہر کردونگا اور جو شخص ہم میں صادق ہوگا وہ ہرگز شرمندہ نہیں ہوگا اب وقت ہے کہ اخباروں والے جنہوں نے بغیر دیکھے

ہے - ایک زمانہ گذر گیا - میری یہ خواہش ابتک پوری نہیں ہوئی کہ ان لوگوں میں سے کوئی راستی اور ایمانداری اور نیک نیتی سے فیصلہ کرنا چاہے - مگر افسوس کہ یہ لوگ صدق دل سے میدان میں نہیں آتے - خدا فیصلہ کے لئے طیار ہے اور اس اونٹنی کی طرح جو بچہ جننے کے لئے دم اٹھاتی ہے زمانہ خود فیصلہ کا تقاضا کر رہا ہے - کاش ان میں سے کوئی فیصلہ کا طالب ہو - کاش انہیں سے کوئی رشید ہو - میں بصیرت سے دعوت کرتا ہوں اور یہ لوگ ظن پر بھروسہ کرکے میرا انکار کر رہے ہیں - انکی نکتہ چینیاں ہی اسی غرض سے ہیں کہ کسی جگہ ہاتھ پڑ جائے - اے نادان قوم یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے - تم خدا سے مت لڑو - تم اس کو نابود نہیں کر سکتے - اس کا ہمیشہ بول بالا ہے - تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کرکے باہم تقسیم کر رکھی ہیں رویت حق اور یقین کہاں ہے اور ایک دوسرے کے مکذب ہو - کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کا حَکَم یعنے فیصلہ کرنے والا تم میں نازل ہو کر تمہاری حدیثوں کے انبار میں سے کچھ لیتا اور کچھ رد کر دیتا - سو یہی اِسوقت ہوا - وہ شخص حَکَم کس بات کا ہے جو تمہاری سب باتیں مانتا جائے اور کوئی بات رد نہ کرے - اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا - اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کار و بار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا - سو اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو - کم سے کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو - اور کیوں مجھ پر یہ الزام لگاتے ہو کہ براہین احمدیہ کا روپیہ کھا گیا ہے٭ اگر میرے پر تمہارا کچھ حق ہے جس کا ایماناً تم مواخذہ کر سکتے ہو یا ابتک میں نے

٭ - منشی الٰہی بخش صاحب نے جھوٹے الزاموں اور بہتان اور خلاف واقعہ کی نجاست سے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندی کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے اور خدا سے بے خوف ہو کر میری عزت پر افترا کیطور پر سخت دشمنوں کیطرح حملہ کیا ہے یقیناً سمجھ لیں کہ یہ کام انہوں نے اچھا نہیں کیا اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے اُن گالیوں سے زیادہ نہیں جو حضرت موسیٰ کو دی گئیں

تمہارا کوئی قرضہ ادا نہیں کیا یا تم نے اپنا حق مانگا اور میری طرف سے انکار ہوا تو ثبوت پیش کرکے وہ مطالبہ مجھ سے کرو۔ مثلاً اگر میں نے براہین احمدیہ کی قیمت کا روپیہ تم سے وصول کیا ہے تو تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم ہے جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے کہ براہین احمدیہ کے وہ چاروں حصے میرے حوالہ کرو اور اپنا روپیہ لے لو۔ دیکھو میں کھولکر یہ اشتہار دیتا ہوں کہ اب اس کے بعد اگر تم براہین احمدیہ کی قیمت کا مطالبہ کرو اور چاروں حصے بطور ویلیو پے ایبل میرے کسی دوست کو دکھا کر میری طرف بھیجدو اور میں ان کی قیمت بعد لینے اُن ہر چہار حصوں کے ادا نہ کروں تو میرے پر خدا کی لعنت ہو اور اگر تم اعتراض سے باز نہ آؤ اور نہ کتاب کو واپس کرکے اپنی قیمت لو تو پھر تم پر خدا کی لعنت ہو۔ اسی طرح ہرایک حق جو میرے پر ہو ثبوت دینے کے بعد مجھ سے لے لو۔ اب بتلاؤ اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی حق کا مطالبہ کرنے والا یوں نہیں اٹھتا تو میں لعنت کے ساتھ اس کو اٹھاتا ہوں اور میں پہلے اس سے براہین کی قیمت کے بارہ میں تین اشتہار شایع کر چکا ہوں جن کا یہی مضمون تھا کہ میں قیمت واپس دینے کو طیار ہوں چاہیے کہ میری کتاب کے چاروں حصے واپس دیں اور جن دراہم معدودہ کے لئے مر رہے ہیں وہ مجھ سے وصول کریں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۱۵- دسمبر ۱۹۰۰ء

(متعلق صفحہ ۱۹) ویل یعنی جہنم کا وعدہ ہے افسوس کہ منشی صاحب نے ان بیہودہ نکتہ چینیوں کے پہلے اس آیت پر غور نہیں کی گویا یہ ہوا کہ انہوں نے باقرار اپنے اس بدگوئی کا خدا تعالیٰ سے دست بدست جواب بھی پالیا یعنی بار ہا انکو وہ الہام ہوا جو کتاب عصائے موسیٰ میں درج ہے یعنی انی مھین من اراد اھانتک۔ یعنی میں بھی اس شخص کی حمایت میں ذلیل کروں گا جس کی نسبت تیرا خیال ہو جو وہ مجھے ذلیل کرنا چاہتا ہے یعنی یہ عاجز۔ اب دیکھو کہ یہ کیسا چمکتا ہوا نشان ہے جس نے آیت ویل لکل ھمزۃ لمزۃ کے بلاتوقف تصدیق کر دی دنیا کے تمام مولویوں سے پوچھ لو کہ اس الہام کے یہی معنے ہیں اور لفظ مھین قائم مقام مہینک کا ہے اور یہ ایک بڑا نشان ہے اگر منشی الٰہی بخش صاحب خدا سے ڈریں۔ اہانت کے لئے منشی صاحب کو دو ہی راہ سوجھی ہیں (۱) ایک یہ کہ جس قدر کتابوں کا وعدہ کیا تھا وہ سب شائع نہیں کیں یہ خیال نہ کیا کہ اگر کچھ دیر ہو گئی تو قرآن شریف بھی تو ۲۳ برس میں ختم ہوا آپ کو بدظنی پر کیونکر علم ہو گیا انسان خدا کی قضا و قدر کے نیچے ہے وانما الاعمال بالنیات۔ جب کہ یہی بار بار اشتہار دیا گیا کہ جس شتاب کار نے کچھ دیا ہے وہ واپس لیلے تو پھر اعتراض کی کیا گنجائش تھی بجز خبث نفس (۲) دوسرا یہ اعتراض ہے کہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوئیں ۴۵

اسلام کیلئے ایک روحانی مقابلہ کی ضرورۃ

ایہا الناظرین ! انصافاً اور ایماناً سوچو کہ آج کل اسلام کیسے تنزّل کی حالت میں ہے اور جس طرح ایک بچّہ بھیڑیئے کے مونھ میں ایک خطرناک حالت میں ہوتا ہے یہی حالت ان دنوں میں اسلام کی ہے اور دو آفتوں کا سامنا اُس کو پیش آیا ہے (۱) ایک تو اندرونی کہ تفرقہ اور باہمی نفاق حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر دانت پیس رہا ہے۔ (۲) دوسرے بیرونی حملے دلائل باطلہ کے رنگ میں اس زور شور سے ہو رہے ہیں کہ جب سے آدم پیدا ہوا یا یوں کہو کہ جب سے نبوت کی بنیاد پڑی ہے ان حملوں کی نظیر دنیا میں نہیں پائی

جاتی - اسلام وہ مذہب تھا جس میں ایک آدمی کے مرتد ہوجانے سے قوم اسلام میں نمونہ محشر برپا ہوتا تھا اور غیر ممکن سمجھا گیا تھا کہ کوئی شخص حلاوت اسلام چکھ کر پھر مرتد ہو جائے - اور اب اسی ملک برٹش انڈیا میں ہزارہا مرتد پاؤ گے بلکہ ایسے بھی جنھوں نے اسلام کی توہین اور رسول کریم کی سب وشتم میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی - پھر آج کل علاوہ اس کے یہ آفت برپا ہو گئی ہے کہ جب عین صدی کے سر پر خدا تعالے نے تجدید اور اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک بندہ بھیجا اور اس کا نام مسیح موعود رکھا - یہ خدا کا فعل تھا جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا اور آسمان نے اسپر گواہی دی اور بہت سے نشان ظہور میں آئے لیکن تب بھی اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس کا نام کافر اور دجال اور بے ایمان اور مکار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن اور مالخور

... پیشگویاں پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تہا کہ میں داود کا تخت قائم کرونگا اور نیز یہ پیشگوئی کی تہی کہ ابہی بعض لوگ زندہ ہونگے جو میں واپس آؤنگا ایسا ہی یہ لوگ بہی اُن تمام پیشگوئیوں پر نظر نہیں ڈالتے جو ایکسَو سے بہی زیادہ پوری ہو چکی ہیں اور ملک میں شائع ہو چکیں بجز ایک دو پیشگوئی [illegible]

اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں کی خوشامد
کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا اور بہتوں
نے یہ عذر پیش کیا کہ جو الہامات اس شخص کو ہوتے ہیں وہ سب
شیطانی ہیں یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ ہم بھی
خدا سے الہام پاتے ہیں اور خدا ہمیں بتلاتا ہے کہ یہ شخص
درحقیقت کافر اور دجال اور دروغگو اور بے ایمان اور جہنمی ہے ✣
چنانچہ جن لوگوں کو یہ الہام ہوا ہے وہ چار سے بھی زیادہ ہوں گے۔
غرض تکفیر کے الہامات یہ ہیں اور تصدیق کیلئے میرے وہ مکالمات اور مخاطبات
الٰہیہ ہیں جن میں سے کسی قدر بطور نمونہ اس رسالہ میں لکھے گئے
ہیں۔ اور علاوہ اسکے بعض واصلان حق نے میرے زمانہ بلوغ سے بھی پہلے میرا اور میرے گاؤں کا
نام لیکر میری نسبت پیشگوئی کی ہے کہ وہی مسیح موعود ہے۔ اور بہتوں نے بیان کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا
کہ یہ شخص حق پر ہے اور ہماری طرف سے ہے۔ چنانچہ پیر جھنڈے

✣ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ نے جو دعوے الہام کرتے ہیں حال میں ایک کتاب تالیف کی ہے جسکا نام عصائے موسیٰ رکھا ہے جسمیں اشارۃً مجھکو فرعون قرار دیا ہے اور اپنی اس کتاب میں بہت سے الہام ایسے پیش کئے ہیں جنکا یہ مطلب ہے کہ یہ شخص کذاب ہے اور اسکو منجانب اللہ

والہ سندھی نے جن کے مرید لاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہونگے
یہی اپنا کشف اپنے مریدوں میں شایع کیا اور دیگر صالح لوگوں
نے بھی دو سو مرتبہ سے بھی کچھ زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف
لفظوں میں اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کی تصدیق کی اور ایک
شخص حافظ محمد یوسف نام نے جو ضلعدار نہر ہیں بلاواسطہ مجھکو یہ
خبر دی کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے خواب میں دیکھا کہ
ایک نور آسمان سے قادیان پر گرا (یعنے اس عاجز پر) اور فرمایا
کہ میری اولاد اس نور سے محروم رہ گئی - یہ حافظ محمد یوسف صاحب کا
بیان ہے جس کو مینے بلاکم وبیش لکھدیا - ولعنۃ اللہ علی الکاذبین - اور
اسپر اور دلیل یہ ہے کہ یہی بیان دوسرے پیرایہ اور ایک
دوسری تقریب کے وقت عبداللہ صاحب موصوف غزنوی
نے حافظ محمد یوسف صاحب کے حقیقی بھائی منشی محمد یعقوب صاحب"

(متعلق ص۲۵) عصائے موسیٰ کے صفحہ ۳۵۵ میں لکھا ہے یعنی انّی مہین من اراد اہانتک جو بوجہ صلہ لام کے اسجگہ بموجب قاعدہ نحو کے

کے پاس کیا اور اس بیان میں میرا نام لیکر کہا کہ دنیا کی اصلاح کے لئے جو مجدد آنے والا تھا وہ میرے خیال میں مرزا غلام احمدؐ ہی ہے یہ لفظ ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا اور کہا کہ شاید✣ اس نور سے مراد جو آسمان سے اترتا دیکھا گیا مرزا غلام احمد ہے - یہ دونوں صاحب زندہ موجود ہیں اور دوسرے صاحب کی دستی تحریر اس بارے میں میرے پاس موجود ہے - اب بتلاؤ کہ ایک فریق تو مجھے کافر کہتا ہے اور دجال نام رکھتا ہے اور اپنے مخالفانہ الہام سناتا ہے جنمیں سے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ ہیں جو مولوی عبداللہ صاحب کے مرید ہیں - اور دوسرا فریق مجھے آسمان کا نور سمجھتا ہے اور اس بارے میں اپنی کشف ظاہر کرتا ہی جیسا کہ منشی الٰہی بخش صاحب کا مرشد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی اور پیر صاحب العلم ہیں - اب کس قدر اندھیر کی بات ہی کہ مرشد خدا سے الہام پاکر میری تصدیق کرتا ہی اور مرید مجھے کافر ٹھہراتا ہے - کیا یہ سخت فتنہ نہیں ہے؟ کیا ضروری نہیں کہ اس فتنہ کو کسی تدبیر سے درمیان سے اٹھایا جائے - اور وہ یہ طریق ہے کہ اول ہم اس بزرگ کو مخاطب کرتے ہیں

✣ - یاد رہے کہ جب منشی محمد یعقوب صاحب برادر حقیقی حافظ محمد یوسف صاحب نے بمقام امرتسر بتقریب مباہلہ عبدالحق غزنوی مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کا یہ بیان لوگوں کو سنایا تھا جو چار سو کے قریب آدمی ہونگے اسوقت انہوں نے شاید کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا بلکہ [illegible]

جس نے اپنے بزرگ مرشد کی مخالفت کی ہے یعنے منشی الٰہی صاحب

اکونٹنٹ کو۔ اور انکے لئے دو طور پر طریق تصفیہ قرار دیتا ہیں۔ اول یہ کہ ایک مجلس میں ان

ہر دو گواہوں سے میری حاضری میں یا میرے کسی وکیل کی حاضری میں مولوی عبد اللہ صاحب کی روایت کو دریافت

کرلیں اور استاد کی عزت کا لحاظ کر کے اسکی گواہی کو قبول کریں اور پھر اسکے بعد

اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو مع اسکی تمام نکتہ چینیوں کے کسی ردی میں پھینک دیں کیونکہ

مرشد کی مخالفت آثار سعادت کے برخلاف ہے۔ اور اگر وہ اب مرشد سے عقوق اختیار کرتے

ہیں اور عاق شدہ فرزند کی طرح مقابلہ پر آتے ہیں تو وہ تو فوت ہو گئے انکی جگہ مجھے مخاطب

کریں اور کسی آسمانی طریق سے میرے ساتھ فیصلہ کریں مگر پہلی شرط یہ ہے کہ اگر مرشد کی ہدایت

سے سرکش ہیں تو ایک چھپا ہوا اشتہار شایع کردیں کہ میں عبد اللہ صاحب کے کشف اور الہام

کو کچھ چیز نہیں سمجھتا اور اپنی باتوں کو مقدم رکھتا ہوں۔ اس طریق سے

فیصلہ ہو جائے گا۔ میں اس فیصلہ کے لئے حاضر ہوں۔ جواب باصواب

دو ہفتہ تک آنا چاہیے مگر چھپا ہوا اشتہار ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

۱۵۔ دسمبر ۱۹۰۰ء

...تاثیرات تھیں ہم اسکے ادنےٰ غلام ہیں میں کہتا ہوں کہ جبکہ وہ ایسے بزرگ تھے ... آپ انکے ادنےٰ مرید ہیں تو آپ کیوں ایسے بزرگ پر ناراض ہیں؟